



بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ ۱۹ جون ۱۹۹۱ء بمطابق ۶ ذوالحجہ ۱۴۱۲ھ (بروز چھارشنبہ)

فہرست

نمبر شمار	مندرجات	صفہ نمبر
۱	ٹلادوت کلام پاک و ترجمہ	۳
۲	وقت سوالات	۲
۳	بجت بابت سال ۹۲-۹۱ء پر عام بجت مقررین	۲۹
(i)	میر ظہور حسین کھوسہ (ii) مسٹر سید احمد ہاشمی	
(iii)	شیخ جعفر خان مدنو خیل (iv) میر باز محمد کھتران	
(v)	نواب محمد اسلم ریسمانی (وزیر خزانہ)	
(vi)	میر تاج محمد خان جمالی (قاںداریوان	
	مطلوبات زربابت سال ۹۲-۹۱ء کی منظوری	۶۲

فہرست نمبر ان اسمبلی

۱۔	میر عبد الجید بزنجو
۲۔	میر تاج محمد خان جمالی
۳۔	نواب محمد اسلام ریسانی
۴۔	سردار شاہ اللہ زہری
۵۔	سردار اسرار اللہ زہری
۶۔	میر محمد علی رندہ
۷۔	شیخ جعفر خان مندوخیل
۸۔	میر جان محمد خان جمالی
۹۔	حاجی نور محمد صراف
۱۰۔	ملک محمد سرور خان لاکڑ
۱۱۔	ماشیجنسن اشرف
۱۲۔	مولوی عبدالغفور حیدری
۱۳۔	مولوی عصمت اللہ
۱۴۔	مولوی امیر زبان
۱۵۔	مولوی نیاز محمد دہنائی
۱۶۔	سید عبد الباری
۱۷۔	مسٹر حسین اشرف
۱۸۔	میر محمد صالح بھوتانی
۱۹۔	میر محمد اسلام بزنجو
۲۰۔	نواب ذوالفقار علی محسی
۲۱۔	ملک محمد شاہ مردان نی
۲۲۔	ڈاکٹر کلیم اللہ

(صوبائی وزیر)

- ۲۳ مسٹر سعید احمد ہاشمی
 -۲۴ میر علی محمد نو تیزی
 -۲۵ مسٹر عبد القamar خان
 -۲۶ مسٹر عبد الحمید خان اچنی
 -۲۷ سردار محمد طاہر لعلی
 -۲۸ میر باز محمد خان کیتراں
 -۲۹ حاجی ملک کرم خان بجک
 -۳۰ میر ہماں خان مری
 -۳۱ نواب محمد اکبر خان بگٹی
 -۳۲ میر ظہور حسین خان کھوسہ
 -۳۳ سردار فتح علی عمرانی
 -۳۴ مسٹر محمد عاصم کرد
 -۳۵ سردار میر چاکر خان ڈوکی
 -۳۶ میر عبدالگنی نو شیروانی
 -۳۷ شزادہ جام علی اکبر
 -۳۸ مسٹر پکوئل علی ایمودی کٹ
 -۳۹ ڈاکٹر عبد المالک بلوج
 -۴۰ مسٹر ارجمند اس بگٹی
 -۴۱ سردار منٹ سکھ

(وزیر جنگلات)

(ناشیدہ ہندو اقلیت)

(ناشیدہ سکھ و پارسی اقلیت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا ساتواں جلسہ اجلاس

مورخ ۱۹ جون ۱۹۹۱ء بمقابلہ ۲۳ فریج ۱۴۳۰ھ

بوز چار شبہ

زیر صدارت اسٹریکٹ ملک سندر خان ایمڈوکیٹ

شام چار نجع کر پندرہ منٹ پر صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلادت قرآن پاک و ترجمہ

از

اخوند زادہ عبدالشیخ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ○

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○

وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّلَاحَتِ لِيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا
أَسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي أُرْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ
بَعْدِ حُوْلِهِمْ أَسْنَا طَ يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِنِ شَيْئًا طَ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ
لَا أُولَئِكَ هُمُ الْفَسِقُونَ ○ وَآتِيْمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكُوَةَ وَآتِيْمُوا الرَّسُوْلَ لِعْلَكُمْ
تُرْحَمُونَ ○

ترجمہ : شروع اللہ کے نام سے جو بڑا صراحت نہیں رہا۔ والا ہے۔

تم میں جو لوگ ایمان لا سکیں اور نیک عمل کریں۔ ان سے اللہ وعدہ کرتا ہے کہ انہیں زین میں حکومت
عطای کرے گا جیسا کہ ان سے پہلے لوگوں کو حکومت دے چکا ہے اور جس دین کو اللہ نے ان کے لئے پسند کیا ہے
اس کو ان کے واسطے وقت دے گا اور ان کے خوف کے بعد اس کو امن میں تبدیل کرے گا بشرطیکہ میری
عبادت کرتے رہیں کسی کو میرا شریک نہ بنائے اور جو کوئی اس کے بعد بھی انکار کرے گا۔ سو ایسے ہی لوگ فاسن
ہیں اور نماز کی پابندی رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور رسول کی الطاعت کرتے رہو تاکہ تم پر رحمت کی جائے۔

وَآخِرُ دُعَوَانَا إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ○

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

وقفہ سوالات

○ جناب اسٹریکر۔ اب سوالات ہوں گے۔ مہر القمار خان صاحب اپنا سوال نمبر پنکاریں۔

☆ ۲۸ مسٹر عبد القمار خان۔ کیا وزیر داخلہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) صوبہ میں پولیس کی کل تعداد بیج آفسرز کس قدر ہے۔ تفصیل دی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پولیس بھرتی میں مقامی نوجوانوں کی حوصلہ افزائی نہیں کی جاتی۔ نیز پولیس میں مقامی لوگوں کی نسبت باہر کے لوگوں کی تعداد زیادہ ہے۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو مقامی اور باہر کے لوگوں کا تعاسب کیا ہے؟

○ میرزا الفقار علی مگسی۔ وزیر داخلہ۔

(الف) بلوچستان پولیس کی کل تعداد مدد آفسرز کے ۶۷۳ ہے۔

(ب) یہ درست نہیں کہ بلوچستان پولیس میں بھرتی کے لئے مقامی نوجوانوں کی حوصلہ افزائی نہیں کی جاتی۔ نیز بلوچستان پولیس میں مقامی لوگوں کی نسبت باہر کے لوگوں کی تعداد زیادہ نہیں ہے۔ جیسا کہ درج ذیل اعداد سے ظاہر ہے۔

۱۔ مقامی / ڈویسائیکل ملازمان = ۸۲۳۵

۲۔ غیر مقامی / نان لوگل ملازمین = ۵۳۸۱

○ جناب اسٹریکر۔ اگلا سوال

☆ ۲۹ مسٹر عبد القمار خان۔ کیا وزیر داخلہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) پولیس ٹینک اسکول سریاب روڈ کوئٹہ میں اسکول انقلامیہ، پنجک اشاف اور ایک بلاائز کی تعداد کس قدر ہے ان کے نام و نسبت، عمیدہ، قلیمی قابلیت، اطلاع سے تعلق اور مکمل کو اائف کی تفصیل دی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پولیس ٹینک کے دوران زیر تربیت نوجوانوں کے ساتھ ایسا بر تاؤ کیا جاتا ہے کہ وہ ملازمت پھوٹنے پر مجبر ہو جاتے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سال ۱۹۸۰ء سے اب تک کافی نوجوان تربیت کے دوران ملازمت کو ختم کر کر چکے ہیں۔ اگر جواب اپناتھ میں ہے تو وجہ تلاکی جائے؟

○ وزیر داخلہ۔ پولیس ٹینک اسکول سریاب روڈ کونہ میں اسکول کی انتظامیہ ٹینک اشاف اور ایمپلائز کی تعداد بعد ان کے نام اور ولادت کی تصریح ذیل ہے۔

(ب) یہ درست نہیں۔ کہ پولیس ٹینک کے دوران زیر تربیت نوجوانوں کے ساتھ ایسا برداشت کیا جاتا ہے کہ وہ ملازمت چھوڑنے پر بجور ہو جائیں لیکن ان کے ساتھ قانون اور پولیس ٹینک میںوں کے مطابق سلوک کیا جاتا ہے۔ ٹینک پانے والوں کو ملازمت سے نکلا جائیں جاتا۔ بلکہ علف و جوہ کی بنا پر انہیں اپنے متعلقہ اصلاح میں متعلقہ پرنشدید پولیس کے پاس بیچ دیا جاتا ہے۔

(ج) یہ درست نہیں کہ سال ۱۹۸۰ء سے تا حال کافی نوجوان تربیت کے دوران ملازمت کو ختم کر کر چکے ہیں۔ پولیس ٹینک اسکول کے سلوک کے بارے میں وضاحت جنگ کوئی مورخہ ۲۵ فروری ۱۹۹۱ء جو ایوان کی میرپور رکھ دی ہے میں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔

فہرست معہ کوائف PTS کونسل RTC قلات

نمبر شمار	نام صد مدد	ولادت	آمد طبلع	تعلیٰ تابیت	تعلیٰ تابیت	نام صد مدد	ولادت
۱۔	ایں پی ملک سرور خان اعوان	جناب خان	پرنسپل	بی اے' ایل ایل بی	بی اے' ایل ایل بی	ایں پی ملک سرور خان اعوان	جناب خان
۲۔	ڈی ایں پیا ہبیت خان ملکی	محمد نسیر	کونسل	ایم اے' ایل- ایل- بی	ایم اے' ایل- ایل- بی	ڈی ایں پیا ہبیت خان ملکی	محمد نسیر
۳۔	ڈی ایں پیا نور حسین	ناو خان	کونسل	ایم اے' ایل- ایل- بی	ایم اے' ایل- ایل- بی	ڈی ایں پیا نور حسین	ناو خان
۴۔	آلی پیا محمد اللہ چان	صل	میزک	خضدار	خضدار	آلی پیا محمد اللہ چان	صل
۵۔	بی آلی شمزاد احمد	مہد المید	میزک	بی ایم اے' ایل- ایل- بی	بی ایم اے' ایل- ایل- بی	بی آلی شمزاد احمد	مہد المید
۶۔	ایں آلی مہدی عالم	محمد کرم	ہفت	ایم ایم اے' ایل- ایل- بی	ایم ایم اے' ایل- ایل- بی	ایں آلی مہدی عالم	محمد کرم
۷۔	ایں آلی قور غان	ٹور ہاؤس خان	بی- اے	ایم ایم اے' ایل- ایل- بی	ایم ایم اے' ایل- ایل- بی	ایں آلی قور غان	ٹور ہاؤس خان
۸۔	ایں آلی حسن علی	محمد حسین	بی- اے	کونسل	کونسل	ایں آلی حسن علی	محمد حسین
۹۔	ایں آلی محمد اکمل	علی اسد اللہ	ہفت	کونسل	کونسل	ایں آلی محمد اکمل	علی اسد اللہ

۴۰-	الیں آئی رحیم بخش	رحیم داد	ہشم	لائاف	کوئنہ
۴۱-	الیں آئی اعماں علی	غلام علی	ہشم	لائاف	کوئنہ
۴۲-	الیں آئی منظور حسین مٹگا خان	ہشم	پھین	لائاف	پھین
۴۳-	الیں آئی محمد صدیق	محمد حشان	دہم	لائاف	پھین
۴۴-	الیں آئی عبدالحکیم	عبد الواحد	بی۔ اے	لائاف	لورالائی
۴۵-	الیں آئی عبید اللہ	محمد غوث	دہم	لائاف	کوئنہ
۴۶-	الیں آئی فاروق	محمد حمر	دہم	لائاف	پھین
۴۷-	الیں آئی اللہ نور	محمد اقبال	دہم	لائاف	لورالائی
۴۸-	الیں آئی قریمہاس	منظور حسین	ایف اے	لائاف	کوئنہ
۴۹-	الیں آئی میرزاد	اللہ داد	ایم۔ اے	لائاف	پھین
۵۰-	عبد الغفور	فضل داد خان	ہشم	کرام براٹن	ڈرل اسٹاف
۵۱-	الیں آئی احمد شیر	دودست حمر	ہشم	پھین	ڈرل اسٹاف
۵۲-	الیں آئی محمد اقبال	اللہ دین	ہشم	لائن اسٹاف	پھین
۵۳-	الیں آئی علی حسین	مشتاق علی	چارم	ڈرل اسٹاف	ترست
۵۴-	الیں آئی عبد القدری	علی حمر	بی۔ اے	لائن سٹاف	کوئنہ
۵۵-	الیں آئی ولادور حسین	چاغ حسین	ہشم	لائن سٹاف	فلات
۵۶-	اے الیں آئی فتح خان	حاتی خان	دہم	لائن سٹاف	پھین
۵۷-	اے الیں آئی محمد رضا	صل دین	پہم	لائن سٹاف	پھین
۵۸-	اے الیں آئی غلام سرور	اللہ رو	دہم	لائن سٹاف	کوئنہ
۵۹-	اے الیں آئی محمد حیات	شیر حمر	دہم	لائن سٹاف	پھین
۶۰-	اے الیں آئی نذر حمر	محمد اقبال	ہشم	لائن سٹاف	پھین
۶۱-	اے الیں آئی چھبری خان	مکون خان	ہشم	لائن سٹاف	پھین
۶۲-	اے الیں آئی سیارا اللہ	ظاہر اللہ	دہم	لائن سٹاف	کوئنہ

۳۳- اے میں آئی محنتاں	لائکن شاف	پیش	وہم	وہم	اوے میں آئی میرزا محمد
۳۴- اے میں آئی ظفر احمد	ڈرل اٹاف	لیسٹر گلود	نہم	لورا ہم	اوے میں آئی میرزا
۳۵- اے میں آئی میرزا	ڈرل اٹاف	پیش	نہم	برام خان	اوے میں آئی محمد خان
۳۶- اے میں آئی محمد خان	ڈرل اٹاف	پیش	چارم	محروماں	اوے میں آئی محمد عشق
۳۷- اے میں آئی محمد عشق	ڈرل اٹاف	کران	ہشم	سادہ خان	اوے میں آئی محمد خان
۳۸- اے میں آئی محمد خان	ڈرل اٹاف	لورالائی	ہشم	شہرت خان	اوے میں آئی محمد خان
۳۹- اے میں آئی سیف اللہ	بلاٹاف	کونسہ	ہشم	خیر محمد	اوے میں آئی سیف اللہ
۴۰- اے میں آئی عبد الرحمن	بلاٹاف	لورالائی	ہشم	محمد حنف	اوے میں آئی عبد الرحمن
۴۱- اے میں آئی عبد الرحمن	بلاٹاف	پیش	ہشم	نذری احمد	اوے میں آئی عبد الرحمن
۴۲- اے میں آئی عطا محمد	ڈرل شاف	سی	ہشم	خان محمد	اوے میں آئی عطا محمد
۴۳- ۲/ HC سرف خان	پیٹی میں	ڈرائیور	ہشم	سید عالم خان	۲/ HC سرف خان
۴۴- ۳/ HC عبد الحقائق	پیٹی میں	لائکن اٹاف	ہشم	عبدالحکیم	۳/ HC عبد الحقائق
۴۵- ۴/ HC عبد الرحمن	پیٹی میں	ڈرائیور	ہشم	سردار خان	۴/ HC عبد الرحمن
۴۶- ۲۵۲/ HC نذری احمد	لائکن اٹاف	پیش	ہشم	برکت علی	۲۵۲/ HC نذری احمد
۴۷- ۲۷۸/ HC لیاقت علی	ڈرل اٹاف	لورالائی	ہشم	سید محمد	۲۷۸/ HC لیاقت علی
۴۸- ۶۲/ HC محمد بشیر	ڈرل اٹاف	ثلاث	چارم	محمد نذری	۶۲/ HC محمد بشیر
۴۹- ۲۵۵۶/ HC عبد الرشید	پی آرپی	ڈرائیور	چارم	علی محمد	۲۵۵۶/ HC عبد الرشید
۵۰- ۱۴/ HC عجب خان	پیٹی میں	ڈرائیور	چارم	محمد اکبر	۱۴/ HC عجب خان
۵۱- ۶۸۲/ HC محل مستان	ڈرل اٹاف	پیش	چارم	درگیل	۶۸۲/ HC محل مستان
۵۲- ۱۹/ HC ظاہر شاہ	پیٹی میں	ڈرائیور	چارم	محمد فور	۱۹/ HC ظاہر شاہ
۵۳- ۵۱۰/ HC مختلف احمد	ڈرل اٹاف	کونسہ	چارم	محمد رمضان	۵۱۰/ HC مختلف احمد
۵۴- ۷۱۸/ HC لور عالم	ڈرل اٹاف	ڈرل اٹاف	دہم بی آرپی	بیش احمد	۷۱۸/ HC لور عالم
۵۵- ۲۹۹/ HC محمد خان	ڈرل اٹاف	لورالائی	ہشم	علام محمد	۲۹۹/ HC محمد خان

-۵۶	HC/7	محمد رمضان	جلال دین	دہم	کوئنہ	دل اشاف
-۵۷	C/6	خدا بخش مری	لال محمد	دہم	پیٹی ایس	ڈرائیور
-۵۸	C/22	محمد سیرجان	محمد اور	دہم	پیٹی ایس	لائن اشاف
-۵۹	C/16	مشیار حسن	زیدہ داؤ	دہم	پیٹی ایس	لائن اشاف
-۶۰	C/16	مولوی محمد حسن	نور محمد	دہم	پیٹی ایس	لائن اشاف
-۶۱	C/15	عبدالرازاق	گل محمد	دہم	پیٹی ایس	لائن اشاف
-۶۲	C/78	نصرالله	محی الدین	دہم	پیٹی ایس	لائن اشاف
-۶۳	C/11	فلام فرید	قادر بخش	دہم	پیٹی ایس	لائن اشاف
-۶۴	C/5	محمد اسلام	سادہ خان	بیہم	پیٹی ایس	لائن اشاف
-۶۵	C/13	محمد خیف	محمد یعقوب	بیہم	پیٹی ایس	لائن اشاف
-۶۶	C/25	محمد یوسف	محمد رمضان	دہم	پیٹی ایس	لائن اشاف
-۶۷	C/10	گرامت خان	زیدہ داؤ	دہم	پیٹی ایس	ڈرائیور
-۶۸	C/1	فاضل خان	محمد ابراهیم	بڑم	پیٹی ایس	لائن اشاف
-۶۹	C/	دائم اقبال	دربام خان	بڑم	پیٹیں	لائن اشاف
-۷۰	C/555	نیک اندھ خان	داؤ خان	بڑم	پیٹیں	لائن اشاف
			سیدا خان	میرزا	کوئنہ	لائن اشاف
				سیدا خان	ایے ایس آئی محمد صادق	

☆ ۱۸۰ مسٹر عبد القمار خان۔ کیا وزیر داخلہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ (الف) صوبہ میں یونیورسٹی کل تعداد کس قدر ہے۔ نیز پولیس اور یونیورسٹی کو حاصل سولیات کی علیحدہ علیحدہ تنصیل دی جائے اور یہ بھی بتایا جائے کہ پولیس اور یونیورسٹی ترتیب صوبہ کی کتنی کتنا آبادی اور رقبہ میں امن و امان کے قیام کا ذمہ دار ہے؟

(ب) سال ۱۹۸۸ء سے اب تک یونیورسٹی کی دائرة اختیار علاقوں میں جرائم کی تعداد کس قدر ہے۔
تنصیل دی جائے۔

○ وزیر داخلہ۔

(الف) مخفہ پولیس میں پولیس کے ملازمین کو تنخواہ کے علاوہ اسکلر کے مدد سے تک مفت رہائش اور ہاتھ تمام ملازمین کے لئے مفت علاج کے واسطے پولیس ملازمین کے دیلفیر فنڈ سے ماہانہ ۸۰۰۰ روپے برائے خرید ادویات ریسے جاتے ہیں۔ مخفہ پولیس صوبہ کی مندرجہ ذیل آبادی اور رقبہ میں امن و امان کی ذمہ دار ہے۔

آبادی

رقبہ

۱۳۲۵/۸۰

مرلح میل

سال ۱۹۸۸ سے اب تک پولیس کے دائیہ اختیار علاقوں میں جرام کی تفصیل درج ذیل ہے۔

جرائم کی تعداد

سال

۳۶۷۴

۱۹۸۸

۵۳۳۶

۱۹۸۹

۳۸۲۹

۱۹۹۰

۳۸۵

۳۱/۱/۹۱

(ب) صوبہ بلوچستان میں صوبائی یونیورسٹی کی کل تعداد ۵۲۵۲ ہے وفاقی یونیورسٹی کی کل تعداد ۳۵۶۵ ہے۔ یونیورسٹی کو حاصل سولیاں مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ دردی

راشنا لاؤس

۲۔ ٹی اے

۳۔ سردی لاؤس

۴۔ کمیشن

صوبہ بلوچستان میں یونیورسٹی ۹۳۶۰ رقبے کی امن و امان کی ذمہ دار ہے۔

سال ۱۹۸۸ سے اب تک یونیورسٹی کی دائیہ اختیار علاقوں میں جرام کی تفصیل متعلقہ ضلعی وفاطر سے اکٹھی کی جاری ہیں جن کی تفصیل موصول ہونے پر فراہم کر دی جائے گی۔

☆ ۱۹۸۸ مسٹر ارجمند اس بھی۔ کیا وزیر داخلہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست۔ ہے کہ کم جوالائی ۱۹۸۶ء سے حکومت بلوچستان نے حکم نمبر Levy-FD(R)III-35/86 کی جنوری ۲۷، ۱۹۸۷ء کے تحت صوبے کے تمام غیر مستقل یونیورسٹی کو مستقل کرنے کی منظوری دی تھی۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ بالا حکم کے تحت کل کتنے یونیورسٹی کو مستقل کیا گیا۔ نیز غیر مستقل یونیورسٹی کی تفصیلات سے بھی آگاہ کیا جائے؟

(جواب ایوان کی میز پر رکھ دا گیا ہے)

○ وزیر داخلہ۔

(الف) صوبہ بلوچستان میں صوبائی لیویز کی کل تعداد ۵۳۵۳ ہے حکومت بلوچستان نے ۱۹۸۶ء میں صوبائی لیویز کو مستقل کرنے کی منظوری دی ہے اور اس وقت صوبائی لیویز کو تمام مراعات حاصل ہیں۔

(ب) صوبہ بلوچستان میں کل صوبائی لیویز کی تعداد ۵۳۵۳ عددہ کی ترتیب سے ہے۔ جو عمدہ کے لفاظ سے سب کے سبق مستقل ہیں۔ صوبائی لیویز غیر مستقل لیویز نہیں۔ البتہ دفاتر لیویز غیر مستقل جن کی تعداد ۳۵۶۵ ہے۔

○ مسٹر ارجمند اس بھٹی۔ جناب اسٹاپر میں یہ گزارش کروں گا کہ جب ہم اس معزز ایوان میں آتے ہیں تو جواب ہمیں بھی پر ملتا ہے اور ہمیں پڑھنے کا موقع نہیں ملتا۔۔۔۔۔

○ جناب اسٹاپر۔ بعد میں اس سوال کو لے لیتے ہیں۔

○ مسٹر ارجمند اس بھٹی۔ تینک یو سر۔

○ جناب اسٹاپر۔ اگلا سوال ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب کا ہے۔

☆ ۲۵۳ ڈاکٹر کلیم اللہ۔ کیا وزیر داخلہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۹۰ء سے ۳۰ اپریل ۱۹۹۱ء تک صوبہ میں متعدد قتل کے واقعات ہوئے ہیں؟ اگر جواب اثبات میں ہے تو مقتولین کے نام، ولادت، عمر، پیدائش، اخلاق سے تعلق اور دیگر ضروری کوائف کی تفصیل دی جائے۔

(ب) مذکورہ قتلوں میں موث کسر قدر قاتل / قتل کے ملزم تعالیٰ گرفتار اور سزاوار ہوئے ہیں اور کس قدر قاتل یا قتل میں موث ملزم تعالیٰ گرفتار نہیں ہوئے ہیں۔ ان کے نام، ولادت، عمر، اخلاق سے تعلق اور دیگر کوائف کی تفصیل دی جائے۔ نیز کیا حکومت قتل کے بعض ملوثوں کی گرفتاری میں ناکامی کی تحقیقات کروائے؟ ارادہ رسمی ہے۔ اگر نہیں تو وجہ تلاکی جائے؟ (جواب موصول نہیں ہوا)

☆ ۲۵۴ ڈاکٹر کلیم اللہ۔ کیا وزیر داخلہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال ۱۹۸۰ء کے بعد حکومت نے لیویز کے زیر اقتدار متعدد علاقوں پولیس کی تحويل

میں دے دیئے ہیں اگر جواب اثبات میں ہے تو ان علاقوں کی نشاندہی کی جائے۔
 (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ کے اکثری طبقہ پشتون اور بلوچ پولیس کے بجائے یورپ کو ترجیح دیتے ہیں۔
 اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت کی خلاف کے بر عکس پولیس سلط کرنے کی وجوہات کیا ہیں۔ تفصیل دی جائے
 (جواب ایوان کے میرزہ رکھ دیا ہے)

نوث : جواب شامل مہاشمات کر دیئے گئے ہیں۔

○ نواب ذوالفقار علی گمسی - وزیر داخلہ

(الف) سال ۱۹۸۷ء کے بعد سے درج ذیل علاقوں میں پولیس قانہ جات کھولے گئے ہیں۔

(۱) خضدار ڈسٹرکٹ

بذریعہ نو پیکنیشن نمبر ۵۷/۲۳(V)(H)	۳ میل قدر کا علاقہ	(۱) پولیس قانہ دادہ
مورخہ ۹ نومبر ۱۹۹۳ء	۳ میل قدر کا علاقہ	(۲) پولیس قانہ سکے
	۲ میل قدر کا علاقہ	(۳) پولیس قانہ مولا
	۲ میل قدر کا علاقہ	(۴) پولیس قانہ کرج
	۲ میل قدر کا علاقہ	(۵) پولیس قانہ اورنائج
	۲ میل قدر کا علاقہ	(۶) پولیس چکی ٹال

(۲) سبیلہ ڈسٹرکٹ

ایک میل قدر کا علاقہ	(۱) پولیس قانہ وہڑ
----------------------	--------------------

(۳) کوئٹہ ڈسٹرکٹ

تریا ہارمن میل کا علاقہ	بذریعہ نو پیکنیشن نمبر ۲۱/۸۲/CV/SC	(۱) پولیس قانہ پکلاں
مورخہ ۱۰ جون ۱۹۸۲ء		

اس مقام کی حدود در نادیں بیت

(۱) پولیس قانہ ہدراہی روڈ (۲) ٹال، ٹالہ، خروٹ آہاد، منگی روڈ

میرزو الفقار علی گمسی - وزیر داخلہ (الف) سال ۱۹۸۷ء کے بعد سے درج ذیل علاقوں میں پولیس قانہ جات کھولے گئے ہیں۔

(۱) خضدار ڈسٹرکٹ

پذیریہ نو ٹیکشن نمبر ۷۵/۱۳/۱(V) (H)

مورخ ۱۰ مئی ۱۹۹۶ء

- (۱) پلیس تھانہ دڑھ
- (۲) پلیس تھانہ سکنے
- (۳) پلیس تھانہ مولا
- (۴) پلیس تھانہ کاغ
- (۵) پلیس تھانہ اور ناج
- (۶) پلیس پچکی ہال

(۲) لسیلہ ڈسٹرکٹ

- (۱) پلیس چکی دندار

(۳) کوئٹہ ڈسٹرکٹ

پذیریہ نو ٹیکشن نمبر ۸۲/۱(V) (H)

مورخ ۱۰ جون ۱۹۸۲ء

تقریباً ۱۵ میل قفر کا علاقہ

(۱) پلیس تھانہ کچلاک

اس تھانے کی حدود درج ذیل ہیں۔

(۲) پلیس تھانہ لہوی روڈ

(i) ٹھال، نالہ، خروٹ آپاد، سیگی روڈ

پذیریہ نو ٹیکشن نمبر ۹۱/۱۳/۹۵(V) (H)

مورخ ۲۸ مارچ ۱۹۹۱ء

پلیس تھانہ صدر کی حدود تک

(ii) مغرب : کوہ چلتی تک

(iii) جنوب : لیوپر تھانہ میان غندی میں واقع ہے۔

(iv) شرق : کلی ریب، کلی بہل، کلی شاہوری

کلی ہنڈی، کلی پرگی، کلی جیج،

کلی جلم، کلی تمبرانی، کلی ہاران زلی

اور کلی کمالو

(۵) پلیس تھانہ سراب

اس تھانہ کی حدود میں درج ذیل نئے علاقوں

شال کے گئے ہیں

(۱) میان غندی

پذیریہ نو ٹیکشن نمبر ۱۹/۱۳/۱(V) (H)

مورخ ۲۸ مارچ ۱۹۹۱ء

- (۲) سڑک کا حصہ جو سرایب کشم چیک پوسٹ سے لیکر پھر روز پر قلات مطلع کی حدود تک ہے
 (۳) سڑک کا حصہ جو سرایب کشم چیک پوسٹ سے مستو گنگ روز پر قلات مطلع کی حدود تک ہے۔
 (۴) بیٹھل پارک / بزار گنجی کا علاقہ جو مستو گنگ روز پر مطلع کرنے کی حدود میں واقع ہے۔

(۲) مطلع قلمہ سیف اللہ

پیلس قاند قلمہ سیف اللہ اس تھانے کی حدود درج ذیل نمبر ۱۹/۹۵۱ (H)(V) ۱۳/۱۹ میں

(i) مثال: گر موز
 (ii) بوب: شیرانی کاربز - موی زئی کلی شاہ غنی
 (iii) مشق: قلمہ نواب صاحب - خاری فیش گل

امکن دو یونیورسٹیں

(۱۷) ملرب: کلی جاگیر - مندات احمد ذیل

اس مطلع میں درج ذیل علاقوں کو پیلس کے حوالے کیا گیا ہے:-

(۳) مطلع سیدہ

پیلس قلمہ سیف اللہ نمبر ۱۹/۹۵۱ (H)(V) ۱۳/۱۹ میں

(۱) گذانی سب تحصیل
 (۲) ماکان پیلس چوکی

(۴) مطلع تبر

تمام علاقوں پیلس کے حوالے کیا گیا

(۵) مطلع سیسی

تحصیل سیسی کے درج ذیل علاقوں کو

پھوڑ کر ہذا نام تحصیل سیسی پیلس کے

زیر انتظام کردی گئی ہے

(۱) ساگی

(۲) قوت مدنگی

(۳) ہائیات

(۴) ہورا

(ب) یہ بات حقی طور پر نہیں کی جا سکتی کہ صوبہ کے اکثری طبقہ پشتوں اور بلوچ پولیس کی بجائے لیویز کو ترجیح دیتے ہیں۔ کیونکہ صوبہ کے جو علاقے پولیس کے زیر انتظام ہیں۔ وہاں کے باشندے پولیس کو اور جو علاقے لیویز کے زیر انتظام ہیں وہاں کے باشندے لیویز کو ترجیح دیتے ہوں گے۔

○ وزیر داخلہ۔ جناب امیرکر۔ اس کا جواب بھی ابھی تک موصول نہیں ہوا ہے دو دراز علاقوں سے ہمیں انفارمیشن اکٹھا کرنا ہوتی ہیں جیسے ہی جواب آجائے گا ان کو جواب دے دیا جائے گا۔

○ ڈاکٹر گلیم اللہ خان۔ جناب امیرکر۔ میں یقین دہانی پر رادہ اصرار تو نہیں کروں گا لیکن چونکہ یہ سوال بخیادی اہمیت کا حال ہے اور ہمیں یہ فکر رہی ہے یہ تاثر دلاتے ہوئے کہ لوگوں پر نہیں (پابندی) ہے لیکن جب ہم پوچھتے ہیں تو وہ سری ہدف سے لمبی تظار میں لوگ کہتے ہیں کہ لوگوں کی الانتہائی ہوری ہے لوگوں کو پابند کیا گیا ہے۔ ہمیں اس کی کلیئرنس کر دیں کیونکہ جب سے یہ اسلامی وجود میں آئی ہے پابندی ای پابندی ہے اور اگر واقعی اتنے درجنوں لوگ گئے ہیں تو کس بناء پر گئے ہیں؟ یہ ذرا کلیئر کر دیں۔ اب نہیں تو مجھے امید ہے کہ بعد میں دلائی جائے گی۔ میں اگلا سوال نمبر ۲۵۴ ہے۔ ایک منٹ کی صلت چاہتا ہوں اس کا جواب بھی شاید ابھی میری میز پر پڑا ہوا ہے۔

○ وزیر داخلہ۔ جناب امیرکر۔ اگر اجازت ہو تو مسز مبر صاحب کا جواب اگر کل کے لئے رکھ دیں آگرہ اسے پڑھ لیں۔

○ جناب امیرکر۔ کل کی صورت حال یہ اس طرح ہے کہ کل ایک تو اپنے نمبر کے سوالات ہوں گے اور دوسرے اس سے پہلے جو سوالات کل کے لئے رکھے گئے ہیں وہ ہوں گے اس کے علاوہ کل تین وزراء کرام کے لئے ہیں لذائیں گزارش کروں گا اگر وہ ہی ہو جائیں تو یہی بات ہے۔ (مدافعت)

○ ڈاکٹر گلیم اللہ خان۔ جناب امیرکر۔ میرے خیال میں اس طریقے سے ہو جائے کہ اسے پڑھا ہو اقصوہ کر لیا جائے۔ دراصل اس کی تفصیل مجھے ابھی اپنی نجیل پر ملی ہے۔ یا تو اسے کل کے لئے رکھ لیں کیونکہ میں فی الحال اس پر کوئی ضمنی سوال کرنے سے قاصر ہوں اس کا جواب کیا ہو گا۔ تاہم میں وزیر داخلہ سے بغیر کوئی ضمنی سوال کئے امید رکھتا ہوں کہ وہ ہمیں اس بارے میں کوئی تفصیل کر دیں گے۔

○ مسٹر عبد القبار خان۔ جناب والا۔ اس ضمن میں میرا ایک ضمنی سوال ہے سوال میں پوچھا گیا ہے کہ کن

اضلاع اور علاقوں کو پولیس کے حوالے کیا گیا ہے؟ ہم متعلقہ مشر صاحب سے یہ پوچھیں گے کہ کس بنیاد پر قلعہ سیف اللہ وغیرہ کو بی اپنی سے تبدیل کر کے اے اپنے بنایا گیا ہے۔

○ وزیر داخلہ۔ جناب اچیکر۔ یہ اس لئے ان خلوں اور شروں کو پولیس کے حوالے کر کیا گیا ہے جو پسلے ان کے اپنے اکم اب ان شروں کے علاقے پر عماریے گئے ہیں۔

○ جناب اچیکر۔ اگلا سوال میر محمد عاصم کر صاحب کا ہے۔

○ مسٹر ارجن داس بگشی۔ جناب اچیکر۔ سوال نمبر ۲۵۹، ۲۶۰ اور ۲۶۵ ان سب کے جواب نہیں دیے گئے۔ یہاں کافیزات کے ذمہ رکھے ہیں اس بارے میں میرا غصی سوال یہ ہے کہ اس کی کیا وجہ ہے ان تمام سوالات کے جواب قاعدے اور اصول کے مطابق ہمیں پرمنٹ ہو کر ملنے چاہئیں اور وقت سے پہلے ملنے چاہیں یہ ہمارا اتحاقاں ہے جناب والا۔ ہمیں اس کی وجہ تھائی جائے کہ وہ وقت پر جواب کیوں نہیں دے سکتے ہیں۔

○ وزیر داخلہ۔ جناب اچیکر۔ اس چیز کے لئے معدورت خواہ ہوں کہ بست دیر سے جواب دیجے گئے معزز ممبر صاحب کی خدمت میں اس سے پہلے بھی عرض کیا گیا تھا اگر ایک دن ہمیں دے دیتے تو وہ جوابات پڑھ لیتے ان کو اس کے لئے ناممکن جاتا کیونکہ آپ کی اسیلی سیدھیت کی جان سے ذپبار منٹ کو آٹھ جون ۱۹۹۰ کو یہ سوال موصول ہوئے اس لئے اس لئے پرمنٹ کروانے کا وقت نہیں تھا۔

○ مسٹر ارجن داس بگشی۔ آزادیبل مشر صاحب نے لفظ معدورت استعمال کیا ہے لذا ہم اس پر زیادہ نظر نہیں دیتے۔

○ جناب اچیکر۔ اگلا سوال۔

☆ ۲۵۹ میر محمد عاصم کرو۔ (مسٹر ارجن داس بگشی صاحب نے دریافت کیا)۔ کیا وزیر داخلہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جناب پولیس کا درجہ فروری ۱۹۹۰ء میں اور بلوچستان پولیس کا درجہ فروری ۱۹۹۱ء میں بیٹھا گیا؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا یہ ممکن نہیں کہ بلوچستان پولیس کا درجہ بھی فروری ۱۹۹۰ء سے بیٹھا گیا۔

جائے اور اس صورت میں ایک سال کے بھیا جاتی ہی ان کو دیئے جائیں؟ (جواب موصول نہیں ہوا)

☆ ۲۶۳ میر محمد عاصم کرو۔ کیا وزیر داخلہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ۲۹/۲۰۰۴ء میں کیا اسلامی شب گلستان قلعہ عبداللہ اور گرد و نواح میں دو تخارب فریقین میں فائزگ میں متعدد افراد کی ہلاکت اور زخمی ہونے کی اطلاعات ملی ہیں؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو تفصیل سے آکاہ کیا جائے اور وجوہات تکمیلی جائیں۔ نیز حکومت اس ہارہ میں کیا اقدامات اخخاری ہے یا اٹھاچکی ہے؟

(لوٹ) جواب ایوان میں نہیں پڑھا گیا۔

○ وزیر داخلہ۔ یہ درست ہے کہ ۲۹/۲۰۰۴ء میں کیا اسلامی شب گلستان قلعہ عبداللہ اور گرد و نواح فریقین غیر مذکور میں فائزگ کا چالوہ ہوا تھا۔ جس کے نتیجہ میں دونوں اطراف کے چار (۴) افراد ہلاک اور چار (۴) افراد زخمی ہوئے۔ لیکن فریقین نے اندر میں ہارہ کوئی الف۔ آئی۔ آر درج نہیں کرائی۔

حالات پر قابو پانے کے لئے حکومت بلوچستان نے ملیشافورس کو تعینات کر دیا اور فریقین کو ایک دوسرے پر فائزگ کرنے سے بوقت کارروائی کر کے مزید خون خراہ سے روک دیا ہے۔ ملیشافورس کو اقتیارات دیئے گئے ہیں کہ وہ غیر قانونی اسلحہ برآمد کرے اور ملنان کو گرفتار کر کے سول انتظامیہ کے پسروں کرے اور علاقے میں سول انتظامیہ کی مدد سے امن و امان بحال کرے۔

☆ ۲۶۴ میر محمد عاصم کرو۔ کیا وزیر داخلہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ۲۹/۲۰۰۴ء میں کیا شام مسجد مذہب پر ایک ذمہ دار کی واردات ہوئی ہے اور ڈاکنڈار کو زخمی کر کے دکان لوٹ کر لے گئے ہیں؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو متاثرہ دکاندار کا نام نقصان کی تفصیل دی جائے۔ نیز حکومت نے اس ہارہ میں کیا اقدامات اخخاری ہیں؟ جواب ایوان کی میز پر رکھ دیا ہے۔

(لوٹ) جواب ایوان میں نہیں پڑھا گیا۔

○ جناب اسٹیکر۔ اگلا سوال ڈاکنڈ عبد الملک صاحب کا ہے۔

☆ ۲۶۵ ڈاکنڈ عبد الملک۔ کیا وزیر داخلہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دو تین ماہ پہلے گوارکے ساتھ پر تین لاشیں پڑی ہوئی تھی۔ جو جیکٹ پہنے ہوئے تھے جس میں بھاری مقدار میں سونا چھپا ہوا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ (کولواہ آواران) میں بھی بھاری مقدار سونا کپڑا آگیا تھا۔

(ج) اگر جزو (الف) (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو نہ کوہہ لاشیں اور سونا کس کی تھے؟ جواب موصول نہیں ہوا

○ ڈاکٹر عبد المالک بلوچ۔ جناب اسٹیکر میرے سوال نمبر ۲۷۲ کا جواب موصول نہیں ہوا۔ تاہم دو زیادتیاں اس میں ہوئی ہیں۔ ایک تو یہ کہ اس میں مس پرنٹ ہے ان غلطیوں کو درست کریں۔ جزو الف میں علاقے کا نام کولکتا ہے۔

جناب والا۔ یہ کولواہ ہے اس کے علاوہ جزو کے جواب کا یقیناً مجھے انتقال ہے اس کا جواب بھی مجھے دے دیں اور مجھے بتائیں۔

○ وزیر داخلہ۔ جناب اسٹیکر۔ یہ تحقیقت ہے کہ گواہ اور آواران میں لاشوں سے سونا ملا تھا اس کی تحقیقات کی جائے گی ہو اگر انہی رپورٹ تکمیل ہو جائے گی تو معزز رکن کو اطلاع دی جائے گی۔

☆ ۲۵ ملک کرم خان بھک۔ کیا وزیر داخلہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

۷/ نومبر ۱۹۴۶ء سے اب تک صوبہ کے کن کن اضلاع / تحصیل میں ڈاکہ نہیں چوری، لوٹ مار اور اغوا کے کس قدر واقعات ہوئے ہیں ان کی تکمیل دی جائے؟ (جواب موصول نہیں ہوا)

○ جناب اسٹیکر۔ سوال نمبر ۵۷ ملک کرم خان بھک صاحب وہی پوزیشن ہے۔

○ مسٹر ارجمند اس گھٹی۔ جناب والا۔ سوال نمبر ۵۷ کا جواب موصول نہیں ہوا۔ وہی لفظ مذکور ہارے سامنے آ جاتا ہے۔

○ جناب اسٹیکر۔ اگلا سوال مسٹر عبد القہار خان کا ہے۔

☆ ۲۹۹ مسٹر عبد القہار خان۔ کیا وزیر مواملات و تحریرات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایم۔ پی۔ اے ہائل کی تیرو مرمت اور ترمیں و آرائش پر بھاری اخراجات آئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایم۔ پی۔ اے ہائل کی حالت اب بھی ہاگفتہ ہے؟

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو ایم پی اے ہائل کی تعمیر، بارہار مرمت اور ترمین و آرائش پر آئے والے اخراجات کی تفصیل دی جائے۔ نیز کیا حکومت اس ناقص تعمیر و مرمت اور ترمین و آرائش کی تحقیقات کروانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو وجہ تھالی جائے۔ (جواب موصول نہیں ہوا)

○ مسٹر عبد القمار خان۔ جناب والا سوال نمبر ۲۹۹ کا جواب موصول نہیں ہوا۔ جناب یہ جو ہمارے سوالوں کے جوابات ہمیں نہیں ملے ہیں ان کا کیا بنے گا؟

○ جناب اسٹیکر۔ ہم نے اس بات کا انتظار کیا ہے کہ آپ ان کی وضاحت سے مطمئن ہوتے ہیں یا نہیں اور آپ کی جو رائے ہو۔ سوال تو آپ کا ہے۔ متعلقہ وزیر اس کا جواب دیں گے کہ جواب کیوں موصول نہیں ہوا۔

○ مسٹر عبد القمار خان۔ جناب والا۔ یہ سوال پی ایڈڈی کا ہے یا اسی ایڈڈی پر کا

○ جناب اسٹیکر۔ یہ سوال سی ایڈڈی پر کا ہے۔ کیونکہ سی ایڈڈی پر کے وزیر صاحب آج کل موجود نہیں ہیں۔ یہ اب آپ کی مرضی پر محصر ہے کہ آپ ان جوابات کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں جن کے جوابات آپ کو نہیں مل رہے ہیں۔

○ مسٹر عبد القمار خان۔ تو جناب الگا سوال ہیں۔

☆ ۲۵۲ مسٹر عبد القمار خان۔ کیا وزیر خزانہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ وزارت خزانہ بلوچستان نے براہ راست متعدد سرکاری ملازمین کو ہاؤس بلڈنگ ایڈوانس فرائیم کیا ہے؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا ذکر کوہ ایڈوانس قواعد و ضوابط کے مطابق ریا گیا ہے۔ نیز ایڈوانس دصول کنندہ ملازمین کے نام و لدھت، سرکاری عمدہ، اضلاع سے تعلق رکم ایڈوانس اور دیگر کوائف کی تفصیل بھی دی جائے؟

○ وزیر خزانہ۔ گمہ مالیات تقریباً ۱۰۰ ملیون روپے کی رقم مکبوتوں میں تقسیم کر رہا ہے۔ آکر گھنے اپنی ترجیحات کے بنیاد پر اپنے ملازمین میں قرضہ جات برائے تعمیر و خریداری مکان، موڑ کار سائیکل / سائیکل کی خریداری تقسیم کر سکتے ہیں۔ بھایا تقریباً ۱۰۰ ملیون روپے مالیات وزیر مالیات کی منظوری سے قواعد و ضوابط کے مطابق تقسیم کرتا ہے،

ایڈو انس وصول کننہ طازیں کے نام بھی عدد و محکمہ جات، منظور شدہ رقم اور سفارش کننہ کے نام فہرست ذیل میں
ملاحظہ فرمائیں۔ جہاں تک وہیت اور مختلف اطلاع کا تعلق ہے۔ اس سلسلے میں وضاحت ہے کہ ایڈو انس کے متعلق
فارم میں اس کی اندر ارج نہیں ہوتے۔ لذا محکمہ مالیات کے پاس اس کی اطلاع موجود نہیں ہے۔ البتہ اگر معزز مبر
چاہیں۔ تو یہ انفارمیشن متعلقہ محکموں سے مانگوائی جاسکتی ہے۔

نمبر شمار	نام بھی	مددہ	محکمہ جس سے	منظور شدہ رقم	سفارش کننہ	تعلق رکھتا ہے
۱۔	آتاب احمد	محکمہ لازمنی	وزیر اعلیٰ سابقہ	۱۰۰,۰۰۰/=	وزیر اعلیٰ سابقہ	
۲۔	نصری احمد نیازی	وزیر اعلیٰ	وزیر اعلیٰ سابقہ	۳۲,۰۰۰/=	وزیر اعلیٰ سابقہ	
۳۔	مہدی الحکیم بلوچ	وزیر اعلیٰ	وزیر اعلیٰ سابقہ	۲۰۰,۰۰۰/=	وزیر اعلیٰ سابقہ	
۴۔	زین العابدین	وزیر اعلیٰ	وزیر اعلیٰ سابقہ	۳۲,۲۰۰/=	وزیر اعلیٰ سابقہ	
۵۔	خیر جان	وزیر اعلیٰ	وزیر اعلیٰ سابقہ	۳۰,۰۰۰/=	وزیر اعلیٰ سابقہ	
۶۔	محمد ابوبکر	وزیر اعلیٰ	وزیر اعلیٰ سابقہ	۳۰,۰۰۰/=	وزیر اعلیٰ سابقہ	
۷۔	سیف الدین	وزیر اعلیٰ	وزیر اعلیٰ سابقہ	۳۸,۲۰۰/=	وزیر اعلیٰ سابقہ	
۸۔	علی دوست	وزیر اعلیٰ	وزیر اعلیٰ و وزیر اعلیٰ/وزیر مالیات	۳۸,۰۰۰/=	وزیر اعلیٰ و وزیر اعلیٰ	
۹۔	لام علی الدین	وزیر اعلیٰ	وزیر اعلیٰ	۲۶,۰۰۰/=	وزیر اعلیٰ	
۱۰۔	حسن شاہ	وزیر اعلیٰ	وزیر اعلیٰ	۳۲,۰۰۰/=	وزیر اعلیٰ	
۱۱۔	حیدر علی	وزیر اعلیٰ	وزیر اعلیٰ	۵۰,۰۰۰/=	وزیر اعلیٰ	
۱۲۔	صالح محمد	وزیر اعلیٰ	وزیر اعلیٰ	۵۰,۰۰۰/=	وزیر اعلیٰ	
۱۳۔	محمد ندیم	وزیر اعلیٰ	وزیر اعلیٰ	۳۹,۰۰۰/=	وزیر اعلیٰ	
۱۴۔	رمطان علی	وزیر اعلیٰ	وزیر اعلیٰ	۲۷,۰۰۰/=	وزیر اعلیٰ	
۱۵۔	شیر محمد	وزیر اعلیٰ	وزیر اعلیٰ	۲۶,۰۰۰/=	وزیر اعلیٰ	
۱۶۔	عواد اسماعیل	وزیر اعلیٰ	وزیر اعلیٰ	۲۶,۰۰۰/=	وزیر اعلیٰ	
۱۷۔	محمد الحاک	وزیر اعلیٰ	وزیر اعلیٰ	۲۶,۰۰۰/=	وزیر اعلیٰ	

-۱۸	سعادت علی	سینٹر کرک	الیں ایڈھی اے ڈی	وزیر مالیات	۳۰,۰۰۰/=
-۱۹	مہد الرؤف	کپنڈر	الیں ایڈھی اے ڈی	وزیر اعلیٰ	۵۰,۰۰۰/=
-۲۰	محمد اور	سیکشن آفسر	الیں ایڈھی اے ڈی	وزیر وزارت	۵۰,۰۰۰/=
-۲۱	غدا بخش	نائب قائد	الیں ایڈھی اے ڈی	وزیر مالیات	۲۵,۰۰۰/=
-۲۲	مہد العلیم	ائینو گرافر	الیں ایڈھی اے ڈی	وزیر مالیات	۳۰,۰۰۰/=
-۲۳	محمد یوسف	نائب قائد	الیں ایڈھی اے ڈی	وزیر مالیات	۳۰,۰۰۰/=
-۲۴	غلام حسین	نائب قائد	الیں ایڈھی اے ڈی	وزیر مالیات	۲۶,۰۰۰/=
-۲۵	ارشد نسیر	معاون	الیں ایڈھی اے ڈی	وزیر مالیات	۲۳,۰۰۰/=
-۲۶	محمد زمان	نائب قائد	الیں ایڈھی اے ڈی	وزیر مالیات	۲۶,۰۰۰/=
-۲۷	سعارت خان	نائب قائد	الیں ایڈھی اے ڈی	وزیر اعلیٰ	۲۶,۰۰۰/=
-۲۸	حفیظ الرحمن	ایڈشل سکریٹری	الیں ایڈھی اے ڈی	وزیر مالیات	۳۹,۰۰۰/=
-۲۹	مہد الرزاق	ڈپنی سکریٹری	الیں ایڈھی اے ڈی	وزیر اعلیٰ	۵۰,۰۰۰/=
-۳۰	عہاس حسین شاہ	ایڈشل سکریٹری	الیں ایڈھی اے ڈی	وزیر مالیات	۵۰,۰۰۰/=
-۳۱	سردار علی شاہ	سیکشن آفسر	الیں ایڈھی اے ڈی	وزیر مالیات	۳۵,۰۰۰/=
-۳۲	مہد الریم	سیکشن آفسر	الیں ایڈھی اے ڈی	وزیر مالیات	۳۵,۰۰۰/=
-۳۳	محمد الور	سیکشن آفسر	الیں ایڈھی اے ڈی	وزیر مالیات	۳۵,۰۰۰/=
-۳۴	اقبال حیدر	سیکشن آفسر	الیں ایڈھی اے ڈی	وزیر مالیات	۳۵,۰۰۰/=
-۳۵	غلام حیدر	سیکشن آفسر	الیں ایڈھی اے ڈی	وزیر مالیات	۳۵,۰۰۰/=
-۳۶	عزیز احمد	سیکڑا ٹائیز	محنت افرادی وقت	وزیر مالیات	۳۵,۰۰۰/=
-۳۷	مہد المیر	معاون	محنت افرادی وقت	وزیر مالیات	۵,۰۰۰/=
-۳۸	محمد اور	اسٹنٹ ڈائریکٹر	سامی بہود	وزیر مالیات	۳,۰۰۰/=
-۳۹	محمد طیف	معاون	سامی بہود	وزیر مالیات	۵,۰۰۰/=
-۴۰	محمد حسین	خوارک	پرنسپل انڈنگ	وزیر مالیات	۵۰,۰۰۰/=

-۳۱	نیٹش	سینٹر کلک	کشر آفس	وزیر اعلیٰ	۳۱,۰۰۰/=
-۳۲	نامن محمد	کائیل	رفز اسائز	وزیر مالیات	۳۹,۰۰۰/=
-۳۳	الشیدار	ڈرامہ	سنت	وزیر مالیات	۳۹,۰۰۰/=
-۳۴	رسول بخش	لیورپور انگر	سنت	وزیر مالیات	۳۸,۰۰۰/=
-۳۵	محمد علی شاہ	محاون	سنت	وزیر مالیات	۳۷,۰۰۰/=
-۳۶	سلطان نبی بی	لموانک	سنت	وزیر مالیات	۳۲,۰۰۰/=
-۳۷	نجم متن خان	ڈیماشز	سنت	وزیر مالیات	۵۰,۰۰۰/=
-۳۸	رشاد نژدت	بیڈیکل آفیسر	سنت	وزیر مالیات	۵۰,۰۰۰/=
-۳۹	محمد طیف	محاون	سنت	وزیر مالیات	۳۶,۰۰۰/=
-۴۰	رشید احمد	ویٹل سرجن	سنت	وزیر مالیات	۳۵,۰۰۰/=
-۴۱	عبدالواحع	سینٹر کلک	انڈر سرز	وزیر مالیات	۳۹,۰۰۰/=
-۴۲	عبدالله جان	مشین من	پر ٹنک پیس	وزیر مالیات	۳۳,۰۰۰/=
-۴۳	محمد الطیف	ٹپہ	انڈر سرز	وزیر مالیات	۳۵,۰۰۰/=
-۴۴	سکندر علی	ورکر	انڈر سرز	وزیر مالیات	۳۰,۰۰۰/=
-۴۵	محمد جاوید	کپورٹر	انڈر سرز	وزیر مالیات	۳۹,۰۰۰/=
-۴۶	شاہ بی بی	لیڈی ڈیماشز	انڈر سرز	وزیر مالیات	۳۹,۰۰۰/=
-۴۷	محمد عالم	نائب قائم	امور حیاتات	وزیر مالیات	۲۷,۰۰۰/=
-۴۸	زوردار خان	اسٹاف	امور حیاتات	وزیر مالیات	۳۳,۰۰۰/=
-۴۹	محمد علی	چوہنی	تعیم	وزیر مالیات	۳۷,۰۰۰/=
-۵۰	حابی محمد خان	نائب قائم	تعیم	وزیر مالیات	۲۷,۰۰۰/=
-۵۱	وحید احمد	ماستر	پی ایڈڈا	وزیر مالیات	۵۰,۰۰۰/=
-۵۲	عبدالله جان	ماستر	تعیم	وزیر اعلیٰ	۵۰,۰۰۰/=
-۵۳	سلطان محمد	ہیڈ ماشر	تعیم	وزیر مالیات	۵۰,۰۰۰/=

-۷۳	شاهزاد	پرشنڈت	تعمیم	وزیر مالیات	۵۰,۰۰۰/=
-۷۴	محمد اقبال	جے وی ائی	تعمیم	وزیر مالیات	۳۸,۰۰۰/=
-۷۵	محمود عالم	لیپور	تعمیم	وزیر مالیات	۵۰,۰۰۰/=
-۷۶	مرزا مشائخ حسین	جے وی ائی	تعمیم	وزیر مالیات	۳۰,۰۰۰/=
-۷۷	سدو خان	ہرداز نر	تعمیم	وزیر مالیات	۵۰,۰۰۰/=
-۷۸	عبدالحصہ	جے وی ائی	تعمیم	وزیر تعلیم	۳۱,۰۰۰/=
-۷۹	غلام نبی	جے وی ائی	تعمیم	وزیر مالیات	۳۰,۰۰۰/=
-۸۰	محمود سلطانہ	ہیڈ مسٹریس	تعمیم	وزیر مالیات	۵۰,۰۰۰/=
-۸۱	محمد شریف	حاکوں	زراحت	وزیر مالیات	۳۱,۰۰۰/=
-۸۲	شاہ محمد	ڈرامہر	زراحت	وزیر مالیات	۳۱,۰۰۰/=
-۸۳	بهاؤ الدین عارف	اسٹنٹ ڈائریکٹر	زراحت	وزیر مالیات	۵۰,۰۰۰/=
-۸۴	جاوید اقبال	ڈودر کیمز	زراحت	وزیر مالیات	۲۹,۰۰۰/=
-۸۵	محمد علی	اکاؤنٹس آفسر	زراحت	وزیر مالیات	۳۵,۰۰۰/=
-۸۶	الطاف حسین	حاکوں	ائیں ایڈٹی ۱۹۵۱	وزیر اعلیٰ	۳۰,۰۰۰/=
-۸۷	صست اللہ	ڈرامہر	زراحت	وزیر مالیات	۲۶,۰۰۰/=
-۸۸	غلام سرور	چیف الکٹرک	زراحت	وزیر مالیات	۳۰,۰۰۰/=
-۸۹	محمد اقبال	آئرٹر	مالیات	وزیر مالیات	۳۰,۰۰۰/=
-۹۰	محمد الحسید بھی	پروفسر	تعمیم	وزیر مالیات	۵۰,۰۰۰/=
-۹۱	نظر محمد	اشیو گرافر	معتمد والرادی قوت	وزیر مالیات	۳۰,۰۰۰/=
-۹۲	غلام علی	سینٹر کلارک	سی ایڈٹلیج	وزیر مالیات	۲۳,۰۰۰/=
-۹۳	سعید اخڑ	حاکوں	ائیں ایس پی آفس	وزیر مالیات	۵۰,۰۰۰/=
-۹۴	محمد عالم	اشیو گرافر	ائیں ایس پی آفس	وزیر مالیات	۳۰,۰۰۰/=
-۹۵	پروین رشید	فیلی دیلیٹر کوٹلر	خاندانی منصوبہ بندی	وزیر مالیات	۵۰,۰۰۰/=

۸۷-	تاج عویش	چیف آئل سینٹر	پا ایڈاؤی	۵۰,۰۰۰/=	وزیر مالیات
۸۸-	محجیات	اسینو گرفر	پا ایڈاؤی	۵۰,۰۰۰/=	وزیر مالیات
۸۹-	مہد الوہاب	پرنسپلٹ	صحت	۳۰,۰۰۰/=	وزیر مالیات
۹۰-	حزوہ خان	پرنسپلٹ	صحت	۵۰,۰۰۰/=	وزیر مالیات
۹۱-	واکٹر سکندر علی	پروفسر	صحت	۵۰,۰۰۰/=	وزیر اعلیٰ
۹۲-	لول القار علی زیدی	پروفیسر	صحت	۵۰,۰۰۰/=	وزیر مالیات
۹۳-	غادر شاہ	میڈیکل آفیس	صحت	۳۵,۰۰۰/=	وزیر اعلیٰ
۹۴-	عجم نبیل سلطان	میڈیکل آفیس	صحت	۵۰,۰۰۰/=	وزیر مالیات
۹۵-	واکٹر مبدی اللہ	ڈپنی ڈائریکٹر	صحت	۳۵,۰۰۰/=	وزیر مالیات
۹۶-	مہد الجید	مشین من	پرس	۳۸,۰۰۰/=	وزیر مالیات
۹۷-	بیرونی	کارہٹ اسپکٹر	امن ساز	۵۰,۰۰۰/=	وزیر مالیات
۹۸-	عبداللہ	ڈیڑاٹر	امن ساز	۵۰,۰۰۰/=	وزیر مالیات
۹۹-	نصر حسین	اسینو گرفر	امن ساز	۵۰,۰۰۰/=	وزیر مالیات
۱۰۰-	راحت سعی	محاون	الیک ایڈیشنی اے ڈی	۳۹,۰۰۰/=	وزیر مالیات
۱۰۱-	عبد الرحمن شاہ	ناائب قائد	الیک ایڈیشنی اے ڈی	۵۰,۰۰۰/=	وزیر مالیات
۱۰۲-	ناصر الدین	پرنسپلٹ	الیک ایڈیشنی اے ڈی	۵۰,۰۰۰/=	وزیر مالیات
۱۰۳-	نذر علی	محاون	الیک ایڈیشنی اے ڈی	۵۰,۰۰۰/=	وزیر اعلیٰ
۱۰۴-	عبداللیم	پرائیویٹ سکریٹری	الیک ایڈیشنی اے ڈی	۵۰,۰۰۰/=	وزیر اعلیٰ
۱۰۵-	حبیب اللہ	محاون	الیک ایڈیشنی اے ڈی	۳۶,۰۰۰/=	وزیر مالیات
۱۰۶-	ربوب علی	ڈرائیور	الیک ایڈیشنی اے ڈی	۳۵,۰۰۰/=	وزیر مالیات
۱۰۷-	سلطان محمد	پرسل اسٹنٹ	الیک ایڈیشنی اے ڈی	۳۳,۰۰۰/=	وزیر اعلیٰ
۱۰۸-	محمد طارق	محاون	الیک ایڈیشنی اے ڈی	۳۰,۰۰۰/=	وزیر مالیات
۱۰۹-	محمد اسماعیل	جونیور کلرک	الیک ایڈیشنی اے ڈی	۳۰,۰۰۰/=	وزیر مالیات

-۱۰	محمد فخر	سکھن آفیسر	الیں ایڈٹی اے ذی	وزیر مالیات	= ۵۰,۰۰۰/-
-۱۱	مہدیان	پرسل اسٹنٹ	الیں ایڈٹی اے ذی	وزیر مالیات	= ۳۷,۰۰۰/-
-۱۲	عطا محمد	ڈرامور	الیں ایڈٹی اے ذی	وزیر مالیات	= ۳۰,۰۰۰/-
-۱۳	عزیز اللہ	ناٹ قاسم	الیں ایڈٹی اے ذی	وزیر مالیات	= ۲۹,۰۰۰/-
-۱۴	محمد ایوب	جنریٹر گرل	الیں ایڈٹی اے ذی	وزیر مالیات	= ۲۹,۰۰۰/-
-۱۵	بیشراحمد	سکھن آفیسر	الیں ایڈٹی اے ذی	وزیر اعلیٰ سکھن آفیسر	= ۲۵,۰۰۰/-
-۱۶	عیناحمد	سکھن آفیسر	الیں ایڈٹی اے ذی	وزیر مالیات	= ۲۵,۰۰۰/-
-۱۷	حیدر زمان	پلک ریلیشن آفیسر	الیں ایڈٹی اے ذی	وزیر اعلیٰ	= ۲,۰۰۰/-

○ وزیر خزانہ۔ جناب والا۔ یہ سوال پڑھا ہوا تصور کیا جائے یا میں ان کے لئے پڑھ لوں۔

○ مسٹر ارجمن داس بگئی۔ جناب والا۔ جیسے آپ کی مریضی آپ لوگ سوالوں کے جواب نہیں دے رہے پھر بھی ہم خاموش ہیں۔ جناب اسٹریکر صاحب جب سوال ہاؤس میں آتا ہے تو وہ ہاؤس کی ملکیت ہن جاتا ہے۔

○ وزیر خزانہ۔ آپ کا حکم۔ اگر آپ حکم دیتے ہیں تو میں اس سوال کا جواب پڑھ دیتا ہوں۔

○ جناب اسٹریکر۔ اگر اس پر کوئی سکاینٹیزی سوال کر لیں۔

☆ ۲۵۸۔ میر محمد عاصم کرد۔ (مسٹر ارجمن داس بگئی صاحب نے دریافت کیا)۔ کیا وزیر خزانہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

این۔ ایف۔ سی (N.F.C) ایوارڈ میں بلوچستان کو کس قدر حصہ ملا ہے، تفصیل دی جائے نیز قبل ازیں ہس کی شرح فیصد کس قدر تھی اور اب کتنی ہو گئی ہے؟

○ وزیر خزانہ۔ مالی سال ۹۲-۹۳ء میں این ایف سی ایوارڈ میں قبل تقسیم مجموعہ جو اصلاحاً صرف پہلی تین مدعوں پر مشتمل تھا۔ دو مزید مدعوں کے اضافے سے پڑھ گیا ہے۔ اب اس میں مندرجہ ذیل مدین شامل ہوں گی۔

رقم کروڑیں

۳۳۶ روپے

۱۔ مصروف آمنی

ب۔ کمری محصول	۷۰۶۹ روپے
ج۔ کپاس پر آمدی محصول	۳۸۸۹ روپے
د۔ تمباکو اور تمباکو کی مصنوعات	۳۸۶۷ روپے
	پر محصول آبکاری
ح۔ گینٹی پر محصول آبکاری	۱۷۰۵ روپے
میزان =	۲۵۷۶۵ روپے

اگلی قوی مردم شماری کی رپورٹ کے نفاذ تک صوبوں کے درمیان ان کے حصے ۱۹۸۸ء کی مردم شماری کے مطابق ہر صوبے کی آبادی کے لحاظ سے تقسیم کئے گئے ہیں۔

تناسب مندرجہ ذیل ہے۔

پنجاب	۵۷۶۸۸ روپے
سندھ	۲۳۶۲۸ روپے
سرحد	۱۳۶۵۳ روپے
بلوچستان	۵۶۳۰ روپے
کل	۱۰۰۰۰ روپے

آئین کی وفعہ (۱۹۶۱ء) کے تحت صوبوں کی حدود میں قائم پن بھلی گھروں سے حاصل کردہ خالص منافع صوبوں کو ادا کیا جائے گا۔ کیم جو لاکی ۱۹۹۱ء سے قدرتی گیس پر ترقیاتی سرچارج کی خالص دصولیات صوبوں کو منتقل کر دی جائیں گی اور سرچارج پر اوارکی بنیاد پر ۲ روپے اخراجات دصول وضع کر کے تقسیم کی جائیں گی۔

دوران سال ۱۹۹۱-۹۲ء سرچارج کا تنخینہ (۵۰۵۵۳ روپے) پانچ ارب پانچ کروڑ روپے چون لاکھ روپے حکومت بلوچستان کے لئے لگایا گیا ہے۔ علاوہ ازیں قدرتی گیس پر رائلی اور محصول آبکاری آئین کی وفعہ (۱۹۶۱ء) کی روپے صوبہ بلوچستان کو دی جائے گی۔ جس کا سال ۱۹۹۱-۹۲ء میں تنخینہ مندرجہ ذیل ہے۔

رائلی	۲۹۶۵۰ کروڑ روپے
محصول آبکاری	۱۳۶۱۸ کروڑ روپے
میزان	۱۳۶۱۸ کروڑ روپے

کم جولائی ۱۹۹۸ء سے امدادی رقم (Subvention) حکومت بلوچستان کو اکردوڑو پے تین سال کے لئے دی جائے گی۔

- جناب اسٹیکر۔ وزیر مددیات کے سوالات رہ گئے تھے ان کے پر سوالات آج کے لئے رکھے گئے ہیں۔ سوال نمبر ۲۳۴ میر عبدالکریم نو شیروالی۔ ارجمند اس صاحب آپ ان کی طرف سے پوچھ رہے ہیں۔
- مسٹر ارجمند اس بھٹی۔ جناب والا۔ پہنچنے کی جو بات ہے۔ وہ تو ہمارے ساتھی ہیں اور ہماری ہی پارٹی سے متعلق ہیں۔ سوال نمبر ۲۳۵
- جناب اسٹیکر۔ متعلقہ وزیر تشریف نہیں رکھتے حالانکہ ہم نے ہمارا وزراء اکرام سے request کی ہے کہ وہ جوابات کے دن موجود رہیں۔ وہ مسٹر ماہبان کے جوابات کل ہوں گے یہ کل کے لئے اور burden ہو جائے گا۔
- مسٹر ارجمند اس بھٹی۔ جناب والا۔ قائد ایون صاحب نے فرمایا ہے کہ کل کے لئے میرے خیال میں خدا کرے کہ یہ کل آجائے۔
- ڈاکٹر عبدالمالک۔ جناب اسٹیکر صاحب آپ یہ یقین دہانی کروائیں آپ خود فراہم ہے ہیں کہ تین لہوار ٹھست ہیں۔
- جناب اسٹیکر۔ ایک (انپی روٹین Routine) کا اور ایک (Extra) ایکٹر۔
- ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔ جناب والا۔ آپ کے پاس ایک گھنٹہ ہے۔ اس وقت میں آپ ان سب کو اکاموڈیٹ کریں گے پاکھر کل ہو جائے گا؟
- مسٹر ارجمند اس بھٹی۔ (پرانٹ آف آرڈر) جناب والا۔ یہ ایس ایڈٹیو اے ڈی کے بھی سوالات موخر کر دیے گئے تھے۔
- جناب اسٹیکر۔ میں تو سمجھوں گا کہ یہ بھی کل کے لئے رکھ دیں۔
- ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔ جناب والا۔ کل پھر تین ہوں گے۔
- جناب اسٹیکر۔ ان کے ساتھ تین ہو جائیں گے۔

- مسٹر جن داس بگشی۔ جناب اپنے کہاں اکٹ آف آرڈر ایک تحریک اتحادیتی تھی۔
- جناب اپنے کہاں۔ تحریک اتحادیتی آج کے دن کے لئے نہیں ہو سکتی۔ جن فائل ممبران کی تقاریر مددگاری ہیں وہ اپنی تقاریر کریں گے۔
- مسٹر جن داس بگشی۔ جناب اپنے کہاں اپنے صاحب تحریک اتحادیتی میرے خیال میں۔۔۔۔۔
- جناب اپنے کہاں۔ تحریک اتحادیتی آج کے دن کے لئے نہیں ہو سکتی ہے۔ میں اس میں بولڑا کا حوالہ دتا ہوں۔
- ॥ سب پیش نہ تھی۔ آج چونکہ گرانٹ کی بات ہے اس لئے کیا آپ مطمئن ہیں؟
- مسٹر جن داس بگشی۔ جناب اپنے کہاں اپنے قائدہ نمبر ۵۸ ہے۔
- جناب اپنے کہاں۔ اگر آپ قائدہ نمبر ۵۸ املاکتہ فرمائیں گے؟
- مسٹر جن داس بگشی۔ جناب اپنے کہاں۔ اس میں یہ ہے کہ اپنے کہاں سوالوں کو نمائندے کے بعد اور دن کی کارروائی مندرجہ دو سری کارروائی کے شروع کے جانے سے قبل اس رکن کو جس نے نوش رہا ہے۔ پکارے گا اور اس کے بعد رکن سلسلہ اتحادیتی پیش کرے گا۔
- جناب اپنے کہاں۔ عام طور سے (generally) اگر آپ ۴۰ کی ذیلی دفعہ ۳ دے کر یہ لیں۔ مطالبات زر نمبر ایک مطالبات اس ترتیب میں رکھے جائیں گے جیسا کہ قائد ایون مطلع کرے گا یعنی۔ (نمبروں) مطالباہ زر پر بحث۔ رائے شماری کے لئے مخصوص کردہ ایام کے آخری برواء سے وقت جب لکھت برخاست ہوئے والی ہو تو اپنے کہاں ہر ایسا سوال جو ہاتھی مطالبات زر نمائندے کے لئے ضروری ہو لئے تو بفرض استعواب پیش کرے گا۔
- نہیں مطالبات زر پر رائے شماری کے لئے مقرر کردہ آخری دن مطالباہ مذکورہ پر غور و خوض کے سلسلہ میں کسی تحریک التواہ کا کر کے ذریعے نہ سبقت حاصل کی جاسکے گی۔ نہ کسی دیگر طریق سے خواہ کہو ہی ہو مدالقات کی جاسکے گی اور نہیں اس سلسلہ میں کوئی تاخیر جربہ کے طور پر تحریک پیش کی جاسکے گی۔
- مسٹر جن داس بگشی۔ جناب اپنے کہاں۔ اس میں تحریک التواہ کا لوز کرہے لیکن تحریک۔۔۔۔۔
- جناب اپنے کہاں۔ آپ نے بھی یہی فرمایا کہ تحریک التواہ۔۔۔۔۔ (مدخلت)

- مسٹر اجمن داس بگٹی۔ جناب اپیکر۔ میں نے تحریک اتحاقان۔
- جناب اپیکر۔ اس میں بھی یہی ہے کہ کارروائی نہیں روکی جاسکتی۔ آپ پھر اسے پڑھ لیں۔
- مسٹر اجمن داس بگٹی۔ جی۔ وہ تو آپ کی رونق کو توہم پاکل تسلیم کرتے ہیں۔ آپ اپیکر ہیں لیکن ہم ایک گذارش کریں گے کہ تحریک اتحاقان کل کے لئے موخر کر رہے ہیں۔
- جناب اپیکر۔ اس کا الزینٹ alternate توہی ہو سکتا ہے کہ اسے کل دیکھا جائے۔
- مسٹر اجمن داس بگٹی۔ نمیک ہے جناب۔
- جناب اپیکر۔ اب ہمارے مقررین حضرات میں جناب سید ہاشمی صاحب ہیں جعفر مندو خیل صاحب اور اس کے بعد فائز مشران کے بعد قائد ایوان پہلے آپ فرمائیں گے۔ اس کے لئے ہم نام رکھ لیتے ہیں۔
- میر ظہور حسین خان کھوسہ۔ جناب اپیکر۔ میری بیعت نمیک نہیں تھی جس کی وجہ سے میں پرسوں نہیں آسکا۔ مجھے ایک مختصر تقریر کرنے کی اجازت دیں تو میں عرض کروں۔
- مسٹر اجمن داس بگٹی۔ (پوانت آف آرڈر) جناب والا۔ میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں۔ آپ کی رونق تو فائل بات ہوتی ہے۔ آپ نے رونق دی ہے کہ مطالبات زر کے دن مزید کوئی اس حد تک کے کوئی تحریک اتحاقان بھی پیش نہیں کی جاسکتی تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ تقریریں تو تحریک اتحاقان سے کم وزن رکھتی ہیں۔
- جناب اپیکر۔ یہ کل کی کارروائی سے رہ گئی تھیں۔
- مسٹر اجمن داس بگٹی۔ جناب والا۔ وہ تو گیا تھا۔ قادہ کے مطابق جب مطالبات زر کا دن ہے تو شاہ صاحب کو سننا ہمیں ناکوار تو نہیں گذرے گا۔
- جناب اپیکر۔ یہ کل کے لئے رکھا گیا تھا۔ کل ان کی تقریریں باقی رہ گئی تھیں آج کی کارروائی میں یہ نہیں آئے گا۔
- مسٹر اجمن داس بگٹی۔ مسٹر اپیکر سر۔ مسٹر اپیکر سر۔ اگر کل کی کارروائی کو جاری رکھ رہے ہیں تو میرے خیال میں تحریک اتحاقان بھی آئی چاہئے۔

- جناب اپنیکر۔ آپ کی تحریک اتحاق کے لئے میں نے کہ دیا کل کیلئے آجائے گی۔
- مسٹر سعید احمد ہاشمی۔ جناب والا۔ اگر معزز رکن کو اعتراض ہے تو ہم اپنی ہاتون کو سمیت لیں گے۔ بغیر کچھ کہہ ہوئے۔
- مسٹر ارجمند اس بگٹی۔ جناب آپ کیوں سمجھتے ہیں آپ تو آج پہلے ہیں۔

بحث پر عام بحث

- جناب اپنیکر۔ دس منٹ آپ کو دے دیتے ہیں پدرہ پدرہ منٹ جنفر غان اور سعید ہاشمی کے لئے اور آدھے منٹ فائس فنڈر کے لئے تو پہلے ظہور حسین کھوسے۔
- میر ظہور حسین کھوسے۔ جناب اپنیکر صاحب۔ بحث تقریر میں فائس فنڈر نے اپنی حکومت کی بڑی تعریف کی ہے کہ صوبائی حکومت نے مرکز سے دیرینہ مسئلہ حل کرایا ہے صوبہ بلوچستان کو ۱۹۸۹ء ایکڑ فٹ پانی مٹا تھا لیکن صوبائی حکومت ایک تاریخی معاہدے کے تحت ۱۹۸۷ء میں ایکڑ فٹ پانی لے کر آئی ہے اور زور و شور سے مرکزی حکومت کی تعریف کر رہے ہیں پہنچ فیڈر نہر کی تحریر نہر کو چوڑا کرنے کے بھی بندوبست کا دعویٰ کر رہے ہیں اور زائد سیالی پانی کا بھی دعویٰ کیا گیا ہے جس سے مزید چوڑا کہ ایکڑ اراضی زیر کاشت آئے گی۔

جناب اپنیکر صاحب۔ یہ سراسرا پہنچ آپ بولنے کے برابر ہے بلکہ بلوچستان کے عوام کو دھوکا رہا ہے۔ حقیقت یوں ہے ۱۹۸۷ء میں ایکڑ فٹ پانی کا حصہ ہمارا پہلے سے موجود ہے جو کہ کیر تحریر نہر اور شاہی واہ اور پہنچ فیڈر نہر کے ذریعے ہیں پانی مل رہا ہے جو نکہ واہ کیر تحریر فیڈر کی نال پر سندھ کے محکمہ ایر یکشن کے ذریعے پانی ملتا ہے پہلے وہ اپنی سندھ کی زمینوں کو آباد کرتا ہے اس کے بعد واہ سے ہمیں پانی دیا جاتا ہے کافی دیر پانی دینے کی وجہ سے فصل کا وقت چلا جاتا ہے جس کی وجہ سے نہوں کی اراضی آرے سے زیادہ غیر آباد رہ جاتی ہے۔

میں اس کا بھی ذکر کروں گا کہ پہنچ فیڈر کو چوڑا کرنے کی اسکیم اس صوبائی حکومت اور مرکزی حکومت کا کارنامہ نہیں ہے بلکہ یہ پورا مبارہ سال پہلے کا ہے ۱۹۸۹ء میں اس کا کام شروع ہوا۔ سیالی پانی سے مزید چوڑا کہ ایکڑ اراضی زیر کاشت کرنے کا دعویٰ کیا گیا ہے اس کا حقیقت سے کوئی واسطہ نہیں ہے وہ اس طرح کہ سیالی پانی اگست کے ماہ میں آتا ہے اس موسم میں فصل کا کوئی وقت نہیں ہوتا ہے۔

جناب اپنے صاحب۔ یہ صرف دعویٰ حد تک باتیں ہیں ہم اس وقت بھی پانی نہ ملنے کی مشکلات سے درجہار ہیں وہ اس طرح کہ ہماری تمام نسouں کی نیل کو اب بھی پانی نہیں مل رہا ہے زمین آباد کرنا تو کجا وہاں پر پہنچنے کا پانی نہیں مل رہا ہے۔ محکمہ ایگر یعنی سندھ کی ان نسouں کے مستلمیکو پار پار remand کر رہے ہیں کہ ہمارا جو پسلے ہے کا پانی نہیں دے رہے ہیں وہ دو لیکن بھر بھی ہمیں پانی نہیں دیا گیا۔

جناب اپنے صاحب۔

اور تو چھوڑیں چیف نسٹر صاحب نے تمیں کوڑ روپے سے اپنا زاتی واٹر کورس پکانا یا ہے واٹر کورس سندھ کے نسرورواد سے لکھا ہے چیف نسٹر صاحب نے اپنے واٹر کورس خان واد میں پانی لانے کے لئے نور واد کو شپ لگایا لیکن حکومت سندھ نے شپ کو اکھاڑ دیا اور تمیں کوڑ روپے بلوچستان کے حام کے خالع چلے گئے۔

جناب اپنے صاحب۔ آپ اندازہ کریں جب وزیر اعلیٰ صاحب کو خود پانی نہیں مل رہا ہے تو بلوچستان کے عوام کو کماں سے پانی ملے گا؟

جناب اپنے صاحب۔

میں اس بات کا ذکر کروں گا کہ بجٹ سال ۱۹۹۱ء-۱۹۹۲ء کا جس کا صوبائی حکومت دعویٰ کر رہا ہے کہ مختلف مد سے مرکزی حکومت ہمیں آٹھ سے الحاسی کوڈ روپے دے گی لیکن اتنی بڑی رقم ملنے کے باوجود جو کہ ۹۰-۹۱ء میں ناممکن تھی وہ اس عرصہ میں مکمل ہو گئے ہیں تو یہ تمام واٹر سپلائی اسکیم نکشن نہیں کر رہے ہیں لوگوں کو پانی نہیں رہا ہے اگر یہ اسکیمات مکمل ہیں تو لوگوں کو پانی دینے کا بندوبست کیا جائے اور اگر بنا مکمل ہیں تو اس ۹۱-۹۲ء میں ان کو مکمل کرنے کے لئے رقم دی جائے اس طرح گوئٹھ آدم پور واٹر سپلائی اسکیم مکمل ہے چونکہ لوکل گورنمنٹ نے کام کرایا ہے جس پر پی۔ ایج۔ ای وائل ناراض ہیں کہ ہم سے کام نہیں کرایا گیا ہے لہذا اس اسکیم کو ہم نہیں چلا سکیں گے۔ یہ اسکیم عرصہ چار سال سے کام نہیں کر رہا ہے جبکہ یہ اسکیم دس لاکھ روپے کی لاگت سے مکمل ہوئی ہے اس طرح خیروں واٹر سپلائی اسکیم تقریباً دو سال سے لاکھ روپے سے لوکل گورنمنٹ نے کام مکمل کیا ہے لیکن اس اسکیم میں صرف واٹر نیکنہ ہونے کی وجہ سے کام نہیں کر رہا ہے اور اس اسکیم کو یہ ایج ای کے حوالہ کرنے کا بندوبست کیا جائے۔ جناب اپنے صاحب۔ اب میں اپنے حلقة کے بعد روز کا ذکر کروں گا میرے حلقة میں بت سارے روز روز آن گوینگ اسکیم میں ہیں لیکن بجٹ سال ۱۹۹۱ء-۱۹۹۲ء میں ان اسکیمات کے لئے کوئی رقم نہیں رکھی گئی ہے جبکہ دوسری طرف ایک ضلع میں چیف نسٹر کے حلقة میں روز روز کے آن گوینگ اسکیم پر کوڑہاروپے رکھے گئے ہیں اب میں اپنا حلقة ک آن گوینگ روز روز کا ذکر کروں گا جو کہ نامکمل ہے۔

۱۔ میر حسین ہاکو گھہ پاکر ضلع تبو

۲۔ بحث پر خیر دین روڈ سے گوٹھ پاکر تک دایا گوٹھ اعظم خان گوٹھ عبدالرشید خان ضلع جعفر آباد جس کا دعویٰ کیا جا رہا ہے کوئی ترقیاتی اسکیم کی نشاندہی نہیں کی گئی ہے جبکہ غیر ترقیاتی مدین خرچ کرنے کے بعد دوسوپندرہ کوڈڑ دپھیہ بچت دکھایا گیا ہے یہ کہی بحث ہے ہمارے پاس دوسوپندرہ کوڈڑ روپے ہیں لیکن کسی کوئی اسکیم بحث میں کی گئی نشاندہی نہیں کی گئی ہے جو اگلی کی بات ہے کہ غیر ترقیاتی مدین آن گوینڈ اسکیموں کو مکمل کرنے کے لئے بھی رقم نہیں رکھی گئی ہے اور پھر دعویٰ کر رہے ہیں کہ ہمارے پاس دوسوپندرہ کوڈڑ بچت میں ہے۔

جناب اسٹاکر صاحب۔

(۱) بلوچستان کو تو چھوڑیں میں ایک مخصوص اپنے حلقة کی نامکمل اسکیمات کی نشاندہی کرتا ہوں مثال کے طور پر گوٹھ جیا خان و اڑسپلائی جس پر ۷۲ لاکھ روپے خرچ ہو چکے ہیں اس اسکیم کو مکمل کرنے کے لئے آن گوینڈ میں کوئی رقم نہیں رکھی گئی ہے۔

(۲) اس طرح گوٹھ جس خان و اڑسپلائی اسکیم پر ۷۲ لاکھ روپیہ خرچ کئے گئے ہیں اور اب تک نامکمل ہیں اس کو مکمل کرنے کے لئے کوئی رقم نہیں رکھی گئی۔

(۳) گوٹھ عبدالحیم خان و اڑسپلائی اسکیم۔

(۴) گوٹھ علی آباد و اڑسپلائی اسکیم۔

(۵) گوٹھ خیر پور و اڑسپلائی اسکیم۔

(۶) گوٹھ ہنenor و اڑسپلائی اسکیم۔

(۷) گوٹھ سکردار و اڑسپلائی اسکیم کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

(۸) گوٹھ خیر الدین سے گوٹھ گوراناڑی ضلع جعفر آباد

(۹) گوٹھ خیر الدین سے ما جھی پور تک

(۱۰) گوٹھ بحث پور سے گوٹھ علی آباد

جناب اسٹاکر صاحب میں نے آن گوینڈ اسکیمات صرف اپنے حلقة کی تائی ہیں تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ تمام بلوچستان میں آن گوینڈ اسکیمات کو مکمل کرنے کے لئے سال ۱۹۹۳ء میں کوئی رقم نہیں رکھی گئی ہے ویسے تو میرے حلقة میں بحیثیت دوسرے اسکیمات نامکمل ہیں وقت کی کمی وجہ سے صرف تعلیم کا ذکر کروں گا۔ جناب عالی۔

میرے طبق میں صرف تقریباً ۲۰ ہائی اسکولز ہیں اور کالج نہیں ہے ترقیاتی مدارس میں صحت پور تام بھی پور کالج قائم کیا جائے جناب اپنے صاحب میں آپ کا ملکور ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ سوبائی حکومت ذاتیات کو ہالائے طلاق رکھ کر میرے طبق کی تمام ایکیمات کو مکمل کرائے گی اس کے علاوہ کوئی نئی ایکیمات صوبے کے لئے بھائی جائیں تو میرے طبق کو بھی نظر اندازہ کیا جائے۔ شکریہ۔

○ مسٹر سعید احمد ہاشمی۔ (صوبائی وزیر)

بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جناب اپنے۔ سب سے پہلے میں اپنے وزیر خزانہ کو ولی مبارک ہادیش کرتا ہوں کہ انہوں نے بلوچستان کی تاریخ کا وہ بجٹ پیش کیا جو واقعی Surplus سیٹس ہے اور اتنی رقم کا یہ بجٹ سیٹس ہونا شاید ہی بھارتی امیدوں میں چند ماہ پہلے نہ تھا لیکن بجٹ تقریر کے دن انہوں نے اختصار سے کام لیا میں بھی کوشش کروں گا کہ اپنی باتوں کو مختصر رکھوں۔ پہلے تو خیال یہ تھا کہ بجٹ پر خاموشی ہی رہوں تو اچھا ہے کیونکہ ساتھی کافی کچھ کہہ چکے ہیں لیکن مگر سے آتے ہوئے ایک مصروف یاد آیا۔

”جعفر رہ کوئے یار عجب بجز بجاز ہے۔“ تو سوچا کہ میں بھی کچھ کہتا چلوں۔ خاص طور پر جناب اپنے کام باتوں کے حوالہ سے جو باتیں ہوئی ہیں میرا تعلق بھی ایک سیاسی جماعت سے ہے اور پھر اس سیاسی گروہ سے جو اس وقت یہاں برسر اقدام ہے اور اسلام آباد میں بھی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی مناسب تھا کہ میں کم از کم دیگر ساتھیوں کی طرح سیاسی لگاہ پر اپنا اظہار خیال ضرور کروں۔ ہمارے ایک بست عزیز دوست نے ہرے گلے ٹھکرے کے۔ وہ پہچلنے دور میں بھی ہمارے ساتھی تھے ان کے پر اگر یہ آئینہ یا زنجی محفلوں میں شنے کا بھی عادی ہوں مگر نہ جانے کیوں وہ تربت میں بینچے کر اب شارت روپ بجائے کی کوشش کرتے ہیں۔ مجھے تو بڑی امید تھی کہ ان سارے معاملات میں ان کا کچھ نقطہ بدلا ہو گا۔ خاص طور پر جب ورنہ آرڈر میں جو یہ تبدیلیاں آری ہیں۔ مذل ایسٹ کی حالات کو مد نظر رکھیں اور ان تمام تبدیلیوں کو اگر ہم مد نظر رکھیں تو بلوچستان کی devilepment میں آئی سولیشن (Isolation) کر سکتے ہیں نہ بلوچستان کی سیاست ہم آئی سولیشن کر سکتے ہیں۔ لیکن اب یہ امید برمی جا رہی ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ آپس میں صلح و مشورے ہوں گے اور وہ بیڑا جو آئی۔ جسے۔ آئی کی حکومت نے اس سال اٹھایا ہے اور وہ کارناۓ جو پہچلنے چہ ماہ میں میاں نواز شریف کی حکومت نے سرانجام دیے ہیں اور خاص طور سے چھوٹے صوبوں کے حوالہ سے میں امید کرتا ہوں کہ جہاں پاکستان کے وہ صوبے ترقی کریں گے جنہیں ہم ترقیات کرتے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ ہمارے صوبہ کی بھی تقدیر پدلے گی۔ جناب

اپنیکر پہاں میں بیٹھنے والیں کمیش کے ایوارڈ کا ذکر کرنا ضوری سمجھتا ہوں۔ انہوں دائرہ اور شریعت بل کا بھی ذکر کرنا لازمی سمجھتا ہوں۔ ان تمام معاملات سے پہلے ہماری حکومت نے سی اسی آئی کا فورم بلایادہ فورم جس کی پچھلی منصب حکومت جو اپنے آپ کو عوایی کتی تھی (avoid) کرتی رہی اور میں اس بات کا بینی شاہد ہوں کہ اس وقت بھی مجھے یہ اعزاز حاصل تھا کہ بلوچستان کی حکومت کی حکومت کی اس جدوجہہ میں ان ڈیٹرکٹ کمپنیاں اور بلوچستان کی طرف سے گفت و شنید بھی ایک مرحلہ میں کرتا رہا مرکزی حکومت سے اور خاص خور پر سی اسی آئی پر مجھے یہ جواب ملا کہ یہ ناممکن ہے۔ کونسل آف کامن انٹریس (Council of Common interest) کی میئنگ بینیٹ کے الیکشن کے بعد بلائی جائے گی۔ تو ہماری یادداشت شاید کمزور ہے اور ہم بھول جاتے ہیں۔ آئی۔ جے۔ آئی کی جب حکومت آئی تو سب سے پہلے اس کے باوجود کہ لوگوں نے اور قسم کے مشورے بھی دیئے یعنی لیکن پر امام نہ نظر نے فوراً کونسل آف کامن انٹریس کا اجلاس بلایا اور اس کے ساتھ ہی ساتھ اس اسٹینڈ کے ساتھ این۔ ایف۔ سی کا ایوارڈ اس سے پہلے کہ ہم ایوارڈ ویکھیں۔ ہم ۱۹۷۸ء کے ایوارڈ تک آج تک کام کرتے رہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ آئی کی حکومت کا ایک کارنامہ کہ (Consensus) کنسنسس اس ایوارڈ میں اتنی محض سے عرصہ میں اور اگر اس میں کسی رہ گئی جو ہمارے حوالے سے ہو تو میں انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کے ساتھ ساختہ سعید احمد ہاشمی کی آواز پہلے شامل ہو گی۔ اگر کوئی مسائل ایسے ہوں جن پر ہمارا حق بنتا ہو جو مرکز نہ دے۔ جناب اپنیکر اس کے ساتھ ساختہ پانی کی تقسیم کا مسئلہ تھا اس پر کئی کمیش بیٹھے اور پچھلی ہار حکومت کے دوران اس کو میں اسٹینڈ کر رہا تھا۔ کہ پہلے کمیشن نے کیا کیا؟ تو وہ روپرٹ دیکھنے والی ہے۔ بر سا بر اس پر کام چلتا رہا اور مکالم کی بات یہ ہے کہ ہمارے ایک معزز رکن یہ کہتے ہیں کہ پانی ہے یہ نہیں تو اس کی تقسیم کیا۔ تو میں پوچھتا ہوں کہ ناصل پانی تھا یہ نہیں تو یہ چالیس بر سا ہم اس پر بحث کس بات کی کر رہے تھے۔ تو جناب اپنیکر آپ کے توسط سے میں ان ساتھیوں کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ جو ناصل پانی تھا جس کی تقسیم ہوئی ہے جو ہمارا حصہ بنتا ہے۔ وہ انشاء اللہ ہمیں ملے گا اور اگر کوئی کی رہ گئی تو آئی۔ جے۔ آئی بلوچستان کے پلیٹ فارم سے ہم آپ کے شانہ بے شانہ آواز اخھائیں گے اور اس جدوجہد میں ہم آپ کے شریک رہیں گے۔ جناب اپنیکر۔ اس بحث تقریروں کے دوران پہنچران ساتھیوں نے بھی تقاریر کی ہیں جو اس سے پہلے حکومت کے امور چلاتے رہے جو بحث ہباتے رہے، بحث پر تقریروں کرتے رہے اور بحث پیش کرتے رہے وہ ان مجبوریوں کو جانتے ہیں، ان قید و بند کو جانتے ہیں۔ جن کے تحت بحث بنتے ہیں اور جن کے تحت حکومتیں

پلٹی ہیں۔ ان سے کئی گلے ٹکوئے سن کر جرجن ہوا اور اتنا یاد دلاتا ہوں کہ ”ہم عکس میں ایک دوسرے کا چڑے یہ نہیں آئینے ہیں۔“ جتاب اپنیکر۔ میں نان ڈولپمنٹ سائیڈ پر تو کچھ کھانا نہ چاہوں گا۔ کیونکہ یہ بجٹ کا وہ حصہ ہوتا ہے۔ جسے ہر حکومت یہ کوشش کرتی ہے کہ کم از کم رکھا جائے لیکن ایک ایم پی اے ہونے کے نالے ایک طبقہ سے میرا تعلق ہے۔ میں مخفرا چند گزارشات پیش کرتا ہوں۔ ڈولپمنٹ بجٹ پر ہمارے تین حصے ہیں۔ اے۔ ڈی۔ پی کا انس ڈی بی کا اور خصوصی ترجیحاتی پروگرام کے اے ڈی پی کے سلسلہ میں جتاب اپنیکر۔ آپ کے توسط سے میں مشربی۔ اینڈ۔ ڈی۔ سے یہ گزارش کروں گا۔ یہ جانتے ہوئے کہ آپ اے۔ ڈی۔ پی کا پہنچ حصہ آن گوینک اسکیم پر لگ رہا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ موجودہ آن گوینک اسکیمز میں چار حکومتوں کی اسکیمیں شامل ہیں دو منتخب حکومتوں کی اور دو کثیر ترک حکومتوں کی تو ان حالتوں میں ہمارے اے۔ ڈی۔ پی کا پہنچ حصہ آن گوینک اسکیم میں جاتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر ہم پی اچ ای کو لے لیں۔ پی۔ اچ۔ ای۔ میں اس وقت نوٹل کاٹ آف اسکیمز ہیں۔ جو آن گوینک ہیں۔ وہ گئے اس پر پہچاس میں (expenses upto June 1990) ایک سوچ ای اس بار ان کو ہم دے رہے ہیں دو سو تینہ میں ساڑھے سات سو کے قریب رہ جائے گا۔ جتاب اپنیکر۔ میں گزارش ہو گی مشربی۔ اینڈ۔ ڈی۔ سے کہ ان مجبوریوں کو ہم جانتے ہیں کہ آن گوئنہنگز کو چھیڑا نہیں جاسکتا۔ اے ہمیں کمل کرنا ہے۔ لیکن جیسا کہ وزیر خزانہ نے تکور آف ڈی ہاؤس میں کما کر اپنے فانیز کو کنٹرول کرنے کے لئے ہم کہیں ہنا رہے ہیں۔ میری یہ گزارش ہے کہ ایک ایسی کمیٹی (Implementation) کے لئے بھائی جائے تاکہ یہ آن گوینکز اسکیمز جلد از جلد کمل ہو سکیں اور ہم نئی اسکیمیں اے۔ ڈی۔ پی میں آئندہ سال یا اس سے آئندہ سال پر ڈال سکیں۔ جتاب اپنیکر۔ آپ کے توسط میں اپنے ساتھی ارکین سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ اے ڈی پی میں اسکیمز دیتے ہوئے یہ خصوصی ترجیحاتی پروگرام کی اسکیمیں دیتے ہوئے اپنے ایم۔ پی۔ اے پروگرام کی اسکیمیں دیتے ہوئے (D.H.U's) اور پرائمری اسکول دینے سے پرہیز کریں۔ کیونکہ دیکھا یہ گیا ہے اور حقیقت بھی یہ ہے یہ ہاتھ دوستوں نے بھی اپنی تقاریر میں کہ بے شمار ڈی اچ یوز ڈپنہریز، پرائمری اسکولز ایسی ہیں جو نکشن (function) نہیں کر رہے ہیں۔ اگر بلڈنگ ہے تو وہاں استاد نہیں ہے اور جہاں پچے ہیں وہاں چھٹ نہیں ہے۔ ہم ان کو نکشن کر لیں یا ان ڈپنہریز کو یا (D.H.V's) کو چلا لیں۔ پھر انشاء اللہ تعالیٰ ہم اور بہت شامل کر سکتے ہیں۔ جتاب اپنیکر۔ آج کے اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں کوئی شرکے معاملات پر بولنا

چاہوں گا اور اس حوالے سے بھی درست ہو گا۔ کہ محترم فناں نظرے اپنی بحث تقریر میں، بھی ہماری توجہ اس طرف مبنیوں کروائی ہے میں گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ بلوچستان میں جہاں کوئی کیپٹل ہے وہاں پھیلے میں برسوں میں اس کی آبادی بڑھتے آج میں سمجھتا ہوں کہ بلوچستان کی کل آبادی شاید میں یا چھین یہ مد پالواسطہ یا بلاواسطہ کوئی شہر میں رہتی ہے۔ جناب اپنے جس میں آپ بھی ہیں۔ ارکین مہلس بھی ہیں اور ان کے پیچے بھی ہیں۔ تو میری یہ گذارش ہو گی کہ کوئی شہر سے اجتماعی طور پر ہمدردی کریں اور نہ صرف وہ آپ کے چار کروڑ روپے جس پر کافی دنوں سے بحث چل رہی ہے۔ اس میں سے پہنچر قم بلکہ 25 پر سٹ رقم۔ میری گذارش ہو گی کہ کوئی شہر کو دی جائے۔ بلکہ وہ ایم پی ایز (MPA's) پروگرامز جن کا تعلق گوکے ہاہر کی حلتوں سے ہیں مختلف ذویوں سے ہیں لیکن ان کی رہائش یہی پر ہے۔ ہاتھ سولتوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ یہاں آتے جاتے رہتے ہیں۔ ان کے قبائل کے لوگ اور ادھر ہیں۔ وہ بھی کوئی مہماں کریں، تعلیم کے شعبہ میں دیں۔ وہ اور پانی کے شعبہ میں کوئی شہر کو ایک ایکیم ضرور دیں ڈاکٹر ماحب میری طرف دیکھ رہے ہیں۔ لگتا ہے کہ وہ مہماں ضرور کریں گے۔ جناب اپنے۔ کوئی کا ذکر کرتے ہوئے ایک معاملہ آپ کے توسط سے اس الجوان میں لانا چاہتا ہوں وہ گورنمنٹ کالوینیز کا ہے جیسا کہ آپ جانتے ہیں وہ بونٹ کی وقت یہاں پر ایک وحدت کا لفظ ہے اور دوسری جو نیز اسٹنٹ، سینٹر اسٹنٹ یہ گورنمنٹ کالوینیز ہیں جن پر ہم ہر سال پیسے خرچ کرتے ہیں ان کی مرمت اور میٹیشن پر میری گذارش یہ ہے کہ اسلام آباد اور کراچی کی طرح ہم ان کالوینیز کو حکومت کے ملازمین کو آسان قطعوں پر دے دیں۔ اس سے نہ صرف ہم پر بوجہ کم ہو گا بلکہ وہ سرکاری ملازمین جو میں اور تیس برس سے اس صوبہ کی خدمت کر رہے ہیں انہیں گردستیاب ہو گا اور اسی پیسے سے ہم ریوا لوگ فٹڑ دہنا کے دیگر ایسی ایمپلانٹ اسٹنٹس ایکیمیں شروع کر سکتے ہیں۔

جناب اپنے۔ پھیلے کیہنہ مینگ میں، میں ایک تجویز پیش کرتا رہا ہوں اب کیونکہ اس بحث کے ڈاکٹر میٹس (documents) میں وہ ہائی پرسامنے آئی ہیں۔ تو اس سلسلے کو سامنے لاوں گا کہ ہر گھنے کے (allocation) میں زمین کی خرید کے رقومات مختلف ذویوں ہیڈ کوارٹر میں دفاتر اور رہائش کے لئے رکھی جاتی ہیں۔ ہوتا یہ ہے کہ ہر گھنے چھ ماہ یا نو ماہ زمین کی خرید میں لگا رہتا ہے اور اسی میں وقت گذر جاتا ہے اور عمل درآمد (Implementation) سال کے بعد زمین نہ ہونے کی وجہ سے لیٹ ہو جاتی ہے۔ میری توجہ یہ ہے۔ کہ ہم پینک بنا کیں پینک گرانٹ بنا کیں ہر ڈسٹرکٹ اور ہر ذویوں ہیڈ کوارٹر میں جہاں سرکاری زمینیں ہیں اسے ہم ہلاک

کریں۔ سرکاری دفاتر اور گورنمنٹ ایمپلائز کے کالوفی کے لئے اور ہر ذمہ دار کو ڈیشن میں ایمپلائز کالوفی بھائی جائیں اور جہاں سرکاری زمین نہیں تو اس بجٹ میں کوششیں کی جائے پہلے رکھا جائے زمین (acquire) کی جائے۔ آئندہ ہمارے ترقیاتی کام پر جلد سے جلد (Implement) ہوں اور جب ہمارے گورنمنٹ ایمپلائز کو ٹرانسفر کیا جائے کونکے سے خصدار یا بلوچستان کے دیگر علاقوں میں تو ان کو رہائش وقت پیش نہ آئے۔ آخر میں جناب ایسٹریکر (الیس۔ ڈی۔ پی) کا ذکر کرنا چاہوں گافیڈرل گورنمنٹ پر ایجنس کا (الیس۔ ڈی۔ پی) اب ہم نے فائس کرنی ہے۔ اس کی دیکھ بھال ہم نے کرنی ہے۔ جب پہلے کہیں اور سے آرہا ہو تو انسان فراخدلی کرتا ہے۔ غفلت بھی برتا ہے۔ تو میری گذارش ہو گئی کہ ہم (الیس۔ ڈی۔ پی) کی وہ تمام اسکیمات جو میں (20) لگ بھگ ہیں۔ ان کی خیال داری رکھیں اور کوششیں یہ کریں کہ ہمارا پہلے صحیح طور پر خرچ ہو اور یہ اسکیمات جلد سے جلد مکمل ہوں اور ساتھ ہی ساتھ وہ تمام نیڈرل پر ایجنس جن کی اچھی خاصی لست ہے اور کسی سوکوڑ میں جاتا ہے ان پر بھی ہمیں نظر رکھنی ہو گی۔ کیونکہ وفاق نے یہ پر ایجنس شروع کئے اور جب ہمارے وزیر خزانہ یا وزیر منصوبہ بندی میئنگ میں جائیں گے تو وہ ان فکر Figure کو quote کریں گے کہ ہم نے فلاں فلاں اسکیمیں بلوچستان میں شروع کر کی ہیں تو ان اسکیمات پر ہمیں نظر رکھنی چاہئے اور یہ documents کے طور داشت پہنچنے کا پارٹment نے دعا ہے۔ وہ بھی انہی ہاؤں کی نشاندہی کرتا ہے کہ ایسے پر ایجنس جن کی Implementation بنت ست ہے اور وہ کام بنت آہست ہل رہے ہیں تو میری درخواست ہو گی مولانا صاحب کہ وہ یہاں بھی نظر رکھیں جناب ایسٹریکر شکریہ۔

○ جناب ایسٹریکر۔ جناب جعفر خان مندو خیل۔

○ شیخ جعفر خان مندو خیل۔ (وزیر تعلیم)

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ○

رَبِّنَا اللَّهُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ○

جناب ایسٹریکر۔ آئندہ ماں سال کے بجٹ پر بجٹ کرنے کا موقع دیا آپ کا ٹھکریہ ادا کرتا ہوں۔ بجٹ پر بجٹ کرنے سے پہلے کچھ سیاسی ہاؤں کی طرف آؤں گا یہ بجٹ جو سیشن کے دوران ہم نے سن لیا اور جو لوگے ٹکوئے ہماری مرکزی حکومت پر کئے گئے یا جوان کے متعلق باتیں کی گئیں۔ میں ان کی بھی تھوڑی وضاحت کرنا

ہا ہوں گا۔ بت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے اور میں یہ کہہ رہا ہوں کہ آئی۔ جے۔ آئی کی گورنمنٹ نے پاکستان کی تاریخ میں سب سے زیادہ مراعات صوروں کو دی ہے تسلیم میں محترم ساتھی سعید احمد ہاشمی صاحب چلے گئے۔ لیکن کچھ تھوڑا عرض کروں گا۔ سب سے پہلے (این ایف سی) ایوارڈ کو دیکھیں گیس پر ڈولپمنٹ و فیرہ چارج جو ہم کو ملا ہے۔ اس نے آج ہمیں اس قابل ہمارا کہ آج ہم دو چند رہ کروڑ روپے سرپس میں چلے گئے۔ تو ہماری امید تھی کہ ہمارے تینہزروالے ہمارے اپوزیشن کے بھائی سیاسی اختلافات کو پس و پشت ڈال ان چیزوں کو دہ بھی سراہیں گے اور ان اقدامات کو جن کو میاں نواز شریف صاحب کی گورنمنٹ نے کی ہے ان کو سراہیں گے اور آگے حوصلہ دیں گے۔

شائد حقیقت سے سیاسی جذبات زیادہ غالب آگئے اور ان اقدامات کو کسی نے بھی نہیں سراہا کہ نواز شریف کی آئی۔ جے۔ آئی گورنمنٹ نے اس ملک کی تاریخ میں پہلی مرتبہ کی ہے کہ پانچ ارب سے زیادہ رقم ڈولپمنٹ سرچارج میں ملی ہے۔ پاکستان کی تاریخ میں دیکھیں جس دن سے پاکستان بننا ہے اور آج تک کسی نے دی ہے۔ آج تک ہرپاڑی یہ کہہ رہی ہے کہ ہماری کوششوں سے یہ ملی ہے۔ یہ کسی نے بھی نہیں کہا کہ ان کا بھی شکریہ جس نے دیئے ہیں۔ یہ کوششیں پاکستان کے بننے سے ہی شروع تھیں میں یہ تو کہتا ہوں کہ یہ کوششیں صوبائی حکومت کی تھیں۔ اور آج تک جاری ہیں لیکن کیوں کسی کو راضی نہیں کر سکا یہ کوششیں کیوں کامیاب نہ ہو سکیں۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ یہ کوششیں صوبائی حکومت کی تھیں۔ جو رنگ لاکیں اور ہم لوگ آئی۔ جے۔ آئی کی سینیل گورنمنٹ کے ساتھ اتنے کوالیشن (Collision) میں چلے گئے کہ اتنے زیادہ ان کے ساتھ اپنے (under standing) ڈولپمنٹ کی اپنے حقوق جو تھے وہ کافی حد تک حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے۔ تو یہ کریڈٹ ہمارے قاتم ایوان تاج محمد جمالی اور فائز مشرکو جاتا ہے کہ انہوں نے اس کو خوبصورتی سے ہیئت کیا کہ بھائی جو ہم لڑ جھکڑ کر اختلافات اٹھا کر نہ حاصل کر سکے۔ انہوں نے چند مینوں میں حاصل کی اور انکو بھی مبارک بار پیش کرتا ہوں جو اسلام آباد میں بیٹھے ہیں جہاں نواز شریف صاحب اور گورنمنٹ کے ساتھی جنوں نے ملک کی تاریخ میں سب سے اہم کام یہ کیا اور صدر اسحاق خان صاحب کی جس نے ملک کی تاریخ میں اہم کام کئے کہ بھائی آج صوبے Surplus سرپس میں گئے۔ اگر یہ پیسے نہ ہوتے تو بجٹ پر کیا ہوتا ہارا بجٹ تو (ongoing) میں گیا تھا۔ آج ایک سو چار کروڑ کی باتیں کرتے ہیں یا دو سو چند رہ کروڑ کی باتیں کرتے ہیں۔ یہ تو انہی کی سرپس رقم ہے جس کی آج ہم یہاں باتیں کرتے ہیں جس کو ہم

تلاعہ ہنا رہے ہیں۔ پانی کی تفہیم کا مسئلہ پاکستان کے بنے سے پہلے کا مسئلہ ہے۔ جس پر کسی کمیش بیٹھے اور رخصت ہو گئے۔ لیکن کوئی یہ جرت نہ کر سکا کہ یہ فیصلہ کر سکے۔ سب سے پہلے یہاں نواز شریف صاحب کی گورنمنٹ نے اس مسئلے کو ہاتھ ڈالا اس مسئلے کو شروع کیا اور سیاسی لوگ یہی کہتے ہیں کہ انہوں نے غلطی کی یہ اس کے کیسر کی ایک حصہ بنے گا۔ لیکن خدا کے لفضل سے یہ مسئلہ اس طرح حل ہوا کہ دنیا اس کو (appreciate) رہی ہے۔ میرے خیال میں ہو اس کو (appreciate) نہیں کرتا وہ اس کو سمجھ بھی نہ سکتا۔ ابھی ہماری بد قسمتی کہ ہم پانچ ہزار کی بلندی پر رہے ہیں۔ تو ہم کس طرح چھڑائیں بولان سے لانا فائدہ ان لوگوں کو پہنچے گا جو Sea-level سی لیول پر رہتے ہوں۔ یعنی یہی علاقوں کو فائدہ پہنچے گا فونٹنہو سنڈ کو آج فونٹنہو کے تمام اپوزیشن اور حکومت والے ولی خان صاحب یہ سب اس کی تعریف کر رہے ہیں۔ لیکن ہم لوگ یہاں بینے کر اس کی خلافت کر رہے ہیں کہ فونٹنہو کو فائدہ نہیں پہنچ رہا ہے۔ آج ولی خان کے اپنے الفاظ ہے کہ اس معاملے کی جو خلافت کر رہے ہیں شاید وہ اس معاملے کو سمجھ نہیں سکیں اس سے دس لاکھ ایکڑ مزید زمین کو زیر کاشت لایا جاسکتا ہے ہے وہ بھی تو بلوچستان ہے لمحک ہے کہ کوئی میں نہیں رہتے ہیں رہتے ہیں قلات میں نہیں رہتے یہ زمین بھی بلوچستان کی آباد ہو رہی ہیں۔ یہ گندم ہمیں ملے گی یہی چارلی ہم کو ملے گا تو اس سے ہم لوگوں کو کوئی اختلاف نہیں ہوتی چاہئے۔ جن کی قست میں تھا جن کو قدرت نے یہ facility دی جو یہی علاقوں میں رہتے ہیں۔ وہی ان سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اسلام آباد اس وقت صوبوں کے لئے جو کر رہا ہے۔ تمام ایوان اس کو تسلیم کرے گا کہ پاکستان کے بنے سے پہلے اور آج تک کسی نے نہ یہ اقدامات اٹھائے نہ ان اقدامات کی طرف لبری سے توجہ دی ہے۔ سینیٹ گورنمنٹ اپنے آپ کو نقصان میں لے جا کر صوبوں کو فاضل امنی دے رہی ہے اور صوبوں کو حقوق دے رہی ہے اور سوبائی حکومت کے خالے سے میں یہ بات کروں گا کہ آپ گھنی دیکھ رہے ہیں لیکن یہاں اسی ایوان میں ڈھائی ڈھائی گھنٹے تقریر بھی ہوتی رہی ہیں ایک دو منٹ بھی ہم کو دے دیں اگر نہیں دیتے ہیں تو ہم بینے جاتے ہیں۔

○ جناب اسٹاکر۔ آپ کا نام پھر وہ منٹ ہے آپ بولیں۔

○ وزیر تعلیم۔ تو سوبائی حکومت پر یہاں کل بڑی تنقید ہوئی کہ نئی گاڑیاں خریدی جاری ہیں اگر گاڑیاں نہیں خریدیں تو کیا کریں گا یہاں تھیں جس میں ہم بینے جاتے۔ اس کے تو انہیں خراب تھے۔ کچلاک تک نہیں جاسکتی تھیں۔ کیا مشریعات لئے ہیں کہ یہاں سے بینے کر تریت چیزے دور دراز علاقوں میں جائیں اور ایک میٹنے میں

وہ وہاں بحثتے ہیں۔ اتنا دور دراز اور بہت بڑا صوبہ ہے۔ ہر طرف جائیں چہ سو سات سو میل کا سفر ہے اگر اتنے دور آپ کو جانا ہو گا لانا آپ کو گاڑی بھی خریدنی ہو گی اور سولیاں بھی تو پہنچنی ہوں گی۔ تب اس صوبے کی خدمت ہو سکے گی۔ تب اس کے عوام کی خدمت ہو سکے گی۔ اس بحث میں تعلیم کے متعلق سب سے پہلے اتنا زبردست بحث میں اضافہ کیا گیا ہے نان ڈیپلینٹ ایک پنٹ پیپر میں ۳۵ فیصد اضافہ جس سے تقریباً سولہ سو مزید پوچھیں ہوں گی ان پوچھوں پر ہمارے بھائی لگنیں گے اور ان ملاقوں تک یہ تعلیم پہنچ گی جن ملاقوں تک تعلیم نہیں پہنچتی تھی اور ان ایریا ز کو مل اور ہائی اسکول دے سکنیں گے جن کو ہم پہلے نہیں دے سکے ہیں۔ جو ان ملاقوں سے دور تھے اور تعلیم کے متعلق میں کہتا چلوں کہ ہمارے پروگرام میں یہ انشاء اللہ شامل ہے ایک تو مقداری تعلیم ہے اس کے بعد معیاری تعلیم۔ معیار کی طرف ہم توجہ دیں گے۔ اس وقت اس دفعہ تعلیم کا معیار بلند کریں گے اور ہم سب ساتھیوں کو شامل کریں گے اور جو تجویز آپ لوگ پیش کریں گے اور جدھر آپ اپنے آپ کو کہیں ہانا چاہیں گے یا کوئی کو آرڈی نیشن کرنا چاہیں گے ہم اس چیز کو appreciate ہمیشہ کریں گے اور تعلیم کے متعلق جس فنکو شکایت ہو جدھر اسکول نہیں جدھر ہائی اسکول نہیں ہیں انشاء اللہ ہم ان کی یہ شکایت پوری کریں گے وہاں نئے اسکول دیں گے۔ اس نئے بحث میں جو اضافی پوچھیں لی ہیں اس میں اسکولوں کو دیں گے جو ان کو پہلے نہیں لی ہیں۔

کونہ شر کے متعلق ڈاکٹر صاحب نے کچھ اور سید ہاشمی صاحب نے تجویز دی ہیں میں ان کو ہمیشہ کرتا ہوں ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ کچھ اسکول ایسے ہیں جو پرائیوریٹ بلڈنگ میں ہیں انشاء اللہ اس پار ہم نے پہلی دفعہ یہ دیکھا کہ زمین خریدنے کے لئے بھی پیسے رکے ہوئے ہیں شاید اگر وہ کچھ کم ہو جائیں آپ لوگوں سے بھی ہم تعاون کی اپیل کریں گے کہ اس معاملے میں آپ ہمارے ساتھ تعاون کریں۔ انشاء اللہ کونہ شر کی پرائمری کی جو تعلیم میں کسر رہ گئی ہے یا جو کمزوریاں رہ گئی ہیں کیونکہ یہی وہ سب سے بڑا ضلع ہے جس میں سوا دو لاکھ اسٹوڈنٹ ہیں۔ ورنہ بلوچستان کے مختلف اضلاع میں پانی ہزار بھی پڑھتے ہیں کس میں دس ہزار پڑھتے ہیں کسی میں پدرہ ہزار پڑھتے ہیں جو کونہ کے اسٹوڈنٹ کی تعداد کے برابر ہے انشاء اللہ اس لحاظ سے اس کو priority دیں گے اور یہاں نئے ادارے قائم کریں گے اور اس کے لئے انشاء اللہ جو ہمارے ساتھ وسائل ابھی اس وقت میا کئے گئے ہیں پہلی مرتبہ کہ زمین خریدنے کے لئے اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایسے ملاقوں میں زمین خرید کر تعلیمی ادارے بنائیں گے جو اسکول جس ایریا میں کرائے کے بلڈنگوں میں ہیں یا جس ایریا میں اسکول نہیں

ہیں میرے خیال میں میں اپنی تقریر ختم کر لیتا ہوں۔ آپ مسلم جناب اپنے صاحب میری طرف دیکھ رہے ہیں کہ بھائی آپ کس وقت بیٹھیں گے۔ ہاتھ تو بت کرنا تھا۔

○ جناب اپنے۔ آپ کے تمباں چار منٹ ہیں۔

○ شیخ جعفر خان مندو خیل۔ تمباں چار منٹ ہیں میں نے گھری نہیں دیکھی ہے بلوچستان ایک وسیع رقبے پر پھیلا ہوا ہے یہاں ڈولپمنٹ جو ہو گئی شاید ہمارے اس طرف پہنچوں والوں کو بھی پڑتے ہو گا کہ وہ بھی حکومت میں وہ چکے ہیں وہ اتنی تیزی سے اتنی رقم سے نہیں ہو سکتی جو دوسرے صوبوں یا دوسرے ایریا میں ہو سکتی ہے۔ اس پر لازماً خرچ بھی زیادہ آتا ہے پروپریٹر بھی ہوتی ہے۔ اتنے ایریا میں ہم اتنے پوٹ ڈیولپ نہیں کر سکتے ہیں کہ اتنی نائیٹ پروپریٹر اس کے لئے رکھیں کہ ہر جگہ پر ایک آدمی موجود ہو کیونکہ ایریا بہت پھیلا ہوا ہے۔ 42 فیصد پاکستان کا حصہ ہے آبادی اور فنڈ کی حیثیت سے یہاں کافی کی ہے۔ اس وجہ سے اگر یہاں کوئی کسی چیز میں ہے تو ہمارے بھائی تھا۔ تعلیم کے لحاظ سے یا دوسرے لیڈر میں ہو ہم اس کو Cover کو کرنے کی کوشش کی ہے لیکن بد قسمی یہ ہے کہ پہلے جیسے وزیر فراز نہ صاحب نے لفڑی ہتائے ہیں۔ پہلے موقع اسکیمات آن گوینڈ جاری اسکیمات اتنے زیادہ تھے کہ ہمیں کوئی نیا اسکیم چالو کرنے کا موقع نہیں ملا ہے اور شاید ان کو مکمل کرتے کوئی موقع ملا ہی تھیں ہے۔ لیکن یہ خصوصی ترقیاتی پروگرام جو ہے اس میں ہم انشاء اللہ دوسری اہم ترقیاتی اسکیمات کو ترجیح دیں گے۔ اور ان ایریا ز کو Cover کو کریں گے جن کو پہلے Cover کو نہیں کیا گیا ہے۔ ہم ان ایریا ز کو Cover کو نہیں کر سکتے ہیں کیونکہ جاری میں یہ زیادہ چالا گیا ہے اور ان ایریا ز میں انشاء اللہ اگر کسی کا یہ گلہ ہو کہ بھائی ہمیں قومیت کی بناء پر یا دوسری بناء پر تقسیم کیا گیا ہے تو ہم میں انشاء اللہ ایسی بات نہیں ہے کہ یہاں بیٹھے ہوئے سب بلوچستانی ہیں خود مسلمان ہیں اور سب پاکستانی ہیں تو اس میں کوئی کسی کے ساتھ ایسا نہیں ہوا ہے میں خود بھی پہنچاں ہوں۔ تو پہلے یہ محسوس کروں گا کہ اگر کسی پہنچان علاقے کے ساتھ کوئی زیادتی کی گئی ہے یہ شاید پچھلے حکومتوں کا کوئی قصور ہو انہوں نے کوئی اچھے منسوبے نہیں بنائے تھے جن کو ہم فوری طور پر اس میں شامل کر سکتے۔ نہ کوئی ڈبلیو ایشن ڈیم کا پروگرام بنایا گیا تھا نہ روڈز کے کوئی اچھے پروگرام تھے۔ نہ دیگر واڑ پلائی کے جو ایریکیشن ڈیم تھے ان کے اچھے پروگرام بنائے گئے تھے۔ انشاء اللہ آئندہ سال میں ان ایریا ز کو Cover کو کریں گے چاہے وہ پہنچان علاقوں میں چاہے وہ بلوج علاقوں میں ہوں یا دوسرے علاقوں میں ہوں جو پہلے Cover کو نہیں ہوئے تھے ان میں Investigation

کرائیں گے اور ان میں نئے علاقوں ڈیولپ (develop) کرائیں گے اور انشاء اللہ آپ کے یہ جو گئے ہیں۔ وہ جلد دور ہو جائیں گے اور آپ خود محسوس کریں گے۔ اول تو خصوصی اسکیل ڈیلپٹمنٹ پروگرام ہمارا یہ ہے جس کے لئے ابھی ایک سو چار کروڑ روپے رکھے ہیں اور جسے ہمارے بھائیوں نے کافی تنقید کا نشانہ بنایا ہوا ہے وہ اس لئے رکھے ہوئے ہیں کہ بھائی جو بچپنے کام ہوئے تھے وہ اتنے اچھے انوینگیشن نہیں ہوئے کہ جن میں ہم سب پیسے ایک جگہ پر ڈال دیتے۔ یہ تو ان کا کام تھا کہ وہ انوینگیشن کر کے اور سمجھ پر گرام ہنا لیتے لیکن انشاء اللہ ہماری حکومت مگر ہوئی ہے اور انوینگیشن کر رہی ہے۔ ہر علاقے نہیں سروے ہو رہا ہے جو بھی اچھے پروگرام ہوں گے ترجیحی بیوادوں پر ان کو شامل کریں گے اور ان میں ہم اپنے سب بھائیوں کو شامل کریں گے۔ ہم یا بلوچستان میں بیٹھے ہوئے ہیں سب ایک درست کے بھائی ہیں ان چیزوں کو انشاء اللہ اعلیٰ شہست کریں گے۔ ہم کو مرکز کے پاس مزید امداد کے لئے جانا پڑے تو وہاں بھی جائیں گے چاہے وہ الیکٹریٹی کے شعبہ میں ہو چاہے وہ نیپھل ہائی وے کے شعبے میں اور اس طرح جس متعلقہ شعبے میں ہو اس وقت میں ٹوب ضلع سے متعلق رکھتا ہوں۔ میرے اوپر ان کا بھی حق بتا ہے کہ میں ان کے متعلق کچھ کوں روڑوڑ کے لحاظ سے میرا انتہائی پسندیدہ ضلع ہے یہاں سے آپ یقین رکھئے کہ میں پلا نشر آیا ہوں۔ اسے پہلے موجودہ ٹوب ضلع سے کوئی بھی وزیر نہیں آیا ہے تو اس کو بھی اس لحاظ سے اتنی توجہ نہیں ملی ہے جتنی ملتی ہائے تھی یا بعض علاقوں کو جتنی مل رہی ہے وہ اس وجہ سے ہے میں نہیں کوں کا کہ بھائی کسی نے کام نہیں کیا ہے لیکن حکومت میں ہر ایک ایگزیکٹو پوسٹ۔ انسان زیادہ آسانی سے ان چیزوں کو Cover کر سکتا ہے۔ جو ایک عام یوں سے کر سکتا ہے۔ یہ نسبت اس سے تو انشاء اللہ اس بجٹ میں ہماری حکومت نے ٹوب کے سائل ہا ہے وہ مرکز سے تعلق رکھتے ہوں مرکز نے تو پہلے میں مہربانی کی ہے پورے بلوچستان کے لئے ٹوی پوشر منور کے ہیں اس میں ایک ٹوب ضلع بھی ہے انشاء اللہ وہاں بھی گئے گا اور ہائی ویز کے متعلق انہوں نے وعدے کئے ہیں کہ بھائی اس کو بالکل سونیصدہ ہنا کر آپ کو دیں گے۔

ٹوب و صنا سرروڑ کے نے وس کروڑ روپے دیئے ہیں انہوں نے لیکن ابھی تک ان پیسوں کا پہ نہیں چل رہا ہے کہ صوبائی حکومت نے اوہرا اوہرا کر دیا ہے یا سنشل گورنمنٹ نے اوہرا اوہرا کر دیا ہے ابھی یہ پیسے پنچھے نہیں ہیں لیکن انشاء اللہ یہ امید ہے وہ بھی ہنچ جائیں گے۔ تعلیم کے شعبے میں انشاء اللہ اس سال ہم ایک گروکانج

بھی قائم کر رہے ہیں جو کہ وہاں کے عوام کی ایک بیماری ضرورت تھی اور اس وقت میرزک سے جو لڑکیاں فارغ ہو رہی ہیں شاید ٹوب اس میں Top priority ناپ پر ایمیل پر تھا۔ اس طرح ہم ایک کانٹگوارڈ میں قائم کر رہے ہیں دوسری جگہوں میں بھی دیکھیں گے جہاں ضرورت ہو گئی مزید اس میں قائم کریں گے۔ لیکن ٹوب بھی اس میں آیا ہے ٹوب کے روڑ کی حالت کافی خشے ہے۔ یہ پیسے بھی گئے ہیں اس کے لئے میں کوئی گاکہ ان ایریاز کا بھی خیال رکھا جائے گا جو بھی انتہائی پسندیدہ علاقوں میں آتے ہیں جو علاقے Cover کو کئے گئے ہیں یا زیادہ رقم دی گئی ہے وہ بھی انتہائی پسندیدہ علاقوں میں آتے ہیں ابھی کمران میں کچھ فذذدیے گئے ہیں لیکن کمران وہ ضلع ہے۔ جس کو آپ ضلع بھی نہیں کہتے ہیں۔ وہ ذریعن ہے جس کو ذریعن کہ نہیں سمجھتے۔ کیونکہ پاکستان حکومت نے وہاں میرے خیال میں ایک فٹ روڈ پکا نہیں بنایا ہے لہذا ترجیح بیماروں پر ملنی چاہئے تھی۔ اس طرح جو دوسرے علاقے میں جمل مگی ہے۔ ہمارا ٹوب ہے اور دوسرے علاقے میں ان کو بھی انشاء اللہ اگلے بجٹ میں میں امید کرتا ہوں کہ ہم لوگ مل بینے کر اسکے اس کو دیں گے جو ان کی کی ہے اس کو پورا کریں گے۔ بھلی پہنچائیں گے دور دراز علاقوں تک جن کو بھلی ابھی تک اس دور میں نہیں پہنچی ہے۔ دوسری development کریں گے ان ایریاز میں جس میں ابھی تک نہیں ہوئی ہے۔ میرے خیال میں کافی باشیں کرچکا ہوں اور ایک بات میں کوئی گاکل یا سماں ہمارے محترم نواب صاحب نے کچھ اپنیکر بھی تقدیم کی ہے جو میرے خیال میں پارلیمنٹی روایت کے خلاف ہے اپنیکر۔ جو Independent ہوتا ہے غیر چاندرا ہوتا ہے ان سے بھی اور ہم سے بھی آپ کو یہ گلے ہیں کہ آپ پر بھی وہ سوالات کئے جا رہے ہیں۔

○ مسٹر ارجمن داس بگٹی۔ (پواخت آف آرڈر) —————

○ جناب اپنیکر۔ آپ کا کیا پواخت آف آرڈر ہے؟

○ مسٹر ارجمن داس بگٹی۔ جناب یہ بجٹ سے ہٹ کر موضوع ہے کل بھی یہاں ایک اپنیکر تشریف رکھتے ہے انہوں نے اس وقت کچھ نہیں کہا اور کوئی روونگ نہیں دی اگر کوئی غلطی ہوتی تو وہ روونگ دے دیتے۔ آپ کیسے کہ سکتے ہیں کہ انہوں نے ملاظ بات کی ہے۔—(ڈائٹس)

○ وزیر تعلیم۔ نمیک ہے نہیں بولیں گے۔

○ جناب اپنیکر۔ آپ اپنی تقریر کو ختم کرنے کی کوشش کریں نامہ ہو گیا ہے۔

○ وزیر تعلیم۔ جناب والا۔ میرا خیال ہے نام ثبت ہو گیا ہے اور میرے محترم دوست کو اس پر اعتراض ہوا رہا ہے میں کوئی نہیں کروں گا پس چلو میں اس ایوان کے نقدس کو بحال رکھنا چاہتا تھا لیکن وہ شاید یہ باتیں بھی نہیں سن سکتے ہیں تو شاید اس پر عمل کرنا تو بتتی مشکل ہو گا۔ بت شکریہ۔

○ جناب اپیکر۔ اس سے پہلے کہ محترم وزیر خزانہ صاحب تقریر کریں میں کمیزان صاحب سے گذارش کروں گا کہ وہ صرف پانچ منٹ تقریر فرمائیں۔

○ میر باز محمد خان کمہتران

بسم اللہ الرحمن الرحيم

شکریہ اپیکر صاحب۔ سر بحث پر ساری بحث تقریباً مکمل ہو چکی ہے شاید میں آخری مقرر ہوں گا اس کے بعد وزیر خزانہ صاحب ہات کریں گے بحث کافی متوازن ہے اس پر کوئی ایسی بات نظر نہیں آتی ہے کہ جس پر بولا جائے لیکن قدرے شوق ہمیں بھی غازیوں میں نام لکھوانے کا ہوا ہے ورنہ بحث کا کافی اچھا بنایا گیا ہے اور یہ پیسہ Block allocation بلاک الیوکیشن میں 102 کروڑ روپے ہے پر کافی بات بھی ہو چکی ہے۔ اپوزیشن کی طرف سے بھی ہمارے دوستوں کی طرف سے بھی کہ اس کا استعمال کیسے ہو گا اس سلسلے میں میں بھی ہات کروں گا کہ یہ بڑی اچھی بات ہے کہ اس میں چار مدن کے لئے پیسہ رکھا گیا ہے۔ ذیلے ایکشن ڈیزین ہے اور سڑکوں پر بجلی پر ہے میری تجویز یہ ہو گی آپ کے توسط سے وزیر خزانہ صاحب کو کہ سڑکوں اور بجلی کی جو زیادہ بات ہے اس میں اکثر بلوچستان کے روڑوں جو ہیں وہ نیشل ہائی ویز ہیں اکثر بڑی جو شاہراہیں وہ ان کے لئے اگر نیشل ہائی ویز سے بات کی جائے بجائے اس کے کہ جس طرح پچھلے کی میٹکوں میں بات ہو رہی تھی کہ لو رالائی روڈ حالانکہ لو رالائی کوئی روڈ ہمارا روڈ ہے ہم اس پر آتے جاتے ہیں ہمارا ضلع بھی ہے لیکن نیشل ہائی ویز جو ہے ان کو فیڈرل گورنمنٹ سے پہلے لے کر دنا چاہئے ابھی ذیرہ غازی خان قلعہ سیف اللہ کے روڈ کے علاقے ہے۔ اس کی بھی فیڈرل گورنمنٹ سے بات ہوئی چاہئے بجلی کی جہاں تک بات ہے کہ پچاس فیصد ہم ادا کریں گے اور پچاس فی فیڈرل گورنمنٹ دے گی تو بھی میرے خیال میں غلط ہے اس کا ٹوٹیں سو فیصد فیڈرل گورنمنٹ ہمیں دے۔ کیونکہ بلوچستان میں الکٹری نکھشن بُٹ کم ہوئی ہے اس طرح پچھلی حکومت نے اگر ہماری گورنمنٹ ہی اس وقت ہے اگر اس پر اعتراض ہو جو بھی بات ہو برعکس اب بھی تقریباً ہماری ہے اس میں ایسی کوئی بات نہیں ہے

بچپنی حکومت نے میرے طبقے میں کافی سارے گاؤں کی بھلی کے لئے منظور دی اس میں میرے ہاؤن گاؤں کے قریب ہاؤن اپر ہوئے تو اس پر جتنی الکٹن لینکسن کے پولز و فیرو آئے وہ اکٹرائیں ڈی ایم کے گروں میں پڑے ہیں یا ڈی ایم کے گروں میں پڑے ہیں میری یہ گزارش ہو گی کہ ان کا کرایہ ان کی ڈانپورٹیشن میں بھرنے کو تیار ہوں اور ہر داہی میرے گاؤں میں بیچ دیئے جائیں تو وہ اپر (منظور شدہ) گاؤں جو ہیں ان میں بھلی لگادی جائے۔ اس میں حکومت تھوڑی سے ہماری مدد کرے اس کے علاوہ ڈیلی ایکشن ڈیم کی بات ہے ڈیلی ایکشن ڈیم اچھی تجویز ہے اس میں جہاں پر زیادہ پھاڑی علاقتے ہیں اور ہر یہ زیادہ بن سکیں گے لیکن اس میں میں ایک اس کے لئے بات کروں گا کہ اگر ڈیلی ایکشن ڈیزی بنانے بھی ہیں تو اس میں بجائے چھوٹے چھوٹے ڈیم بنائیں ہم کچھ بڑے ڈیم بھی بنائیں جس میں ہم پاور بھی جزیب کر سکیں۔ ہم ہیٹھ بھلی کے لئے محتاج نہ ہوں Guddu کے علاوہ اور دوسرے لوگوں کے تھوڑی بست خود ہم کچھ سیکھ سکیں بھلی پیدا کر سکیں۔ اس کے علاوہ کافی ساری باتیں بجھت میں دوستوں نے کسی ہیں اپوزیشن سے اور ٹریوری ڈنجز سے جس میں میں بھی شامل ہوں تقریباً ہم سب نے کام ہے۔ آج کی کارروائی کے بعد اس طرح سے جناب ہاشمی صاحب کے بعد تو میں مزید آپ کا اور اس ہاؤس کا وقت نہیں لوں گا دیسے بھی جمالی صاحب ہمارے چیف مشرکانی مہمان ہیں ایم پی اے کے ساتھ خاص کر ان کا رویہ اس کے متعلق ایک چھوٹی سے مثال دوں اگر اجازت ہو تو ایک فنچ ایک نیل یا گائے کوئی غریب کر لایا تھا۔ کہتے ہیں اس کو کافی لوگ دیکھنے کے لئے آئے اور ہر دیکھنے والے عام طور پر دانت دیکھتے ہیں۔ جب بستے لوگ اس کے دانت دیکھنے آتے رہے۔ تو نیل گائے کی عادت ہو گئی کہ جب کسی آنے والے کو دیکھتا تو خود نہ کھول لیتا تھا۔ تو جمالی صاحب۔ بھی ہمیں دیکھتے ہیں پسلے قلم نکال لیتے ہیں ان کی بڑی صرانی ہے تو اس پر آگے کام جس طرح ہوتا ہے وہ آپ کو بھی پڑتے ہے۔ بہر حال اس کے ساتھ میں آپ کا ٹھکریہ ادا کرتا ہوں۔ خدا حافظ۔

- جناب اسٹیکر۔ اب میں جناب فائس مشرک صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ اپنی تقریر فرمائیں۔
- نواب محمد اسلم رئیسانی (وزیر خزانہ)۔ بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جناب اسٹیکر ٹھکریہ میں اپنی مختصر تقریر میں ایک شعر پلے عرض کروں گا۔ ارجمند اس صاحب نہیں بیٹھے ہیں خیر ان کے ساتھی ہاہا سنت سنگھ یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں شعر سے ابتداء کروں گا۔

اپ سے اختلاف ہے اگرچہ، آپ کی بات بھر بھی پوچھی گئے
ایسا لگتا ہے کہ آپ اپنے ہمیں، آپ کو زندگی ہماری گئے

جناب اپنے صاحب۔ اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا کوئی چیز پر تیکت مکمل نہیں ہے۔ اگر حزب القادر
سمجھے کہ ہم نے اپنی طرف سے ایک پر تیکت بجٹ بھالا ہے تو شاید وہ بھی غلط ہے۔ غلطی ہوتی ہے انسان سے
اگر انسان غلطی نہ کرے تو وہ فرشتہ تصور کیا جاتا ہے۔ جناب اپنے۔ ہم اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ سیاسی
جدوجہد کا ایک تسلیم ہوتا ہے جو نسل در نسل سیاسی پیشوں سیاسی قائدین ان لوگوں کو ڈائیکٹ کرتے رہتے ہیں
اپنی جدوجہد کا تسلیم اپنی لوگوں کے لئے یہ قرار رکھتے ہیں ہم جانتے ہیں کہ اس سال جو نیشنل فناں کیشن یا
کونسل آف کامن ائٹرست میں جو Accord اکارڈ تھا وہ بھی ایک طویل جدوجہد کا شہر ہے ہم اس بات پر اس
آریبل ہاؤس میں Inimation اٹھیش کرانا چاہتے ہیں کہ پچھلے کئی سالوں سے ۳۴ءے میں
Interim بنے اس کے بعد پھر ۳۴ءے کا آئیں ہنا۔ یہ آئئی ادارے بننے تھے لیکن ایک دفعہ ۵۷ءے میں این ایف
سی ایوارڈ آیا اس کے بعد ان اداروں کی میٹنگ نہ بلانے کی وجہ وہی بہتر جانتے ہیں کہ جنہوں نے ان بالائیز کی
میٹنگ کو جاری نہیں رکھا لیکن میں بات کتنا چاہتا ہوں کہ مختلف نظریات رکھنے والے سیاسی قائدین اگر جو بھی
اچھا کام کریں اگر کوئی بہتر کام کریں تو ضرور اس کو اپر شیٹ کرنا چاہئے اور اگر کوئی غلطی سرزد ہو یا کوئی غلط کام
کرے تو اس کو تغیری انداز میں تجاویز کے ساتھ اور آگر گومنٹ دلائل کے ساتھ اس پر تغیری تنقید کیا جائے
لیکن ہم محسوس کرتے ہیں بلکہ جناب اپنے۔ میں کیا محسوس کرتا ہوں کچھ عرصہ پلے میں بھی وہاں بیٹھا کرتا تھا
اور جب میں وہاں سے تفریر کرتا تو میں اس طرف اپنی توجہ کبھی نہیں دوڑاتا تھا حکومت میں رہتے ہوئے
حکومت کے جو قائدین ہیں ان کو کتنے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے وزیر بننا تو انسان ہے لیکن وزیر بننے کے بعد
جن مسائل کو آپ کو فیس کرنا ہوتا ہے پہلک کو فیس کرنا ہوتا ہے وہ بہت مشکل ہوتا ہے بہر حال 43 سال کے
بعد اس مرکزوی حکومت نے پہلی دفعہ نیشنل فناں کیشن کی میٹنگ بلائی۔ یہ ادارہ اور اس کے بعد اس کی میٹنگز
ہوتیں اس میں ہم نے اپنے کمیس کو اپیل کیا اور ہم نے اس بات پر نور دیا کہ ہم سو فیصد ڈولپمنٹ سرچارج
کے بغیر کس بات پر رضامند نہیں ہوں گے حالانکہ ہمیں اس میٹنگ میں کہا گیا کہ چچاں پر سنت ستر پرست۔
ایسی پر سنت لیکن ہم نے کہا ہا لکل ہم سو فیصد کے بغیر اور بات پر راضی نہ ہوں گے۔ جس پر ہم نے ایوارڈ سے

پہلے اپنے وزیر خزانہ کو یہاں مدعو کیا تاکہ ہم ایک مشترکہ لائجِ عمل بنا سکیں اور ہمیں اس میں کامیابی ہوگی۔ اگر ہم ضد کرتے تو شاید آج یہ ایوارڈ کے دوسوچرہ کوڑ روپے ہمارے پاس سرپس نہ ہوتے لیکن اس سرپس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہماری سیاسی جدوجہد ختم ہو گئی ہے نہیں ہماری سیاسی جدوجہد ختم نہیں ہو گئی جتاب اسیکر جس طرح ہمارے دوستوں نے یہ کہا اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہماری جدوجہد ختم ہو گئی ہے لیکن وہ بھول چکے ہیں کہ ہم تو اپنی جدوجہد میں ایک قدم اور آگے بڑھے ہیں جہاں تک میرے معزز دوست نے کہا کہ کسی بھی ریاست میں سرپس بجھت نہیں بن سکتا لیکن میں یہاں یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ روپنیو ۱ یکسینٹرچر میں سرپس ہو سکتا ہے لیکن اکثر ڈولپمنٹ ۱ یکسینٹرچر کا بجھت کیش ڈولپمنٹ لوں کے ذریعے ساری دنیا میں آپ دیکھیں کہ یہ ممالک لوں سے اپنا ترقیاتی عمل جاری رکھتے ہیں جناب اسیکر یہاں بات ہوئی ڈولپمنٹ سرچارج کی اس کے علاوہ یہاں بات ہوئی ایکسائز ڈیوٹی کی اور یہاں بات ہوئی رائیٹلی کی جناب اسیکر میں اس معزز ایوان میں یہ ہتانا چاہتا ہوں کہ ہم نے گیس کی جو رائیٹلی ہے مثلاً سوئی میں پانچ پر منٹ پیر کوہ میں گیا رہ ہارہ روپے اور شاید بدین میں باعث ہوپے ملتے ہیں یہ مسئلہ بھی ہم نے این ایف سی میں اخالیا ہم نے ان کو کہا کہ یہ گیس رائیٹلی کا آپ ایک یونیفارٹ رکھیں لیکن انہوں نے کہا آپ یہ مسئلہ این ایف سی میں اخالیتے بلکہ یہ مسئلہ آنکل اینڈ گیس پیرویم فشری سے متعلق ہے اور ہم نے فشری آف آنکل گیس اینڈ پیرویم کے ساتھ یہ معاملہ اخالیا ہوا ہے اور ہم اس معاملے کو پرسیو (Persue) کر رہے ہیں اور ہمیں امید ہے کہ ہم اس میں کامیاب ہوں گے اس طرح اس میں چار یا پانچ لگا تھا زیادہ ہوئی نہ کہ ڈولپمنٹ سرچارج۔

جناب اسیکر۔ جہاں تک یہاں بات ہوئی گاڑیوں کی میں آپ کی خدمت میں اس معزز ایوان میں یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں جو گاڑیاں ہمیں درٹے میں میں وہ ۱۹۸۸ء میں خریدی گئی تھیں ۱۹۸۸ء سے آج تک تین حکومتیں بدلتیں۔ یہ بے آئی اور بی این ایم حکومت سے علیحدہ ہوئیں۔ جس طرح آج ہم دور جن سے زیادہ وزیر ہیں اس وقت بھی دور جن سے زیادہ وزیر تھے ان کے لئے یہ گاڑیاں اور مراعات دی گئی تھیں۔ میں یہ کہنا پسند کروں گا۔ وہ گاڑیاں ایکش زدہ تھیں تو ان گاڑیوں کی یہ حالت تھی۔ جب یہ ایکش ہوئے یہ گاڑی اسی اسی ہزار میل ایک لاکھ میل چل چکی تھیں اتنی چل چکی تھیں اور یہ ہمیں اس قدر ناکارہ حالت میں میں۔ جہاں تک اسلام آباد ہاؤس کی گاڑیوں کی پرچیزگی کی بات ہے وہ آپ کے سامنے ہے وہ گاڑیاں اس لئے خریدی گئیں کہ وہ ڈیزیٹ لائکھ میل مکمل کر چکی تھیں۔ وہ بالکل چلنے کے قابل نہیں اگر کوئی معزز رکن بھی ان کو

ویکھنا چاہیں تو ہم ان کو یہ گاڑیاں دکھانے کے ہیں۔

جناب اسٹینکر یہاں یہ بات بھی ہوئی کہ ایس ایڈجی اے ڈی کے لئے ہونے کوڑ روپے رکھے گئے ہیں اگر آپ بحث کے Vol:III دویم تحری کے صفحہ ۳۲ کو ملاحظہ کریں تو اس میں ساری تفصیل دی ہوئی ہے کیونکہ وہ ہبہ ایس ایڈجی اے ڈی کی مد میں تو ہوتا ہے لیکن اس کا بیک اپ پریمیٹ کے لئے ہوتا ہے وپسے ڈوڑھوں اور ڈسٹرکٹس کے لئے جاتا ہے۔ جناب اسٹینکر۔ ۱۹۸۷-۸۶ء سے مرکزی حکومت نے ایک پالیسی دی کہ وہ بحث پر فریز لائیں گے اس کی وجہ ہماری ملکیت یعنی اسٹیس گاڑیاں اور دوسری اشیاء بھی یعنی ٹاپ رائلز، فرنچیز فاؤنڈیشن کاپی میٹنیں وغیرہ ہم پر یہ ساری لائیٹنیز جمع ہوتی گیں۔ ہم ٹیلیفون کے مل نہیں دے سکتے ہم گیں کے مل پی۔ اول کی لائیٹنیز ہم نہیں دے سکتے تھے اس زمانے کا یہ فریز تھا یہ بلا بوجہ قعا اور ہم نے یہ ساری لائیٹنیز کلینر کر دی ہیں۔ بلوچستان ہاؤس کراچی کے مل تھے اسی طرح بلوچستان ہاؤس کے ٹیلیفون مل تھے اس کے علاوہ وہاں بجلی پانی اور گیس کے مل تھے۔ بلوچستان ہاؤس کی مرمت کے لئے ہم نے پیسے رکھے اور یہ گوئی (Phenomind) فینا میں بات نہیں ہے۔ چوتھر کوڑ روپے ہم نے ایس ایڈجی اے ڈی کے لئے رکھے پڑے نہیں یہ پیسے کمال جائیں گے کس کے پیٹ میں جائیں گے لیکن ہم ایک ایک پسہ کا حساب دینے کے لئے تیار ہیں۔ اس کے علاوہ ہم کوئی بلند بانگ دعویٰ نہیں کرتے میں نے جس طرح پسلے بھی معزز ایوان کی خدمت میں گزارش کی تھی کہ سیاسی جدوجہد کا تسلسل نہ جانے کب سے چلا آ رہا تھا۔ شاید ہم آج خوش قسمت ہیں کہ ہمارے زمانے میں پہلی دفعہ ہم نے سپلی بچت پیش کیا دو رسول نے کوشش کی لی این اے کی ٹکلوٹ حکومت نے کوشش کی لیکن وہ پہنچنے پارنی کی گورنمنٹ سے دوسو کوڑ روپے مانگ رہے تھے این ایف سی ایوارڈ پر دستخط کرتے وقت ہمیں ۹۷ء کوڑ روپے ہمیں ملے اور گیارہ فیصد گیس کی قیمت میں اضافہ ہوا وہ ۵۵ کوڑ روپے ہمیں ملے۔ ظاہر ہے کہ اگر کوئی اپریشنٹ نہیں کرتا تاہم ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ہماری کامیابی ہے اس کے علاوہ جب ہم نے حکومت تکمیل دی ہم گئے ہم پر ائمہ فضل اور پرینیڈنٹ سے ملے اور ملاقوں میں سب سے پسلے جو بلوچستان کے اہم سائل تھے مثلاً سرچارج کی بات تھی سینڈک پراجیکٹ کی بات تھی۔ ہمارے ہائی ویز کی بات تھی ہم نے ذہٹ سی پورٹ کی بات کی میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ سینڈک پراجیکٹ کے لئے رطوبے نزیک بچانے کے نیزدہ ہو گئے ہیں پہنچنے کے پانی کی لاکین انسوں نے بچانا ہے سوکی گیس۔ سوکی ساؤورن گیس یا غالباً سوکی ساؤورن گیس کا کنٹریکٹ ایوارڈ ہو گیا ہے اس پر کام شروع ہے چانھیز میٹرو جیکل کا جو واکس پرینیڈنٹ

ہے وہ پچھلے دو مینے سے ٹھر کر اچھی میں بیٹھا ہے کوئی دو ہزار روپے زائد مشینی کراچی میں موجود ہے وہ بھی اب شفت کرنا شروع کر دیں گے اور اس سلسلے میں ہم مرکزی حکومت کا شکریہ ادا کرتے ہیں یہ بہت بڑا پراجیکٹ ہے جس سے ہمارے ہاں آنکھ ایکٹو ڈز ہوں گی۔ ہمارے لوگوں کو ملازمتیں ملیں گی اور جو ریونیوز ہتنا اب ہم بینٹ کرتے ہیں جب یہ پراجیکٹ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جائے گا تو ہم زیادہ ریونیوز جزیئت کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔ جہاں تک سیرانی ایم کی بات ہے میں نے اس دن بھی عرض کیا تھا جس طرح ارجمند اس صاحب نے سوال کیا تو ممبر وزارت ہائی ویز جیولانی نے مجھے پہنچنی دکھائی کہ نیڈرل گورنمنٹ نے سات فروری کو سات کو ڈسٹریکٹ روضے اس پراجیکٹ کے لئے الجو کیت کر دیے ہیں تاکہ ہائیڈر ڈیولوپمنٹ فیرا میلیٹی اسٹڈی اور اسٹریکٹر ڈیپانگن کے لئے اس پیسہ کو استعمال کیا جائے گا اور انہوں نے مجھے یہ بھی کہا اشاف اور ایک پرہٹ انہوں نے شفت کر دیئے ہیں ہم نے پھر یہ مسئلہ اخالیا کہ ہمارا کوئی سائز سے سات سو کلو میٹر کا کوٹ ہے ہم نے کہا کہ کراچی اس حد تک پہنچا ہے کہ وہاں اب تک صرف چھوٹیں برتح بنتے ہیں اور اس سے آگے برتح نہیں ہنا سکتے۔ لیکن جس طرح میں نے عرض کیا کہ ہمارا کوٹ سائز سے سات سو کلو میٹر ہے وہاں آپ دیکھیں ڈھٹ سی پورٹ ہم ہاں سکتے ہیں اور چھ سات مینے میں دو روپے نیڈرل کا بینہ کی بینیگ بھی دی جائی گی ہے اور اصولی طور پر انہوں نے ایگر بھی کر لیا ہے۔

اس کے لئے نیڈرل گورنمنٹ چاہتی ہے کہ سیلف فالس برتح ہنائے۔ جس کے لئے انہوں نے ایڈریٹریٹ کی ہوئی ہے پرائیویٹ کمپنیز کو انہوں نے ہمیں کہا ہے اگر پرائیویٹ کمپنیز نہیں آئیں گی تو نیڈرل گورنمنٹ اس مسئلہ کو نہ کم اپ کرے گی اور وہ برتح بنانا شروع کرے گا اسی طرح ہم نے بیشل ہائی وے کا مسئلہ اخالیا ہے۔ اب وہ بیشل اخالی چیزیں میں کہتا ہوں نچل ہائی وے اخالی اس مرتبہ انہوں نے ہمیں کہا کہ جو ہماری پچھلے سال کی ذمہ دار تھی اس مرتبہ انہوں نے اسے ڈبل کر دا ہے۔ پھر ہم نے یہ مسئلہ اخالیا ہے جو بیشل ہائی وے کی میٹیں کے لئے پیسے دیئے جاتے ہیں اور جو پیسے مخفی کے جاتے ہیں۔ وہ ہمیں دیئے جائیں گے کیونکہ جتاب اچھیکر۔ بارشوں کے دنوں میں اور سیلاپ کے دنوں میں جب بھی کوئی بیچ بہ جاتا ہے۔ کسی روڑ کا سیکھ بہ جاتا ہے۔ تو چار سو کلو میٹر بیشل ہائی وے اخالی کا ایک الیس ڈی او اور ایک انجینئر ہوتا ہے۔ وہ ہمارے ماتحت نہیں ہوتا کہ اسے ہم ہائی میں اسے جھاڑیں یا اسے ہم کچھ کہیں تو اسی لئے ہم نے کہا کہ یہ جو بیچنے چھوڑ لا کہ روپے اس ماہ کے لئے مخفی کے گھنے یہ ہمیں دیئے جائیں۔ کیونکہ اس وقت جب روڑ کا کوئی

کیش بہ جاتا ہے تو ہمارے انھیں اور سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ ان کی مدد کے لئے جاتے ہیں۔ ہمارے گرینریز ہمارے ملکوزر اور ہماری مخفیں روڈ کے کھولنے کے لئے جاتی ہیں۔ یہ بھی انہوں نے مان لی۔ ہم کسی کی صفت نہیں کرتے ہیں۔

جناب اچیکر۔ لیکن جب ہم این ایف سی ایوارڈ کو الحکم کیا اس وقت بھی ہم نے کہا تھا۔ امرے ریزرویشن ہیں سندھ والوں نے کہا کہ ہم ستر فیصد نیکس کلیکشن کرتے ہیں فرنیر نے کہا کہ ہمارا ایسا بیک ورڈ ہے ہجاب نے زور دیا کہ ہم تو پاپولیشن کی خیال پر ملتے ہیں۔ ہم نے اس ایوارڈ کو صوبے کے وسیع تر مخاذ میں قبول کیا۔

جناب اچیکر۔ میں نے اپنی بحث تقریر میں انڈسٹریز پالیسی پر بھی بات کی۔ میں نے پرائیوریٹریشن کی بات کی۔ اس سلسلہ پر ہم نے این ایف سی کی میٹنگ میں مرکزی حکومت سے پرائم فشرے ڈیمانڈ کیا کہ جس طرح فرنیر

Incentive کو ایکسپورٹ پر سینگ نون دوا ہوا ہے جس طرح پانچ بلین کا ہے اس طرح ہمیں بھی وہی استوپوریہاں دیں تاکہ ہم بھی صنعتکاری کو فراغ دے سکیں اور کوئی کے لئے فروٹ اینڈ ڈیجیٹل کے لئے ایکسپورٹنگ نون اور اسی قسم کے انسٹیو ان پر سپل (Incentive in Principle) انہوں نے الگری کر لیا ہے۔

کامرس فشری نے ہمیں چھٹی لکھی ہے ہم نے انڈسٹریز کے محکمہ کو بھیجا ہے انہوں نے کچھ کو ریز queries کی ہیں۔ ہم نے ان سے کہا ہے کہ وہ جو ابادت بیچ دیں۔ ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب نے کچھ بڑی اچھی تجاویز دیں ہیں

مثلاً انہوں نے کہا کہ لاکف سیوگر ڈرگز کے لئے ایک ایسی پالیسی مرتب کی جائے وہ کسی کو الیغاڑیڈ ڈاکٹر فرنیر کی Prescription کے بغیر نہ دی جائیں۔ اگر ڈاکٹر صاحب کے ذہن میں کوئی تجاویز ہیں تو ہم

ان کے ساتھ بیٹھ سکتے ہیں اس سلسلہ پر ہم ان سے فیکشن کر سکتے ہیں کہ اگر آپ کے پاس کوئی ٹھوس تجاویز ہیں تو ہم اسے عملی جامد پسائیں یا ہم اسے لاسکتے ہیں یا نہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے موبائل ہاپسٹل کی بات کی۔ میں

نے معلوم کیا وہ موبائل ہاپسٹل نہیں ہے بلکہ موبائل ڈپنسری ہے۔ وہ سعودی عرب کی گرانٹ سے ہمیں دے رہے ہیں۔ عفریب سستبل میں وہ آجائیں گے۔ پھر جناب یہ تو ہماری بدعتی ہے کہ ہمارے یہاں کوہن بست زیادہ ہے۔ ہم اس بات، یہ انہاں نہیں کر سکتے ہیں۔ کیش ہیں ہفتے ہیں پہنچ نہیں کیا کیا جیز نہیں۔ ایک آزادیبل ممبر نے ذکر کیا ایک طبقہ کا پہنچ نہیں وہ طبقہ کو ناطق ہے جو جوں میں بست خوش ہوتا ہے۔ بہر حال اس سلسلہ میں کوئی کہے کہ کریش کو صرف گورنمنٹ ختم کر سکتی ہے تو یہ ناممکن ہے۔ کریش کو ختم کرنے کے لئے

عوام عوای نماکندے ہیو کریش یہ تینوں ہی مل کر اسے ختم کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی یہ توقع کرے کہ نہیں اُنثی

کر پشان اشیائیں اب کو ختم کرے گا اسے پولیس ختم کرے گی اسے افسر صاحب ختم کریں گے میرے خیال میں بہت مشکل ہے۔ اس کے لئے تو میں آپ سب سے گزارش کرتا ہوں اور اس معزز ایوان کے توسط سے میں بلوچستان کے بھائی سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ اس میں تو ہم سب کو ہاتھ ایک کر کے ایک فیصلہ کرنا ہو گا کہ نہ رشوٹ رہتا ہے اور نہ رشوٹ کھانا ہے۔ اس کے بعد بھی یہ ختم تو نہیں ہو سکتی ہے۔ لیکن اسے ہم کم سے کم کر سکتے ہیں۔ جناب اسیکر ہمارا بھی تو چاہتا ہے کہ ہم اپنے صوبے کو دوسرے صوبوں کے مقابلے میں بلکہ ترقیات ممالک کے مقابلے میں لا کیں اور اسے ترقی دیں۔ لیکن ہمارے پاس وسائل نہ ہونے کے باوجود ہیں۔ لیکن پھر بھی ہم اپنی کچھ (Capacity) میں مختلف علاقوں کے لئے ہمارے ذہنوں میں جو بھی آئندہ راز آتے ہیں وہ ہم ضرور متعلقہ لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔ مثال کے طور پر فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ ہم نے یہ مسئلہ بھی انھیا ہے کہ وہ گواور کو ایک انٹرنیشنل ٹریڈنگ پورٹ (daclare) ڈیلکٹر کرے وہاں کے لوگ اس سولت سے فائدہ انھا سکیں۔ ہم نے مندی کی بات کی۔ مندی میں انھی کاروبار جاری ہے۔ ہم نے تفتیش کی بھی بات کی ہے اور خدا کرے کہ افغانستان کا مسئلہ حل ہو افغانستان اور افغانستان کے ذریعے سودت پہلک کے ساتھ بھی ہم کاروبار کر سکتے ہیں۔ جناب اسیکر جہاں تک افغان کنفلیکٹ Conflict کی بات ہے ہم نے صدر/ وزیر اعظم دونوں کے ساتھ اور ہمارے چیف مژہ صاحب نے بات کی کہ افغانستان کی مسئلہ کا سیاسی حل کے بغیر اور کوئی راستہ نہیں ہے اب ہم اخبارات میں پڑھتے ہیں کہ انہوں نے کچھ پیش قدمی کی ہے اور خدا کرے یہ مسئلہ حل ہو جائے۔

ڈاکٹر صاحب نے اسیلی کی لا بھری کی بات کی کہ اس مرتبہ اس کے لئے دس ہزار روپے کے گئے ہیں اور انہوں نے مطالبہ کیا ہے پہ نہیں انہوں نے مطالبہ کیا ہے یا جو بھی ہے یا حکم کیا ہے ہم ان کے حکم کی بجا آوری کرتے ہیں ہم اسیلی کی لا بھری کے لئے ایک لاکھ روپے دیں گے۔ جس طرح آپ نے حکم کیا ہے۔ جناب اسیکر۔ ہمارے ملک کی سب سے بڑی صنعت اور میں اسے صنعت کوں گا کہ ہمارے ملک کی پچاس فیصد لاکران انٹریج اور جو ہماری پچاس فیصد سے زیادہ آمدی ایکریلپھر سیز کی۔ لیکن میں بڑے افسوس سے یہ بات کہوں گی کہ امرکری حکومت نے جو اندھریل پالیسی دی اس میں ایکریلپھر سیز کو یا ایکریلپھر اندھریل کو کسی قسم کا کوئی انٹرینیشنیل (Incentive) نہیں دیا اور میں اس معزز ایوان کے توسط سے مرکزی حکومت سے مطالبہ کرتا ہوں کہ جس قسم کے (Incentive) انٹرینیشنیل اندھریل یا دوسری بولیں کیوں نہیں (Business) کو دیے ہیں اور اس طرح

کے انتیو زری شعبہ کو بھی دیئے جائیں تاکہ یہ شعبہ زیادہ (Attractive) اڑکنو ہو اور جاذب نظر ہونے کے حوالے سے میں یہ کہوں گا آج کل آرگانائزیشن کا جو پر اس شروع ہے وہ مالوں سے اگر شروں میں آباد ہوتے ہیں۔ شروں میں جس طرح کوئی کا حال آپ دیکھتے ہیں۔ کراچی کا حال آپ دیکھتے ہیں حیدر آباد کا حال آپ دیکھتے ہیں اور دوسرے بڑے شروں کا ہم حال دیکھتے ہیں کہ حکومت ان کو پینے کا پانی، گیس بجلی اور دوسرے سوچیں فراہم نہیں کر سکتی۔ وہ صرف اسی وجہ سے۔ اگر ہم ایکر پلپر سیڈ کو Develop کریں ہم زیادہ انتیو Incentive دیں تو یہ جو آرگانائزیشن کا پر اس ہے کم سے کم کر سکتے ہیں۔ ہم اپنی اس صنعت کو بھی ترقی دے سکتے ہیں اور شری آبادی جو گنجان سے گنجان تروری ہے اسے بھی کم کر سکتے ہیں اور عوام کو ہم بہتر سوچیں سیا کر سکتے ہیں۔ میں ایک مرتبہ پھر اس ایوان کے توسط سے مرکزی حکومت سے مطالبہ کروں گا کہ جو الکٹریشی رست ہیں روپے پر ہاؤس پار ہو وہ چارج کرتے ہیں۔ اسے گھاکر دہ سانچہ یا ستر ہوپے تک کرے کیونکہ سنده اور ہنگاب میں جو ہمارے زمیندار بھائی ہیں۔

وہ کوئی پندرہ فٹ یا دس فٹ سے دس ہارس پا در کے انہیں سے پانی پہنچ کرتے ہیں لیکن ہم ۲۲۰۔۱۹۰ فٹ سے صرف تین انچ پانی پہنچ کرتے ہیں اور جب آپ آٹھ انچ اور تین انچ پانی کا معافہ کریں تو کریں تو دیکھیں ہمارا خرچہ جو بجلی کا پانی نکالنے پر فی گیلین آتا ہے ہم اس کے لئے زیادہ پیسہ دے رہے ہیں تو پھر ہم مرکزی حکومت سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ ہمیں جو بجلی کا نیف ہے اس میں رعایت دی جائے۔

جتاب اپنیکر۔ بحث اچلاس کے دوران آپ خود بہتر جانتے ہیں کہ اسلامی اشاف بت مصروف ہوتا ہے کیونکہ طباعت چھپائی دفیرہ سب کچھ کرنا ہوتا ہے تو میں چیف نسٹر کی طرف سے ایک ماہ کی تجوہ بطور بلونس اعلان کرتا ہوں۔— (حسین آفرن)

○ ذاکر کلیم اللہ۔ جتاب دو ماہ کی تجوہ دے دیں تو بہتر ہے۔

○ وزیر خزانہ۔ اب عید آرہی ہے اگر ہم دو ماہ کی تجوہ دے دیں تو زیادہ فضول خرچی کریں گے تو ایک ماہ کی تجوہ نہیں ہے۔

جتاب والا۔ کچھ دن پہنچرہ ماں بلاک ایلوکشن پر زور دا گیا ہے میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ سرچارج کے جو پہنچے ہیں یہ ہمیں تاخیر سے ملے ہیں اور آپ خود جانتے ہیں کہ ۲۰۳ کوئی کم رقم نہیں ہے اس کے لئے پیسی دوں ہناتا۔ پلان کرنا۔ اس کو کم از کم چھ سات ماہ لگیں گے اگر کوئی یہ توقع کرتا ہے کہ صرف چھ دن میں پیسی

وں وغیرہ بیٹھ کر بنا کیں تو میرے خیال میں یہ صحیح بات نہ ہوگی۔

جتاب اپنیکر۔ یہاں یہ بات بھی ہوئی کہ ایوان میں اپنیکر کا جو دیوبیہ ہے وہ جانبدارانہ ہے اور مجزز اراکین نے کہا ہے کہ جمہوری روایات کو پالاں کیا گیا ہے یہ کوئی نئی بات نہیں ہے جب میں وہاں دوسری طرف بیٹھا کرتا تھا تو میرے ساتھ بھی بہت سے ایسے واقعات پیش آتے تھے میرے بہت سے دوستوں کو یاد ہو گا کہ جب ہم تحریک التوا پڑھنے لگے تو اس وقت اپنیکر نے اسیبلی کا اجلاس غیر معمونہ مدت کے لئے ملتی کر دیا اور اس سے پہلے ہماری تحریک التوا کے متعلق کشز کو بھیجا گیا کہ آپ اپنی تحریک التوا اپنی لے لیں جناب اس وقت اسیبلی کی روایات پالاں نہیں ہوتی تھیں کیا آج اسیبلی کی روایات پالاں ہو رہی ہیں۔

جتاب اپنیکر۔ کسی بھی اسیبلی کی روایات یا جمہوری روایات یا جمہوریت کے لئے یا جمہوری اداروں کے استحکام کے لئے صرف حکومت نہیں بلکہ حزب اقتدار حزب اختلاف اراکین عوام اور دوسرے طبقات جب تک ایک مشتبہ رد عمل قائم نہیں رکھیں گے تو میرے خیال میں پھر جمہوریت کو پہنچنے کا موقع نہیں دیں گے اور آج کے آپ جانتے ہیں آپ مشرق یورپ کو دیکھیں وہ لوگ جمہوریت کی طرف جا رہے ہیں کیونکہ پہلے جو ستم انہوں نے بھائے تھے انہوں نے عسوں کیا کہ ان کے ستم میں کچھ غاییاں ہیں جس طرح میں نے پہلے عرض کیا کہ پر نیک کوئی بھی ستم نہیں ہوتا ہے لیکن شاید پارلیمانی جمہوریت دوسرے نظام سے بہتر ثابت ہوا ہے اور ہم خدا سے دعا کرتے ہیں کہ خدا ہمیں موقع دے ہم اپنے لوگوں کی خدمت کریں تاکہ اگر ان کے سائل ختم نہ کر سکیں تو ان کے سائل کم سے کم کر سکیں۔

اور اب کچھ دوست یہ کہتے ہیں کہ بجٹ سرپس (اضافی) نہیں ہے تو میں کہتا ہوں کہ سرپس ہے اب ہم پر ایک بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہم اس پیسے کو بڑی احتیاط سے خرچ کریں کیونکہ جتاب اپنیکر اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اب ہمارا بجٹ سرپس کروڑ روپے لگے سال ہم کو غیر ترقیاتی اخراجات کی مدد میں رکھنے پڑیں گے تو ہم کو مستقبل کے لئے ہر چیز کو پلان کر کے آگے جانا ہو گا ہم کو پلان کر کے ترقیاتی منصوبوں پر عملدرآمد کرنا ہو گا ہم کو اپنی زراعت، تعلیم صحت کی طرف اور دوسرے تمام شعبوں کی طرف توجہ دیتی ہو گی اور اپنے عوام کی خدمت کرنی ہو گی جب میں تقریر شروع کر رہا تھا ایک شعر پڑھا تھا ارجمن داس صاحب نہیں بیٹھے تھے اب میں دوبارہ اپنی تقریر فتح کرتے ہوئے ایک شعر پڑھتا ہوں۔

بنے ہوئے۔ میں سال میں گیا رہ سال تو اس صوبہ میں مارٹل لائے گا اور میں سمجھتا ہوں کہ نو سال میں ہماری ذمہ دشیں آئیں اور گھنیں۔ ہم لوگ بلوچستان ایک جمیوری عمل سے گزر رہے ہیں اور ایک قبائلی معاشرہ سے ہم ایک جمیوری معاشرہ کی طرف جا رہے ہیں اور پھر ہمارے ساتھ ان پڑھ آؤی بھی ہیں اور ہمارے ساتھ دیں دار قوتیں بھی ہیں۔ تو جناب ظاہر ہے جو ہم مجرم آئیں گے وہ ہم ہی ہیں اور میں یہ کہہ سکتا ہوں یا شاید مجھے کہنا نہیں چاہئے کہ ہم لوگوں کو ابھی اس قبائلی نظام سے لکھنا ہے یہ جمیوری نکتہ ہے۔ آپ کو اور ہم سب کو اس چیز کو تسلیم کر لینا چاہئے اور اگر ہم اس کو تسلیم کر لیتے تو میں سمجھتا ہوں کہ کچھ اور بہتر حالات اس صوبہ میں ہوتے۔ (آذان) (تقریر روک دی گئی)

جناب اہمیکر۔ پہلے تو میں وزیر خزانہ صاحب کو ایسا بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں خوش ہوتا اگر حزب اختلاف ایک کلمہ تو تعریف کا کر دیتے تھے لیکن بہر حال جمیوریت ہے جی۔ نیک ہے جی۔ حضرات میں بات کر رہا تھا بلوچستان کی اس جمیوری عمل کی۔ ہم لوگ ایک قبائلی نظام سے نکل کر ایک جمیوری عمل میں داخل ہو رہے ہیں۔ تو ہمیں اس جمیوری عمل کی روایات کو قائم رکھنا ہے۔ اس میں جتنا بھی ہو سکے ہمیں اس صوبہ کے عوام کی خدمت کرنی ہے۔ حضرات جب ہم لوگ اونٹوں پر آدمیوں کو یہاں پر درہ بولان سے جاتے ہوئے دیکھتے ہیں تو احساس ہوتا ہے یہ رقم یہ پیسہ یہ ہماری ایم۔ پی۔ اے شپ (MPA-Ship) جب ہم اس غریب کی بات پر غور کریں اور اس کی مصائب کا سچیں تو یہ کوئی چیز نہیں ہیں۔ اس صوبہ کے عوام یقیناً بڑے غریب ہیں اور ہم لوگ جس طرح رہ رہے ہیں اور اپنی زندگی برکر رہے ہیں، جس طرح لینڈ کروزر لے رہے ہیں میں بالکل یہ جانتا ہوں کہ لینڈ کروزر ایک مشکل گازی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ پانچ سال کے لئے ہمل جائے گی اور روز راتیں کے ہم خواب نہیں دیکھ رہے ہیں لیکن اس کے ساتھ ہمیں ان غرضیہ حرام کا بھی خیال کرنا ہے اس غریب عوام کو احساس دلانا ہے اور اس کو جمیوری حق دننا ہے اور ان سے ہم یہ توقع کرتے ہیں کہ بلوچستان کے مسائل کو وہ بھی سمجھیں اور وہ جو اپنا آدمی چن کر یہاں لا کیں وہ خدمتگار ہوں۔ ہم لوگ سردار خیل ہیں، کوئی نواب ہے اور ہم لوگوں کو یقیناً ان غریبوں کے احساسات کا پتہ نہیں گلتا۔ (ڈیک بجائے گئے) یہ میں سمجھتا ہوں کہ جمیوریت میں ہم لوگ ایک قسم کی یہ جو ہماری کلاس ہے ایک قسم کی رکاوٹ ہے۔ اگر ہم لوگ اپنے عوام کو چھوڑ دیں اور اس غریب عوام کو آنے دیں اور وہ بیٹھ کر کے اس بیلیوں میں اس حکومت کے کام کو چلا کیں میں سمجھتا ہوں کہ پھر اس کو شاید اس لینڈ کروزر کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ وہ ایک سونزوکی گازی میں

پکھ بھج کر میں ہنا ہوں موج دریا کا حلیف
ورنہ میں بھی جانتا ہوں کہ عائیت ساہل میں ہے
ثہریہ (حسین آفرن)

○ جناب اپنیکر۔ اب آخر میں قائد ایوان خطاب فرمائیں گے۔

○ میرتلح محمد خان جمالی۔ (قائد ایوان)۔ محترم اپنیکر صاحب۔

قائد حزب اختلاف کا ابھی مجھے پہنچنے نہیں ہے کہ قائد حزب اختلاف ارجمن داس ہے سنت سنگے ہے۔ حضرات۔

یہ بلوچستان کے عوام کی خوش قسمتی ہے کہ بلوچستان کی حکومت کو آئی جسے آئی کی حکومت سے چھ ماہ میں دو ایوارڈ ملے ہیں ایک پانی کا ہے پانی اباہیں کا ہو میران کا ہو ہم لوگ تو اسے دریا سندھ کا ہی کہیں گے پانی کا استعمال ہم بغیر نہرس بنائے استعمال نہیں کر سکتے ہیں اس چیز کا علم ظہور حسین کھوسہ کو ہو گا کہ پانی ابھی ملا ہے ہم نے نہرس بنانی ہیں۔ ابھی جیسا کہ نواب صاحب نے فرمایا کہ پانی کو ابھی سے استعمال کرنا چاہئے تاکہ ہمارا بے جانہ سوکھ جائے میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ اس دفعہ کسی کا بچا نہیں سوکھے گا اور یہ زمین سیراب ہو گی۔
دوسرا این ایف سی ایوارڈ ہے اس بارے میں بھی نواب صاحب نے آپ کو کافی تادیا ہے میں ایک بڑا عجیب قسم کا آدمی ہوں۔ مجھ سے پریس والوں نے پوچھا کہ باقی پیسے کا کیا ہوا تو میں نے کہہ کر باقی پیسے بھول جاؤ تو وہاں نواب صاحب موجود تھے انہوں نے فرمایا ایسا نہ کہ تو میں نے کہہ دیا منہ سے نکل گیا ہے۔ پھر میں نے کہا جو بھائیا پیسے ہیں وہ بھی ہم انشاء اللہ لیں کے بہر حال۔

One is better than two in the bush.

یہ بڑی مشکل سے پیسے ملے ہیں آپ کی سخت کا ثراور نتیجہ ہے ان پیسوں کو ہم نے بڑے افسوس طریقے سے استعمال کرنا ہے اور جو ہم کو بجٹ مل تھا وہ مگر ان وزیر اعلیٰ صاحب دے گئے تھے اور یہ جو بجٹ آج کے بعد پاس کریں گے۔ پہلے صرف ایم پی اے ایکسیم کے لئے ۶۵ لاکھ روپے تھے وہ آپ کا تھا آپ نے اپنے بجٹ پر تنقید کی ہے یہ بات ہم کو نہیں سمجھ آئی ہے کہ آپ نے تنقید کس پر کی ہے یہ انسان کی خوشی کی بات ہے کہ اپنے آپ پر تنقید کرے۔ سوائے ایم پی اے ایکسیم ۶۵ لاکھ کے یہ آپ ہی کا بجٹ تھا اس کو ہم آگے لے گئے تھے۔
دوسرا ہمارے صوبے کو بننے ہوئے میں سال ہو گئے ہیں۔

اس کی جو پالیسیز (Policies) حسین اس کو ہم نے آئے تھے۔ دوسرے جناب میں سال ہوئے ہیں ہمارے صوبہ کو

بھی خوش ہو گا۔ (ذیک بجائے گئے) حضرات تقریریں بست زیادہ ہوئی ہیں ایک دو پانچ ہیں۔ میں ارجمن داس سمجھنی کو داودتا ہوں۔ سارے ہاؤں کو اس نے ہم سب کو ایسے کیا ہوا ہے۔ اچکر پر بھی حملہ ہے اور ہم پر بھی حملہ ہے۔ لیکن اس نے ایک بڑی عجیب حرکت کی جس کا مجھے بڑا دکھ ہے۔ وہ ہندوستانی فلموں میں ایک اوم پوری ہوتا ہے وہ آپ سب کو پڑھتے ہے۔ تو آپ نے جو ہندی میں سنت سنگھ کو جو تقریر لکھ کر دی وہ تھوڑی گالیاں حصیں یہ میں آپ کو بتا دوں۔ لیکن ہم گالیاں کما کر بھی خوش ہوتے ہیں۔ ہم یہ نہ سمجھیں کہ غیر جموروی بات تھی۔ سنت سنگھ نے گالیں بھی دی تو چلو پرواہ نہیں شکر ہے۔ تو میں ان کو یہ بتا دوں۔ حضرات اس صوبہ میں پینتیس پر سنت کیشن لیا جاتا ہے اور یہ دباء پرانی چلی آری ہے۔ ہمارے نے زیادہ دنگ چیف مشر صاحبان گذرے ہیں۔ ان کے دور میں بھی یہ کشوں نہیں ہوا لیکن ہم لوگ یہ ضرور کوشش کریں گے کہ اس کیشن کو چتنا بھی ہو سکے ہمارے یہاں جتنے بھی گورنمنٹ ملازمین پڑھتے ہوئے ہیں میں ان کو تنیہ کرتا ہوں کہ اس کیشن کو آپ اپنا ملکیت نہ سمجھیں (تمالیاں) آپ اس کو یہ نہ سمجھیں کہ ہمارا جو بجٹ اگر سو کروڑ روپے کا ہے تو پینتیس کروڑ روپے آپ کے ہیں۔ یہ کتنے دکھ کی بات ہے جناب۔ آج جب میں ایک جگہ گیا تو مجھے کو تھیاں دکھائی گئیں کہ جی یہ فلاں سیکریٹری کی ہیں۔ یا ر تم لوگ بھی تو بلوچستانی ہو، تم لوگ بھی اگر عوام کا پیسہ اس طرح کھاتے رہو گے۔ ہم تو آپس میں لڑپڑتے ہیں۔ ڈاکٹر مالک ہے اسرار زبردی ہے ہم تو ہولشنسز ہیں یا ر ہم تو لڑتے رہتے ہیں۔ آپ تو سیکریٹری ہیں آپ کو احساس نہیں ہوتا کہ پینتیس پر سنت آپ کے تیجے کھایا جاتا ہے۔ جناب آپ لوگوں کو کچھ احساس ہونا چاہئے اور اس تمام چیز کو ہمیں غور کرنا پڑے گا۔ اس میں حزب اختلاف ہو عوام ہو جیسے نواب صاحب نے کہا یہ ختم نہیں ہوا لیکن اس چیز کو ہمیں ختم کرنا ہو گا۔

میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہے تو مشکل لیکن ہمیں اس کو ختم کرنا چاہئے۔ پھر جناب میرے آرڈرز کے بارے میں بتایا۔ اب یہ اتفاق ہے کہ میرے پین سے جیسے ہی ایم پی اے لکھتا ہے تو کہتا ہے کہ گائے اپنا منہ کھول لیتی ہے میں بھی اپنا پین اسی وقت نکال لیتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں ایم پی اے صاحبان آئے اور خاص کر ہاڑ کمیران آتے ہیں مجھے تو صرف دشخط ہی تو کرنے ہوتے ہیں۔ کہ جی یہ نہیں نہیں یہ کرو۔ بھی یہ نہیں ہو سکتا۔ (ذیک بجائے گئے) میں اسے بتاتا ہوں کہ جی یہ نہیں ہو سکتا لیکن وہ کہتے ہیں کہ نہیں نہیں آپ اسے دشخط کر دیں۔ باقی کام میرا ہے۔ یہ چیزیں ہم سب کو اور ہم سب تعلیم یافتے ہیں، ایم پی ایز ہیں اور عوام کے نمائندے ہیں۔ ہمیں محسوس کرنا چاہئے۔ میں نے کہا جی کہ دروازے بند۔ جس کو نام لینا ہو وہ آجائیں نواب اسلام آتے ہیں تو

چہ آدمی ساتھ لے کر آتے ہیں۔

اب یہ چند اپ کے لئے میں نہیں کتنا کہ میں کوئی باہر کا ہوں میں بھی آپ میں سے ہوں۔ اس ادارے کو ہم سب مل کر اہمیت دیتے ہیں۔ احترام کرنا ہے اور اس سٹم کو چلانا ہے۔ آج ہم چلاں گے کل ہماری شلیں اس سٹم کو اچھی طرح چلاں گی۔ اگر آج ہم بھگرے ہیں اور آج ہم نے احترام نہیں کیا۔ پھر اس صوبے میں جس طرح ہم قبائلی نظام میں جکڑے ہوئے ہیں۔ خدا غواست ایک ایسے گندے نظام میں پس جائیں جو کہ بڑی بھی ان صورت پیش کرے گا۔ ہماری نیت یہ ہے کہ یہ صوبہ ترقی کرے میں جو دیکھ رہا ہوں۔ جو (Picture) میں دیکھ رہا ہوں۔ شاکر ہمارے وقت میں یا ہمارے سے بعد میں ہو۔ یہ ہے کہ انگلستان، ایران، پاکستان میں سے خصوصاً بلوچستان یہ سب ایک معاشی اور اس تجارتی لیوں پر اکٹھے ہوتے جا رہے ہیں۔ ہمارا آٹا، تمی، گائے ہنل قدر ہار جا رہے ہیں قدر ہار سے سامان کی صورت میں کافی آرہا ہے پاکستان میں اسی طرح گیس سلنڈر دیگر ضروریات زندگی کا سامان ایران سے آرہا ہے اور یہاں سے کپڑے میرا کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ایک نجپول تجارتی سکیشن بن رہا ہے۔ اس کو پہرہ سمجھیں اسکنگ سمجھیں ایسا دور آنے والا ہے کہ بلوچستان کے عوام اس تجارت سے کافی خوشحال ہوں گے۔ دوسرا کراچی میں گز بڑھنے کی وجہ سے میں سمجھتا ہوں ہماری port (سی پورٹ) میں ترقی آنے والی ہے۔ بلوچستان کا (Climate) یعنی موسم ایسا ہے کہ یہاں پر ہر قسم کا فروٹ پیدا ہوتا ہے مثلاً چیکو۔ کوکونٹ اور کیلا سبیلہ میں پیدا ہوتا ہے۔ انگور آزو۔ خربوزہ۔ چیری زیارت پیشیں میں پیدا ہوتے ہیں۔ ہم لوگوں کو سچنا چاہئے اور میں دیکھ رہا ہوں آپ لوگوں کو تباہوں کہ ہمارے صوبے نے آخر کار ترقی کرنی ہے ہمارے صوبے میں پہرہ آنا ہی آتا ہے اور ہم لوگوں کو آگے بڑھ کر ان موقعوں کو ضائع نہیں کرنا ہے۔ ہمیں ناقالی سے کیا فائدہ۔ اب ہم بیٹھے ہیں یا نواب صاحب کوئی تک نہیں۔ صوبے میں ناقالی یا حزب اختلاف وغیرہ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم لوگ مل کر اس صوبے کے حقوق کے لئے جدوجہد کریں تو ہمارے میں گے اور ہم لوگ ترقی کریں گے اور غریب عوام کی ترقی ہوگی۔ اب زرعی زمین ہمارے پاس ڈیڑھ کروڑ ایکڑ جہاں ثبوہ دیں گے ہیں۔ اب ثبوہ دیں لئے کے لئے ڈیڑھ کروڑ ایکڑ میں بھلی کتھی ہاہنے۔ کتنی ڈیڑھ ہاہنیں یہ ساری اس قسم کی اسکیمیں ہیں ہم لوگ اس کی ترقی میں مل کر دیکھ سکتے ہیں۔ ہم لوگ یہ پروجیکٹس پہاڑکتے ہیں۔ ہم لوگ ان پروجیکٹس پر عمل کرائیں۔ ہم لوگ باہر کی دنیا سے پہرہ لاسکتے ہیں اور اس کے لئے میں سمجھتا ہوں جہاں تک میری ذات کی کوششیں ہے میں کوششیں کرتا رہوں گا کہ جتنا بھی ہو سکے بلوچستان کی ان

وادیوں میں بھین کے خلیع میں ووب کے خلیع میں لورالائی کے خلیع جہاں دیم کی صورت ہے جہاں ٹھڈویں کی صورت ہے۔ وہاں ان چیزوں کو ہم نے لے کر رہا ہے۔ ۲۴ کے قریب ہمارے پاس پھاڑی ندی نالے ہیں۔ جن میں سے سارے تین ہزار کیوں سک ہانی بتتا ہے۔ ہم اس سے ناکہہ اخاتیں تین ہزار سات سو ہمارے پاس کارپڑات ہیں۔ جس سے فی کارپڑ میں دیونہ کیوں سک تین کیوں سک اور بڑی کارپڑ میں پانچ کیوں سک ہانی ہے۔ پہلے میں یہ سمجھتا تھا کہ گران ایک پڑ بیٹھنے والاتھ ہے جہاں کچھ بھی نہیں میں دہاں گما دہاں کے میں نے دہا بیکھے۔ دریاؤں کے کنارے ہم نے آہادی دیکھی ہمیں بڑی خوشی ہوئی کہ یہ ملاتہ تو آہاد ملاتہ ہے یہ آہاد ملاتہ بیکھے۔ دہا دہا کی وجہ سے ایک جزوہ دہا دہا ہے اور وہ کہیں بھی نہیں جانتے۔ کوئی گہرے گران پہمانہ دہ چکا ہے دہا دہا کی وجہ سے ایک جزوہ دہا دہا ہے اور وہ کہیں بھی نہیں جانتے۔ کوئی گہرے گران پہمانہ دہ چکا ہے ہماری نیت ہے کہ یہ دہا دہا کے شروع کریں میں ایم پی اے حضرات سے کتنا ہوں کہ مند سے نہیں بلکہ اپنے ان کے ہاردار سے گوارہ سے نہیں جیونی سے دہا دہا شروع کریں گے کراچی کے لئے جانا شرہ ہے میں سوچتا ہوں کہ کراچی سے پہلے کوئی طرف آئیں تو وہ اچھا ہو گا ہمارا آپس میں لیں دین زیادہ ہو جائے گا تو ہمارے لوگ اس صوبے کی سیاست میں (mix) ہو جائیں حضرات اصل میں میری نیت جوابات دینے کی حقیقی تین ہماریں لے کر کہ رہنے دیں نئے دور جو بلوچستان میں گزرے آپ لوگوں کو پڑھے ہے کہ میں جب اسلام آپا سے آہاد تھا مجھے یقین بھی نہیں تھا کہ میں صوبائی ممبر ہوں گا یا وزیر اعلیٰ یہ سب آپ لوگوں کی مہماںی سے میں اس جگہ پہنچا ہوں۔ ڈیک بجائے گئے)

آپ لوگ ہمارے ساتھی دوست احباب ہیں ان کی جو تجاذب ہوں گی آپس میں بینہ کران تجاذب پر غور کریں گے۔ سوچیں گے اور جتنا بہتر ہو سکتا ہے میں بہتری کے پیچے میں رکاوٹ نہیں ہوں گا۔ اس صوبے کی بہتری کے لئے اگر کوئی اور بہتر آدمی ملے مجھے اکار نہیں ایک چیز سے یہ میں آپ کو تاکید۔ ہم کہتے ہیں کہ ہم لوگوں کو پرانے دور کو بھول جانا چاہئے در گذر کیا چلو جو گذر گیا سو گذر گیا۔ اسی کی وجہ سے ہم اکٹھے ہوئے ہٹکر کی بات ہے۔ میں ملکور ہوں نواب صاحب کا جس نے ہماری شرافت کی تعریف کی میں اتنا شریف ہوں گہ ایک ادھر سکھنے کر لے جاتا ہے میں اس کے ساتھ چلا جاتا ہوں دوسرا اس طرف سکھنے کر لے جاتا ہے میں اور چلا جاتا ہوں پہ میری آپ کیونہن ہے مجھے یقین ہے کہ حزب الدّار اور حزب المخالف کے ایم پی اے مجھے معاف کر دیں گے۔ فریب ہوا م کے دفاتر کو بلند کریں گے۔ بلوچستان کی طوفانی دوگنی کر دیں گے۔ صاحب جب آپ کے ملاتے کے مری بھتی آتے ہیں وہ لوگوں کی صورت میں وہ ہم دیکھتے ہیں جو ادھر سے جاتے ہیں وہ ہم دیکھتے

ہیں جو ٹوب کی حالت میں ہمیں پڑتے ہے۔ جو ایک غریب آدمی ہے اس کے لئے ہم کیا کر رہے ہیں۔ ان کے لئے ہم کچھ کرتے۔ ہمیں اپنی کاری کی لگر ہے نواب صاحب کو اپنی کاری کی لگر ہے ہمیں یہ ایک بیویوی تصور ذہن میں لانا ہے کہ ہمیں اس بلوچ۔ بلوچ نہیں کہتا حید خان صاحب ناراض ہوں گے۔ تو بلوچستان کو ایک باوقار زندگی برقرار کی۔ خدا کرے کہ ہم اس بلوچستان کے معاملے کو حل کریں گے۔ بلڈوزر کی بات میں نے کہ دی غبور ہیں خان! صاحب بلڈوزر والے عجیب لوگ ہیں۔ آپ کی ضرورت ہے ایکر لیکپڑ پار منٹ کو ہم نے کہا Sort out کرنا کچھ دیکھنا ہے اس کے بارے میں کیونکہ میں نے جن لوگوں کو بلڈوزر دیتے ہیں وہ بھی لوگوں کو نہیں ملے۔ بلڈوزر نہیں دنوں چیزیں نہیں۔ نہ پیہے نہ بلڈوزر اور نہ لوگوں کو خوشی ہوئی یہ بڑے الفوس کی بات ہے اس پر مجھے نہیں پڑتے کہ خاران میں بلڈوزر کام کر رہے ہیں اور کس کے پاس ہے مجھے کسی نے تباہ کر مانیز والے لے گئے اور اپنے کروماتیٹ نکال رہے ہیں اور ایکر لپڑ کے بلڈوزر ہیں یعنی اس طرح صوبے کا ستیاہاں ہو جائے گا اور یہ ہماری ذمہ داری ہے ہم آپ کو یقین سے تباہیں خواتین کی ترقی کے لئے ہمارا معاشرو ایسا ہے کہ آہستہ آہستہ ترقی ہو سکتی ہے۔

نیچپور سڑائیک پر ہیں اور میں نیچپور حضرات کو تباہ دینا چاہتا ہوں کہ نیچپور یقیناً ہمارے اسکولوں کی دیکھے بھال کرتے ہیں اور ہم سب سے بہتر انسان ہیں وہ عجیب بچوں کو پڑھاتے ہیں آپ اسکول نہیں گئے ہوں گے آپ میں سے شاید ہمارے ساتھ میں نے ایک آدھ اسکول دیکھا ہے اور بڑے دکھ کے ساتھ کہتا ہوں کہ ایک دن میں پلک اسکول گیا Beacon House میں اور ہر بچے بڑے گھرے ہوئے کھلے ہوئے اور جہاں میں گورنمنٹ اسکول میں گیا وہاں بڑی بڑی حالت تھی اور میں کوئی نہیں کہ ایم پی اے حضرات سے یہ اپیل کرتا ہوں کہ اگر وہ اپنے ایم پی اے فنڈ سے اسکولوں کو اس وفعہ کوئی فیروائز اور پھر ہم بھی اور حکومت بھی مل کر اگر سنکل اسٹوری کو ہم ڈیل اسٹوری کریں اگر ایک گھر ہے دوسرا گھر لے لیں لیکن جس طرح وہ سب اس طرح کر کے بیٹھے ہوئے ہیں سارے بچے یعنی یہ کیا ہم تعلیم دے سکتے ہیں کوئی تعلیم نہیں ہے یا ر غریب کی کیا تعلیم ہے اور وہ پڑھ کر کیا کہیں ٹیشن میں آئے گا وہ کیا کرے گا کہاں Beacon House کا طالب علم اور کہاں یہ آخر ہم لوگ شرافت، مصلحت یا ساری چیزیں ہم میں ہیں اور میں سمجھتا ہوں لیکن ہم اپنے صوبائی حقوق نہیں چھوڑ دیں گے یہ میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کوئی شر کے بارے میں میں تا دوں کہ سمجھ میں آپ سب سن لیں کہ کوئی میں کھدائی ہو گئی اور ابھی جہاں کھدائی ہو رہی ہے وہ آپ سب کو پڑتے ہیں اور جو کھدائی ہو گئی وہ جتنا بڑا جیسے بڑوں پر ہو گی پھر آپ

کو تمدن ہار میئے تکلیف سے گزارنے پریں کے یہاں نزدیک بند کرنی پڑے گی یہ داسا کا پروجیکٹ آ رہا ہے کیونکہ پسلے کوئی شرکی مردم شماری بچا سزاوار تھی اب دس لاکھ ہے اور جو لوگ روزانہ دور سے آتے ہیں کوئی دو لاکھ کے قریب آتے ہیں۔ کوئی بادہ لاکھ کے قریب لوگ روزانہ کوئی میں پھرتے ہیں تو ان کے پانی کا سلسہ ٹالوں کا سلسہ سیدرچنگ اس کے لئے یہ داسا کا پروجیکٹ ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ تبریز سے دسمبر تک کمداںی ہو گی عوام کو یقیناً اس بارے میں پسلے سے انتہا کرنا چاہتا ہوں کہ تھوڑی سی تکلیف ضرور ہو گی اس کو ہم سب نے برداشت کرنا ہے کیونکہ اگر پانی نکل گیا ہو بدلہ با پروجیکٹ ہے Poliction ہے پانی کا استعمال ہے ثوب ویز ہیں پاؤں ہیں تو میں یہ آپ سب کو ہتا دوں یہاں ایک چو گنی کا مسئلہ ہے میں چاہتا ہوں کہ اس کو بہتر طریقے سے حل کریں عوام کی خواہشات کو مد نظر رکھ کر کے خاص کر چیزبرآف کامرس کی خواہشات کو مد نظر رکھتے ہوئے میں یہ بھی دیکھ رہا ہوں کہ ہم اپنے پاؤں پر کھڑے ہو رہے ہیں ہم نے معاشری حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے لیکن بھی نہیں لگائے ہیں لیکن اگر ہم کوئی پر مارٹل پر برائیڈ اور جو بھی ماڈر ہیں ان کے اوپر ہم لیکن نہیں ہیں کوڈو ٹلچ سے جو بھی چیز باہر جاتی ہے اگر ایک ٹرک پر ہم دو سو روپے لگائیں تو ہمارے پاس آٹھ دس میں کوڈو روپے اور بھی آٹکتا ہے لیکن ہم نے عوام کی فلاخ و بہود کے لئے اس قسم کے لیکن نہیں لگائے لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ آئندہ سالوں کے لئے عوام کو یہ لیکن نہیں بنا پڑے گا۔ جس سے ہمیں اپنے صوبے کے لئے کام کی سولت ہو جائے گی پھر ایک دو اور مسئلے ہیں ثوب ویز و اڈر ریگز یہ یقیناً ایک مسئلہ ہے ہمارے پاس چھیالیں کے قریب ریگز rigs ہیں سولہ خراب ہیں تم کے قریب ٹھیک ہیں اور تم پھر اتنے بڑے صوبے میں پھیلا دیجئے جاتے ہیں اور ان کا کام خاص تسلی بخش نہیں ہے یہ بھی میں۔ آپ لوگوں کو ہتا دوں اس پر مجھے خوشی نہیں ہے واڈ ریگز rigs کس طرح کام کر رہے ہیں۔ پھر ڈاکٹر یہ پڑھ کر پتہ نہیں کہ کہاں جاتے ہیں ہمیں تو سمجھ نہیں آ رہا ہے کہ کوئی میں رہ جاتے ہیں یا بھاگ جاتے ہیں یا کراچی چلے جاتے ہیں پھر لیڈی ڈاکٹر پڑھتی ہیں اور شاریاں کر لیتی ہیں کسی بھی لیڈی ڈاکٹر اور میلیبل available نہیں ہے یہ بڑے دکھ کی بات ہے اور ہیں یہ محسوس کرنا چاہئے کہ آپ جب ہمارے ساتھ بونڈ دیتے ہیں سب چیز کرتے ہیں تو آپ کو بھی چاہئے کہ کم از کم دو سال تین سال گورنمنٹ سروس میں رہیں دور دراز کے دہمات میں جائیں لیکن یہ ڈاکٹر ہالاکنہ تعلیم یافت ہیں اور قسم کھاتے ہیں کہ ہم عوام کی خدمت کریں گے اور ان کا یہ ضریب ہے۔

میں ہندو اقلیت کے لئے مرکزی حکومت سے اپیل کرتا ہوں اور اقلیت کے لئے بلوچستان کو ایک قوی سیٹ دی

جائے میں چاہتا ہوں کہ ارجمن دا س اور پڑھا جائے تو بھرے۔ تو کندھی کا ہالی کا مسئلہ ہے اگر شہبز طیون کا اسکم
واڑ پٹالی کا اسکم ہے ان کو ہم پانی ضور دیں گے۔ لیزی می صاحب آپ بھی ایم پی اے نلا میں اور ہم
گورنمنٹ کے نلاز ملائکر کے تو کندھی کو اس سال پانی انشاء اللہ ہم ضور دیں گے ایک پا ایک پر میں آپ کو
صال ہاتھا ہوں کہ ہم لوگ کنور ہیں وہ ہاتھ پر سخت طالبین ہو کہ مرکزی حکومت کو چیز کو دینا چاہئے اور میں
بھے دکھ کے ساتھ کھاتا ہوں کہ چو کہ اسے سال کوئی صوہائی آدمی وہاں نہیں ہے اور نہ تو کرہے نہ طالب ہے
جیسے پانی آئی اے ہے با رلے ہے اس میں ہم اپنے لوگ بھری نہیں کر سکتے ہیں اس کا ہمیں دکھ ہے اس کو ہم
لوگ سی ہی آئی ہیں الحائیں گے یہ معاملہ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہمارا سے کوئی آدمی گردہ چو ہے میں ناپذیرہ میں
با سولہ میں اسلام آباد جائے گا اس کی تھوڑا اس کو پوری نہیں پڑے گی وہاں رہائش کا مسئلہ ہے بھرپال اس
معاملے کو ہم نہیں پھر دیں گے یہ انشاء اللہ ہتنا بھی ہو گا ہم اس کو الحائیں گے اور ایک ہاتھ ہمارے ساتھ
پشتوں بھائیوں نے کی ہے کہ خان قلات کا ایک ایوارڈ ہے اس ایوارڈ کا یادیگار نہیں نہاتے کہ ہات کرتے ہیں
لیکن اس ایوارڈ کو ہم دیکھیں گے اور ہمارا خیال ہے کہ ہتنی بھی پشتوں آبادی ہے سے اس کے اپر یہ کر کے
ہم لوگ نیصلہ کریں گے تاکہ یہ ایک مسئلہ ہے درپیشہ اس سے عمل ہو جانا چاہئے جناب اتنی ہی ہات ہے یہ
ساری ہائیں اس چہ سینے میں ہو گی ہیں آئی ہے آئی کی حکومت ہے اس میں اگر صدر قلام اسحاق خان صاحب
اور میلان نواز شریف صاحب کی نیت صاف نہیں ہوتی تو ایوارڈ بھی ہمیں نہیں ملتی اور اگر ایوارڈ نہیں ملتی تو ہم
کیا کر سکتے۔ پہلے دنوں میں ہم نے کیا گیا کوئی فائدہ نہیں ہوا ان ہاتھ کا تو یہ ان کی یہی نیتی اور نیتی کا نتیجہ ہے
کہ ہم لوگ یہ ایوارڈ حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے اور یہ چیزیں ملے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اس میں
فریب موام اور بوجھستان کو ہتنا فائدہ ہو گا ہم دے سکیں گے ایک چھوٹا سا مسئلہ ہے کہ کچھ لوگ ضلع ہاتھا چاہئے
ہیں اس کے لئے میں نواب محمد اسلم ریسائی کی جیزین شہر میں ایک کمپلی ہاتا ہوں جس میں میں اخلاقی کام
رکھوں پھر بھران کا بھی۔

ہماں 'جمل'، 'گند ادا' ایک ضلع، 'ہارکمان' دوسرا ضلع، 'آواران' تیسرا ضلع، 'موی خیل' چوتھا ضلع، 'ستونگ' پانچواں
 ضلع۔

ان ضلعوں کے ایم پی اے ندوں اقار بگی صاحب، 'بھراز' کمپرائی صاحب، 'مہراج' بی بیو صاحب، 'مولانا امیر زمان
 صاحب اور آپ سے می سردار سنت سنگھ کو ہم نے اپر ہاتھ سے لے لیا ہے کہ اگر وہ اس کمپلی میں موقق الرود

ہوں تو ان کی صفائی وردہ علی محمد نو تجزیٰ صاحب ہمارے ساتھ آئے تو حضرات ان الفاظ کے ساتھ میں نواب ریسائی کو دوبارہ مہارک ہادرتا ہوں اور آئی ہے آئی کی قیامت کو سلام پیش کرتا ہوں جنہوں نے یہ ایجاد دیکھ دیں ہوا ہے اور میں پرانے دور کو بھول جاتا ہوں اور میں دور کی بات کریں گے اور انشاء اللہ اس صوبہ کی خصوصاً فریبِ خوام کی خدمت کریں گے اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم حکومت کا یہ ضائع میں ہوتے دیں گے ہم سارے بیک ہیں مولانا صاحب بیک ہی اور نواب اسلم صاحب بیک ہیں اگر میں بڑھا ہوں مبد العینہ ہیں نواب صاحب ہیں سنت ملکہ ہیں ہم چاروں ہادریں گے لیکن آپ لوگ ہو اس صوبہ کی خدمت کریں گے اور اس فریبِ خوام کی خدمت کریں گے جو کہ کافی مرے سے صدیوں سے ترس رہے ہیں یہ کوئی اس قسم کے بیخا آئیں ہو ان کی بات کو سے ہو ان کو ہادر قار طریقے سے سے ہو ان کو ہادر قار طریقے پر رہنے دیں ہو رات کو آرام سے سوئے کلاں ٹکوں کی فائزگ نہ ہو اور صح کو اپنے بچوں کو اسکوں بیچ سکیں صح کو اس کے بیچ اپنی تعلیم حاصل کر سکیں اس کو ہم وہ معاشرہ کئے ہیں اور میں کہتا ہوں یہی اسلامی معاشرہ ہے یہ فریب ہے جو میاں نوار شریف اس مل میں ناذ کرنا چاہئے ہیں ایک چھوٹا سا مسئلہ ہے جس کا مین ذکر کر دوں جس میں ہم ہو چکتائی بڑے خوش قست ہیں وہ ہے مردم شماری ہم بیچے بڑے پیدا کر رہے ہیں یہ میں صاف تھا دوں آپ کو کہ ہمارے ملک میں بیچے بڑے پیدا ہو رہے ہیں جس سے ہمیں بست سے اسکوں بست سے ہپھال بست سے کمرے بست سی دو کائیں ساری چیزیں بڑے رہے ہیں جو ہمارے ملک میں معاشی حالت ہے اس کے تحت ہم ان چیزوں کو نہیں بیچ سکتے تو بہرحال ہو چکتائیں اس میں خوش قست ہے ملک کا تینتالیس نیمود رقبہ ہمارے پاس ہے چالیس لاکھ مردم شماری ۱۸۸۴ء میں تھی ابھی میٹنے سڑلاکہ کے تربیب ہو گی ہمارے پاس ابھی بھی موقع ہے کہ اس صوبہ کی ہم خدمت کریں ورنہ یہ بھی لوگ کہتے ہیں کہ صوبہ ہو چکتائیں کے لوگ کام کریں پھر ہم لوگ آئے میں نک ہو چائیں گے تو ان الفاظ کے ساتھ میں آپ حضرات کا ٹکریہ ادا کرتا ہوں کہ میری یہ لکھی خوبصورت تقریب ہو نواب صاحب نے کی یا سوادار سنت ملکے نے کی انسوں نے جو تقریب کی میری اونٹی تقریب میں تھی لیکن جو بھی خدمت ہے جو ہماری بیک نہیں ہے ہم نے کی اس کے تحت ان الفاظ کے ساتھ میں احاجات چاہتا ہوں۔

○ جناب اسٹاکر۔ صدر کے لئے چورہ منڈ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(شام چہ بجکر میں منٹ پر نماز عصر کے لئے اجلاس ملتی ہوا اور دوبارہ چہ بجکر پینتالیس منٹ
پر زیر صدارت جناب اسیکر شرع ہوا)

مطلوبات زر

- جناب اسیکر۔ وزیر خزانہ مطالبه زرنبرائیں کریں۔
- نواب محمد اسلم رئیسانی۔ (وزیر خزانہ)۔ جناب، اسیکرا میں آپ کی اجازت سے یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:
ایک رقم جو (۳۹ کروڑ ۶ لاکھ ۱۳ ہزار ۲ سو چالیس) - / ۳۹۰,۱۳۳,۲۳۰ روپے سے مجاوزہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان
اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتم ۳۰ جون ۱۹۹۲ء کے دوران بسلسلہ مد ”نظم و نص
عامہ“ (بہمول آرگز، آف ایشیٹ، فریکل اینڈ سون، آنکس ریگولیشن، اور پبلنی و اطلاعات) بداشت کرنے پڑیں
کے۔
- جناب اسیکر۔ مطالبه زرنبرائیک پر میر ظہور حسین خان کھوسہ صاحب نے ایک تحریک تیمت زر کا
نوٹ دیا ہے وہ اپنی تحریک تخفیف زر پیش کریں۔
- میر ظہور حسین خان کھوسہ۔ جناب اسیکرا آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ
(۳۹ کروڑ ۶ لاکھ ۱۳ ہزار ۲ سو چالیس) = / ۳۹۰,۱۳۳,۲۳۰ روپے کے کل مطالبه زر بسلسلہ مد ”جزل ایڈ فشریشن“
میں بقدر (۱۹ کروڑ ۵۳ لاکھ ۷ ہزار ایک سو میں) - / ۱۹۵,۵۰۷,۰۷۰ روپے کی تخفیف کی جائے۔
- جناب اسیکر۔ میز رکن کی طرف سے جو تحریک پیش کی گئی یہ ہے کہ (۳۹ کروڑ ۶ لاکھ ۱۳ ہزار ۲
سو چالیس) = / ۳۹۰,۱۳۳,۲۳۰ روپے کے کل مطالبه زر بسلسلہ مد ”جزل ایڈ فشریشن“ میں بقدر (۱۹ کروڑ ۵۳ لاکھ
۷ ہزار ایک سو میں) - / ۱۹۵,۵۰۷,۰۷۰ روپے کی تخفیف کی جائے۔
یہ ظہور حسین کھوسہ اپنی تحریک تخفیف زر سے متعلق افسار خیال فرمائیں۔
- میر ظہور حسین خان کھوسہ۔ جناب اسیکر صاحب۔ لوگوں کو پینے کا پانی نہیں ملتا ہے اور نہ

کوئی نئی ایکیم پینے کے پانی کی بنائی گئی ہے جبکہ یہ بلوچستان کا بڑا اہم مسئلہ ہے اس کے لئے کوئی رقم نہیں رکھی گئی اور دہ میں جاری ایکیموں کے لئے رقم رکھی گئی ہے اس کے بر عکس جنل ایڈ فرمانیشن کے لئے اتنی بڑی رقم رکھی گئی ہے جبکہ حکومت کو تین مکانات پانی مل رہا ہے بلوچستان کے سری نکام میں ترقی کے لئے کوئی رقم نہیں رکھی گئی ہے جبکہ حکومت کو تین مکانات پانی مل رہا ہے بلوچستان کے سری نکام میں ترقی کے لئے کوئی رقم نہیں رکھی گئی ہے اس کے نتیجہ میں کوئی ایکڈنیٹ نہیں بخوبی ہوئی ہے نہ بلوچستان میں فیکم بنانے کے لئے رقم رکھی گئی ہے جبکہ یہاں کے لوگ ہر سال خانہ بدھشی کر رہے ہیں وزیروں کے لئے منعی کا زیادا خریدنے کے لئے رقم مخفی کی گئی ہے اور ساتھ و وزیروں کی تعداد بھی کثیر ہے نیز آدمی درجن میں مشیر بھی رکھے گئے ہیں جو صوبے کی معیشت پر ایک بوجھ ہے لہذا وزیروں مشیروں کی تعداد کم کی جائے اور تین نئے محکمے نہ کھولے جائیں اور یہ رقم ترقیاتی ایکیموں پر خرچ کی جائے۔ جن کی نشاندہی میں نے پہلے ہی کر دی ہے۔

○ وزیر خزانہ۔ جناب اسیکرا میں اس کٹ موشن کی خلافت کرتا ہوں کیونکہ معزز رکن نے کما ایڈ فرمانیشن نہ ہونے کے برابر ہے اور اس پر عملدرآمد نہیں ہو رہا ہے بھی انتقامیہ بالکل ناکارہ ہے چونکہ معزز رکن کا کٹ موشن روپ کے مطابق نہیں ملا انسوں نے اس میں کسی پوچھت کا تذکرہ نہیں کیا لہذا میں گزارش کروں گا کہ آپ اس کٹ موشن کو روپ آؤٹ کروں۔

○ میر ظہور حسین خان کھوسہ۔ جناب اسیکرا میں نے کما کہ اس میں زیادہ رقم رکھی گئی ہے آپ نے ترقیاتی ایکیموں کے لئے کم پیسہ رکھا ہے اس کو کاٹ کر آپ ترقیاتی ایکیموں کے لئے رکھیں۔

○ وزیر خزانہ۔ جناب اسیکر روپ نمبر ۲۲ (ب) صفحہ نمبر ۲۲ پر ملاحظہ فرمائیں۔ اس میں لکھا ہے۔
 b) That the amount of the demand be reduced by a specific amount representing the economy that can be effected specified amount may be either a lump sum, reduction in the demand or commission or reduction of an item in the demand. The motion shall be known as "Economy Cut". The notice shall indicate briefly and precisely the particular matter on which discussion is sought to be raised and speeches shall be confined to the discussion as to how economy can be effected;

لیکن انسوں نے اس میں جنل ایڈ فرمانیشن کی بات کی ہے۔ (مداغلت)

○ میر ہمایوں خان مری۔ جناب اسیکرا جب یہاں ایڈ فرمانیشن کے بارے میں بتایا۔ آپ ڈوپٹن کر کے

○ جناب اسٹیکر۔ اب سوال یہ ہے کہ آپا مطابق درجہرا کو اس کی اصل حالت میں مظہور کیا چاہئے؟ (مدالٹ)

○ میر ہمایوں خان مری۔ جناب اسٹیکر آپ یہ اور نو میں ہاتھ الخواصیں۔ اگر اس میں کام حرج ہے؟

○ جناب اسٹیکر۔ یہاں ہاں اور نہیں کی پڑیش نہیں ہے۔ اگر کوئی ابہام ہو تو پھر آپ کہ سکتے ہیں کہ ہاتھ الخواص کا کر ابہام دور کریں ورنہ ابھی تو ہاتھ الخواص کی صورت نہیں ہے۔ اس سے متعلق درجہش ہو گی۔ آپ کو۔

○ میر ہمایوں خان مری۔ یہاں لوگ یہ یا نو میں ہاتھ الخواصیں ہم تو اس کے خلاف جا رہے ہیں۔—(مدالٹ)

○ مسٹر ارجمن داس گنجی۔ جناب اسٹیکر صاحب۔ ظبور حسین کھوسے صاحب نے تحریک تخفیف زر کے ہارے میں کہا ہے میں گزارش کروں گا کہ بدل نمبر ۲۳ کے تحت جس کے ذلیل شن نمبر ۲ میں یہ بات واضح ہے۔

○ جناب اسٹیکر۔ ارجمن داس صاحب آپ اس ہارے میں تقریر نہیں کر سکتے اس سلسلے میں جس طرح ہمایوں مری صاحب نے فرمایا کچھ لوگوں۔—(مدالٹ)

○ مسٹر ارجمن داس گنجی۔ جناب والا! اس سلسلے میں ہاتھ الخواص جائیں۔ استعواب رائے ضوری ہے۔

○ جناب اسٹیکر۔ اگر ہاں یا نہیں میں جواب آجائے تو پھر ہاتھ الخواص کی صورت نہیں لیکن آپ ہو صورت حال سامنے رہی ہے اس میں کوئی ابہام نہیں ہے۔

○ جناب اسٹیکر۔ میں سوال پوچھتا ہوں۔

○ جناب اسٹیکر۔ سوال یہ ہے کہ میر ظبور حسین صاحب کھوسے کی تحریک تخفیف زر ہو انہوں نے

مطالبه زرنبر ۱ کے ہارے میں پیش کی ہے آئا سے منکور کیا جائے۔ (تحیرک نامنکور کی گئی)

○ میر ہمایوں خان مری۔ جناب اپنکرا میں پہلے بھی کہا ہاں تسلی ہو جائے گی ہاتھ اخالا جائے۔ آخر ہاتھ اخالا میں کیا حرج ہے؟

○ جناب اپنکر۔ جب ایک چیز واضح ہے تو اس کی کیا ضرورت ہے؟

○ میر ہمایوں خان مری۔ وہاں پر ڈوڑھن کلیتھ کریں کہ کتنے حق میں ہیں اور کتنے حق میں نہیں ہیں۔

○ جناب اپنکر۔ نہ دالے بھی حق میں ہو گئے ہیں۔ (مداغلت)

○ میر ہمایوں خان مری۔ جناب اپنکر۔ یہ بلوچستان کا مسئلہ ہے اس دن بھی I am sorry to say از کم۔

○ جناب اپنکر۔ روڑ کے مطابق آپ پرنس نہیں کر سکتے اس میں ہاں یا نہیں کی بات نہیں آپ پہلے روڑ ملاحظہ کریں۔

○ میر ہمایوں خان مری۔ جو حق میں State away وہ ایسیت اودے ہاتھ اخالیں۔ اس سے فرق کیا پڑتا ہے؟

○ جناب اپنکر۔ فرق تو نہیں پڑتا لیکن۔

○ میر ہمایوں خان مری۔ جناب والا! یہ بلوچستان کا اہم مسئلہ ہے یہ بلوچستان کی زیست و موت کا مسئلہ ہے پہلے ہم نے گازیوں کی خریداری کے مسئلے۔ (مداغلت)

○ جناب اپنکر۔ جو معزز ارائیں اس تحیرک تخفیف زر کو نامنکور کرتے ہیں وہ اپنے ہاتھ کھڑے کریں۔ (تحیرک نامنکور کی گئی)

○ جناب اپنکر۔ تحیرک نامنکور ہو گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ مطالبه زرنبر اپنی اصل حالت میں منکور کیا جائے۔

(تحیرک منکور کی گئی)

- جناب اسٹیکر۔ مطالبہ زر نمبر اپنی اصل حالت میں منظور ہوا۔
- جناب اسٹیکر۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر ۲ پیش کریں۔
- وزیر خزانہ۔ جناب اسٹیکر! آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو (۳۲ لاکھ ۶۰ ہزار ۷ سو دس) - / ۱۰ کے ۳،۳۶۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختصر ۳۰ / جون ۱۹۹۲ء کو دوران بسلسلہ مذکور "صوبائی آب کاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔
- جناب اسٹیکر۔ تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو (۳۲ لاکھ ۶۰ ہزار ۷ سو دس) - / ۱۰ کے ۳،۳۶۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختصر ۳۰ / جون ۱۹۹۲ء کو دوران بسلسلہ مذکور "صوبائی آب کاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)
- جناب اسٹیکر۔ وزیر خزانہ اگلی تحریک پیش کریں۔
- وزیر خزانہ۔ جناب اسٹیکر! آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو (۷ لاکھ ۶ ہزار ۶ سو سانچھ) - / ۱۰ کے ۷۷۲،۲۲۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختصر ۳۰ / جون ۱۹۹۲ء کے دوران بسلسلہ مذکور "امان پ" برداشت کرنے پڑیں گے۔
- جناب اسٹیکر۔ تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو (۷ لاکھ ۶ ہزار ۶ سو سانچھ) - / ۱۰ کے ۷۷۲،۲۲۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختصر ۳۰ / جون ۱۹۹۲ء کے دوران بسلسلہ مذکور "امان پ" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)
- جناب اسٹیکر۔ وزیر خزانہ اگلی تحریک پیش کریں۔
- وزیر خزانہ۔ جناب اسٹیکر! آپ کی اجازت سے میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو (۲۰ لاکھ ۸۶ ہزار ۹ سو) - / ۱۰ کے ۲،۰۸۶،۹۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختصر ۳۰ / جون ۱۹۹۲ء کے دوران بسلسلہ مذکور "اخراجات ہابت موڑ و ہیکلہ ایکٹ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

○ جناب اسٹیکر۔ مطابہ زر نمبر ۲ میں میر ہمایوں خان مری صاحب نے ایک تحریک تخفیف زر پیش کی ہے۔ میر صاحب اپنی تحریک ابو ان میں پیش کریں۔

○ میر ہمایوں خان مری۔ جناب اسٹیکر آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہو کہ (۲۰ لاکھ ۸۶ ہزار ۹ روپے کے کل مطابہ زر بسلسلہ مذکور "سوزرو بیکلز ایکٹ" میں بقدر (۱۰ لاکھ ۳۳ ہزار ۲ روپے) - ۲،۰۸۶،۹۰۰ روپے کی تخفیف کی جائے۔

○ جناب اسٹیکر۔ معزز رکن نے ہو تحریک پیش کی یہ ہے کہ (۲۰ لاکھ ۸۶ ہزار ۹ روپے) - ۲،۰۸۶،۹۰۰ روپے کے کل مطابہ زر بسلسلہ مذکور "سوزرو بیکلز ایکٹ" میں بقدر (۱۰ لاکھ ۳۳ ہزار ۲ روپے) - ۱۰،۳۳،۳۵۰ روپے کی تخفیف کی جائے۔

○ جناب اسٹیکر۔ میر ہمایوں خان مری صاحب اپنی تحریک تخفیف زر سے متعلق فرمائیں۔

○ میر ہمایوں خان مری۔ جناب اسٹیکر! جہاں تک اس سوزرو بیکلز ایکٹ کا تعلق ہے اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ایک طرف تو اس کے لئے ۲۰ لاکھ ۸۶ ہزار ۹ روپے رکھے گئے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ اس سوزرو بیکلز ایکٹ میں سوزرو گاڑی چلاسے والوں کے لئے کوئی فائدہ مند بات نہیں ہے۔ جب کسی سوسائٹی میں کسی ملک میں کسی چیز پر تجسس لگایا جاتا ہے۔ تو سوتین بھی دی جاتی ہیں۔ یہاں پر اس نام کی کوئی نیلیشیز نہیں۔ یہاں پر اس سے بہتر ہے کہ ٹرانسپورٹر میشن اتحادی کو فعال ہانے کے لئے اس کی بیک اپ کریں۔ لہذا اس رقم کو نصف کیا جائے۔

-State away

○ وزیر خزانہ۔ جناب اسٹیکر! میں اس تحریک کی خلافت کرتا ہوں۔ کیونکہ سوزرو بیکلز ایکٹ کے تحت ہم کوئی تقریباً چھ سات کروڑ روپے revence generate کرتے ہیں وہ جو رقم تخفیف کردا ہا چاہتے ہیں وہ میں لاکھ روپے ہے یہ رقم ہم نے ان کی تجزیا ہوں اور الاؤنس کے لئے رکھی ہے اور یہ میں لاکھ کی چھوٹی سی رقم سے ہم چھ سات کروڑ روپے ریونجنو (generate) کرتے ہیں۔ میرا موقف درست ہو گا کہ آپ اس تحریک کو نہ لول آؤٹ کریں۔

○ جناب اسٹیکر۔ سوال یہ ہے کہ آپا مطابہ زر نمبر ۲ میں تخفیف زر کی تحریک منظور کی جائے۔ جو

اب سوال یہ ہے کہ مطالبہ نمبر ۲ کو اس کی اصل حالت میں منظور کیا جائے۔ جو منظوری کے حق میں ہیں ہاتھ کمرا کریں۔ (تحریک منظور کی گئی)
تحریک منظور ہوئی۔ مطالبہ نمبر ۲ منظور ہوا۔

○ جناب اسٹیکر۔ وزیر خزانہ اگلی تحریک پیش کریں۔

○ وزیر خزانہ۔ جناب اسٹیکر! آپ کی اجازت سے میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو (۲۳۱ لاکھ ۹ ہزار ۵ سو ای) ۲،۷۹,۵۸۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختصر ۳۰ / جون ۱۹۹۲ء کے دوران بسلسلہ مدد "دیگر یکسر اور محصولات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

○ جناب اسٹیکر۔ تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو (۲۳۱ لاکھ ۹ ہزار ۵ سو ای) ۲،۷۹,۵۸۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختصر ۳۰ / جون ۱۹۹۲ء کے دوران بسلسلہ مدد "دیگر یکسر اور محصولات" برداشت کرنے پڑیں گے۔
(تحریک منظور کی گئی)

○ جناب اسٹیکر۔ وزیر خزانہ اگلی تحریک پیش کریں۔

○ وزیر خزانہ۔ جناب اسٹیکر! آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو (۲۳۶ کروڑ ۳۲ لاکھ ۳۳ ہزار ۷ سو) ۳۰،۷۳،۷۳۳ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختصر ۳۰ / جون ۱۹۹۲ء کے دوران بسلسلہ مدد "مواجبہ ریاضت و ہیشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔

○ جناب اسٹیکر۔ تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو (۲۳۶ کروڑ ۳۲ لاکھ ۳۳ ہزار ۷ سو) ۳۰،۷۳،۷۳۳ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختصر ۳۰ / جون ۱۹۹۲ء کے دوران بسلسلہ مدد "مواجبہ ریاضت و ہیشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔
(تحریک منظور کی گئی)

○ جناب اپنیکر۔ وزیر خزانہ اکل تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ۔ جناب امیرکراچی کی اجازت سے میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو (۲۸۴ کروڑ ۳ لامکھہ ۳۰ ہزار) - / ۲۸۰,۳۰۰,۰۰۰ روپے سے متجاوزہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کو نفاذ کے لئے عطا کی جائے جو اسلامی مقامتہ ۳۰ جون ۱۹۴۷ء کے دوران بدلے مد ”بابت مبارکہ مایت پشن“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

○ جناب اپنیکر۔ تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو (۲۸ کروڑ ۳ لاکھ ۳ ہزار) -/- ۵۳۳،۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کو کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختصرہ ۲۸۰ روپے کے دوران مسلسلہ میں "بابت مبارکہ مایت پشن" برداشت کرنے پریں گے۔ (تحریک منظور کی گئی) جنوب ۱۹۴۷ء کے دوران

○ جناب اسٹیکر۔ وزیر خزانہ اگلی تحریک پیش کریں۔

○ وزیر خزانہ۔ جناب اسٹریکر آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو (ایک کروڑ ۷۸ لاکھ ۳۵ ہزار ۵ سو پاؤن) - ۱۷،۸۳۵،۵۵۲ روپے سے تجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کو کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتم ۳۰ جون ۱۹۹۲ء کے دوران مسلسلہ میں "عمرانی نظام" برداشت کرنے

○ جناب اسیکر۔ تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ (ایک کروڑ ۸۷ لائے لاکھ ۳۵ ہزار ۵ سو باؤن) ۵۵۲/- پریس ۲/-

۵۵۲/- کے روپے سے متجاوزہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کو کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختصر ۱۳۰/۳۰۸۳۵

جنون ۱۹۹۲ء کے دوران بسلسلہ مد "عدالتی نظام" بداشت کرنے پڑیں گے۔

○ جناب اپیکر۔ مطالبہ زر نمبر ۸ میں ملک کرم خان بجک نے تحریک تخفیف زر کا فوٹس دیا ہے۔ وہ آج خود اجلاس کی کارروائی میں موجود نہیں ہیں۔ ان کی تحریک کو کوئی —— (ماملہ)

○ وزیر خزانہ۔ جناب امیرکارب معزز رکن موجود نہیں ہیں تو آپ اسے مول آؤٹ کر دیں۔

○ دریں رکھے بہ پاں جائیں کوئی بھی نہیں کر رہا لہذا مطالبہ نمبر ۸ پر تحریک تخفیف زدگی
○ حدا رائیکر - اب تحریک کو کوئی پریس بھی نہیں کر رہا لہذا مطالبہ نمبر ۸ پر تحریک تخفیف زدگی

جواب امیر - اس ریکارڈ پر -
تھا کہ ہائیکور کا حاجی ہے۔

میریت ماسوری پڑھ لے
اب سوال پڑھ کر کہا:-

157

مطالبه زر نمبر ۸ کو ان کی اصل حالت میں منظور کیا جائے۔
جو اسے منظور کرنے کے حق میں وہ ہاتھ کھڑا کریں۔ (تحريك منظور کی گئی)

○ جناب اسٹیکر۔ وزیر خزانہ اگلی تحريك پیش کریں۔

○ وزیر خزانہ۔ جناب اسٹیکر! آپ کی اجازت سے میں یہ تحريك پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو (۶۰ کروڑ ۷۵ لاکھ ۸۸ ہزار ایک سو اسی)۔ / ۶۰،۵۸۸،۱۸۰ روپے سے متجاوزہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کو کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال منتہ ۳۰ جون ۱۹۹۲ء کے دوران بدلہ مد "پولیس" برداشت کرنے پڑیں گے۔

○ جناب اسٹیکر۔ تحريك جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو (۶۰ کروڑ ۷۵ لاکھ ۸۸ ہزار ایک سو اسی)۔ / ۶۰،۵۸۸،۱۸۰ روپے سے متجاوزہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کو کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال منتہ ۳۰ جون ۱۹۹۲ء کے دوران بدلہ مد "پولیس" برداشت کرنے پڑیں گے۔

○ جناب اسٹیکر۔ مطالبه زر نمبر ۹ میں حاجی علی محمد نو تیزی صاحب کی ایک تحريك تخفیف زر ہے۔ معزز رکن اپنی تحريك پیش کریں۔

○ حاجی علی محمد نو تیزی۔ جناب اسٹیکر! آپ کی اجازت سے میں یہ تحريك پیش کرتا ہوں کہ (۶۰ کروڑ ۷۵ لاکھ ۸۸ ہزار ایک سو اسی)۔ / ۶۰،۵۸۸،۱۸۰ روپے کے کل زر بدلہ مد "پولیس" میں بقدر (۳۰ کروڑ ۳۷ لاکھ ۹۲ ہزار نوے) ۳۰۳ روپے کی تخفیف کی جائے۔

○ جناب اسٹیکر۔ معزز رکن نے جو تحريك پیش کی یہ ہے کہ (۶۰ کروڑ ۷۵ لاکھ ۸۸ ہزار ایک سو اسی)۔ / ۶۰،۵۸۸،۱۸۰ روپے کے کل زر بدلہ مد "پولیس" میں بقدر (۳۰ کروڑ ۳۷ لاکھ ۹۲ ہزار نوے) ۳۰۳ روپے کی تخفیف کی جائے۔

○ جناب اسٹیکر۔ حاجی علی محمد نو تیزی اپنی تحريك کے بارے میں سمجھ فرمائیں گے؟

○ حاجی علی محمد نو تیزی۔ جناب اسٹیکر! سانچہ کرو پچھتر لاکھ الحاسی ہزار ایک سو اسی روپے بدلہ مد پولیس و کچے گئے ہیں میں اتنی بڑی بھاری رقم فتح کرنے کے بارے میں نشاندہی کرتا ہوں اور حکومت سے مطالبه کرتا ہوں کہ پولیس نظام کی بجائے لویج کے آگے بیحلا جائے کیونکہ بلوچستان میں قبائلی نظام کا درواج ہے۔

لیوریز نظام اس کے مطابق ہے اور یہ ہمارے قبائلی معاشرے کو قتل قبول ہے لہذا پویں کی مدد میں نصف رقم تک یا بالکل اس کی تخفیف کر دی جائے۔

○ وزیر خزانہ۔ جناب والا میں اس کی مختلف کرتا ہوں آپ رسول "۱۲۱" ملاحظہ فرمائیں وہ بہت واضح ہے اور انہوں نے پویں کی کسی مد کی نشاندہ نہیں کی ہے جس سے ہم رقم لیوریز کو دل نہ رہا ہے۔

121. (1) Montions may be moved to omit or reduce any item or reduce any demand for grant but not to increase or alter the distribution of demand for grant.

یعنی انہوں نے پویں کی کسی خاص مد کی نشاندہ نہیں کی ہے۔ جس سے رقم کاٹ کر لیوریز کو دیا جائے لہذا میں گذارش کرتا ہوں کہ اس کو روک دیا جائے۔

○ جناب اسٹیکر۔ جو معزز ارائیں اس مطالبہ زر کے مقابلہ ہیں ہاتھ کھڑا کریں سوال یہ ہے آیا اس تحریک کو منظور کیا جائے۔ (تحریک منظور کی گئی)

○ جناب اسٹیکر۔ کیا مطالبہ نمبر ۹ کو اس کی اصل صورت میں منظور کیا جائے۔ (تحریک منظور کی گئی)

○ جناب اسٹیکر۔ وزیر خزانہ اگلی تحریک پیش کریں۔

○ وزیر خزانہ۔ جناب اسٹیکر آپ کی اجازت سے میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو (۳ کروڑ ایک لاکھ ۵۷ ہزار ۸ سو دس)۔ / ۱۲۱،۷۵،۸۰۰ روپے سے مجاوزہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختصر ۳۰/ جون ۱۹۹۲ء کے دوران بسلسلہ مدد (قید خانہ جات و آہاد کاری سزا یافتگان) کرنے پڑیں گے۔

○ جناب اسٹیکر۔ تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو (۳ کروڑ ایک لاکھ ۵۷ ہزار ۸ سو دس)۔ / ۱۲۱،۷۵،۸۰۰ روپے سے مجاوزہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختصر ۳۰/ جون ۱۹۹۲ء کے دوران بسلسلہ مدد (قید خانہ جات و آہاد کاری سزا یافتگان) کرنے پڑیں گے۔

○ وزیر خزانہ۔ جناب اسٹیکر آپ کی اجازت سے میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو (۱ لاکھ ۴۳ ہزار ۶ سو ستر)۔ / ۱۲۱،۶۰۰ روپے سے مجاوزہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو

مالی سال مختصر ۳۰/ جون ۱۹۹۲ء کے دوران بسلسلہ مد (شروع) "کرنے پڑیں گے۔

○ جناب اسپیکر۔ تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو (۱ لاکھ ۷۳ ہزار ۶ سو ستر) - / ۱،۷۳۲،۶۰۰ روپے سے مجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختصر ۳۰/ جون ۱۹۹۲ء کے دوران بسلسلہ مد (شروع) "کرنے پڑیں گے۔
(تحریک منکور کی گئی)

○ جناب اسپیکر۔ وزیر خزانہ اگلی تحریک پیش کی گئی ہے۔

○ وزیر خزانہ۔ جناب اسپیکر! آپ کی جاہزت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو (۱ لاکھ ۳۲ ہزار ۳ سو) - / ۱،۳۲۳،۳۰۰ روپے سے مجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختصر ۳۰/ جون ۱۹۹۲ء کے دوران بسلسلہ مد "تارکونک کنٹرول" برداشت کرنے پڑیں گے۔

○ جناب اسپیکر۔ تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے ایک رقم جو (۱ لاکھ ۳۲ ہزار ۳ سو) - / ۱،۳۲۳،۳۰۰ روپے سے مجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختصر ۳۰/ جون ۱۹۹۲ء کے دوران بسلسلہ مد "تارکونک کنٹرول" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منکور کی گئی)

○ جناب اسپیکر۔ اگلی تحریک۔

○ وزیر خزانہ۔ جناب اسپیکر! آپ کی جاہزت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو (۴۰ کروڑ ۸۹ لاکھ ۸۵ ہزار ۵ سو پانچ) - / ۴۰،۸۹۸۵،۵۰۵ روپے سے مجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختصر ۳۰/ جون ۱۹۹۲ء کے دوران بسلسلہ مد "بیشمول اخراجات عملہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

○ جناب اسپیکر۔ تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو (۴۰ کروڑ ۸۹ لاکھ ۸۵ ہزار ۵ سو پانچ) - / ۴۰،۸۹۸۵،۵۰۵ روپے سے مجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختصر ۳۰/ جون ۱۹۹۲ء کے دوران بسلسلہ مد "بیشمول اخراجات عملہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

○ جناب اسپیکر۔ مطالبه زر نمبر ۱۱ میں مسٹر احمد داس بھٹی صاحب نے ایک تحریک تخفیف زر پیش کی

ہے معزز رکن ایوان میں اپنی تحریک پیش کریں۔

○ مسٹر ارجمن داس بگٹھی۔ جناب اسٹیکر! آپ کی اجازت سے میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ (۴۰ کروڑ ۸۹ لاکھ ۸۵ ہزار ۵ روپے سے کے کل مطالبہ زر بسلدہ مد شری تغیرات "بیشول اخراجات عملہ" میں بقدر (۳۰ کروڑ ۲۰۸،۹۸۵،۵۰۵ روپے سے کے کل مطالبہ زر بسلدہ مد شری تغیرات "بیشول اخراجات عملہ" میں بقدر (۳۰ کروڑ ۳۲ لاکھ ۹۲ ہزار ۷ سو ہاؤن پہلاں روپے ۵۰/۵۲،۵۲،۳۰۲،۹۷۲ روپے کی تخفیف کی جائے۔

○ جناب اسٹیکر۔ معزز رکن نے جو تحریک پیش کی یہ ہے کہ (۴۰ کروڑ ۸۹ لاکھ ۸۵ ہزار ۵ روپے سے کے کل مطالبہ زر بسلدہ مد شری تغیرات "بیشول اخراجات عملہ" میں بقدر (۳۰ کروڑ ۳۲ لاکھ ۹۲ ہزار ۷ سو ہاؤن پہلاں روپے ۵۰/۵۲،۵۲،۳۰۲،۹۷۲ روپے کی تخفیف کی جائے۔

○ جناب اسٹیکر۔ مسٹر ارجمن داس بگٹھی اپنی تحریک کی وضاحت کریں۔

○ مسٹر ارجمن داس بگٹھی۔ جناب اسٹیکر! میں اس تحریک تخفیف زر کے حوالے سے کافیت شماری کے موضوع پر اپنی طرف سے یہ دلائل پیش کروں گا کہ جیسا کہ جناب اسٹیکر! تھوڑی دیر پہلے ہمارے اس مقدس ایوان کے جناب قائد ایوان اس بات کا ذکر کرچے ہیں اپنی مبارک زبان سے کہ چکے ہیں کہ ۳۵ فیصد کمیشن لی جا رہی ہے۔ جناب اسٹیکر! میں گزارش کروں گا جب ۳۵ فیصد کا حساب کرتے ہیں جناب ۴۰ کروڑ روپے ہم اپنے ہاتھوں سے دے رہے ہیں کہ مجھے یہ آپ کے لئے ہے اور آپ کی اپنی کوئی ہے قائد ایوان نے اپنی غریب دوستی اور عوام دوستی کی بات کی ہے تو جب میں بولان پاس سے گذرتا ہوں تو ان غریب لوگوں کو رکھتا ہوں۔

○ وزیر خزانہ۔ جناب والا! کیا یہ تحریک تخفیف زر کی بات کر رہے ہیں کیا اس بات کا اس میں ذکر ہے؟

○ جناب اسٹیکر۔ قوامدر کے تحت آپ کافیت شماری کے متعلق بات کریں اور بحث میں نہ جائیں۔

○ مسٹر ارجمن داس بگٹھی۔ جناب اسٹیکر! میں اس تحریک تخفیف کی بھی بات کر رہا ہوں جناب اسٹیکر آپ مجھے بولنے دیں بولنے کا تو میرا حق ہے آپ بولنے نہیں دیتے ہیں جناب والا! اگر آپ جائزہ لیں ہارے بلوچستان میں کتنے ضرورت مند لوگ موجود ہیں اگر آپ اس کا بغور جائزہ لیں کیا ہمیں شمنڈاہ جماگیر کی ملخ

تغیرات کروانا مقصود ہے اور ہم اس حد تک قائل ہوں ہمیں روزگار میرہو بولی سیا ہو آپ کیسی بات کرتے ہیں آپ نے شری تغیرات کے لئے سانحہ کوڈ رکھے ہیں اس میں تین چار ا斛الے میں پانی سیا کر سکتے ہیں مگر ان میں نوکری ہے ہم پانی کے لئے ترس رہے ہیں ایک ٹین پانی کا پچاس روپے میں خریدا جا رہا ہے میں بڑے دکھ سے کہتا ہوں کہ جہاں ہماری ضرورت پانی کی ہو ضرورت روزگار کی ہو تو پھر توجہ تو آپ شمسناہ جہاںگیر کی طرح تغیرات کی طرف دے رہے ہیں بڑے افسوس کی ہات ہے ہم اختلاف برائے اختلاف کے قائل نہیں ہیں۔

اگر آپ اس کو تسلیم کریں اس کو ثابت سمجھیں میں اس کی خالفت کرتا ہوں پہلے بھی میں اپنی تقریر میں اس کا ذکر کرچکا ہوں ہمیں اپنے عوام کی محنت کا خیال رکھنا چاہئے تعلیم کو بخوبی ہانا چاہئے آپ پہنچنے کا پانی سیا کریں گوئے جیسے بڑے شر میں پہنچنے کے پانی کے لئے ترس رہے ہیں آپ شری تغیرات کو لیں اس کے لئے سانحہ کوڈ رکھ رہے ہیں آپ کے حوالے سے قائدِ ایوان سے درخواست کروں گا اور اپنے وزراء کرام سے درخواست کروں گا کہ جب آپ بجٹ ہانتے ہیں تو آپ عوامی ترجیحات کو پہلے رکھیں۔ جناب امیرکرا آپ دیکھیں یہاں مکران کے منتخب نمائندے بیٹھے ہوئے ہیں آپ ان سے دریافت کریں کہ پانی کی کیا تکلیف ہے لوگ پانی کے لئے ترس رہے ہیں۔۔۔۔۔ (داخلت)

○ جناب امیرکرا۔ آپ کسی اور بات پر بولنے کی بجائے تخفیف کی کوئی کے متعلق بات کریں۔ آپس میں ہاتھی نہ کریں۔

جناب امیرکرا میں آپ کے حوالے سے قائدِ ایوان سے بھی یہ درخواست کروں گا بلکہ تمام جو اس وقت ہمارے وزراء کرام ہیں کہ جناب آپ جس وقت بجٹ ہانتے ہیں آپ ترجیحاً بنیاد کو پہلے رکھیں۔ جناب امیرکرا میرے خیال میں اس وقت مکران کے ہمارے منتخب ممبر بیٹھے ہوئے ہیں جناب وہاں پر پانی کی یہ حالت ہے۔

○ شیخ جعفر مندو خیل۔ (وزیر تعلیم)۔ (پونٹ آف آرڈر) جناب امیرکرا! اگر ہر مطالبہ زر پر تقریر اسی طرح ہوتی رہی تو میرے خیال میں اس میں دو چاروں لگ جائیں گے۔

○ مسٹر ارجمند اس بگشی۔ دیکھنے جناب امیرکرا یہ میرا حق ہے کہ میں تقریر کروں جناب امیرکرا صاحب میں دلائل دے سکتا ہوں۔۔۔۔۔ (داخلت)

- جناب اسٹریکر۔ آپس میں نہ بولیں۔ میں جعفر صاحب آپ کا کیا پوچھت ہے؟
- وزیر تعلیم۔ جناب اسٹریکر وہ اتنی بھی تقریر کر رہے ہیں یہ غلط ہے۔ میرا خیال ہے اپنا پوچھت بیان کریں اور آپ رائے شماری کرائیں۔ کل بھی ہم دو بجے تک مشکل سے فارغ ہونے ہیں اور آج میرے خیال میں ہم تین بجے تک فارغ ہوں گے۔
- مسٹر ارجمند اس بگھٹی۔ اپھا جناب اسٹریکر صاحب سائنس کوڑ روپے کی بات ہو رہی ہے اور عوام بختر ہیں کہ ہم کیا فیصلہ کر رہے ہیں۔
- جناب اسٹریکر۔ ارجمند اس صاحب آپ موضوع کی طرف آئیں۔
- مسٹر ارجمند اس بگھٹی۔ جناب اسٹریکر میں دلائل دے رہا ہوں۔ تخفیف زر کفایت شعاری کی ایک۔۔۔ (مدائلت)
- وزیر تعلیم۔ عوام آپ کی تقریر کے ختم ہونے کے بختر ہیں۔
- جناب اسٹریکر۔ مندوخیل صاحب آپ بینہ جائیں۔
- مسٹر ارجمند اس بگھٹی۔ جناب یہ میرا حق ہے۔ کمال کرتے ہیں مندوخیل صاحب یہ آپ نی ردعیات قائم کرنا چاہتے ہیں۔ تو چلے جی۔ حرمت کی بات ہے۔
- جناب اسٹریکر۔ ارجمند اس صاحب آپ اپنے موضوع پر بات کریں۔
- مسٹر ارجمند اس بگھٹی۔ جناب اسٹریکر صاحب میں یہ گذرائش کروں گا اس کے حق میں دلائل دیتے ہوئے جناب اس وقت ہماری نیچپڑی ایسوی ایشیان ہر تالوں پر ہے۔ جناب اسٹریکر صاحب آپ سائنس کوڑ روپے شری تغیرات کے لئے رکھ رہے ہیں لیکن ان اساتذہ کرام جو ہمارے پیوں کو تعلیم دیتے ہیں آپ ان کے ایک چھوٹے سے مطالبات کو میرے خیال میں جو پہچاس لاکھ یا ایک کروڑ روپے کے قریب قریب ہیں۔ اس وقت وہ ہر تال پر ہیں۔ اسکوں بند ہیں۔ ہائی کاٹ کر چکے ہیں۔
- (وزیر خزانہ)۔ (پوچھت آف آرڈر) جناب اسٹریکر! اس وقت یہاں تغیرات عامہ کی بات ہو رہی ہے۔

وہ اس سلسلہ میں دلائل دیں۔

○ مسٹر ارجمن داس بگشی۔ جناب اپنے صاحب ساتھ کوڑ رہ پے میں اس کے دلائل کے حق میں یہ گذارش کروں گا کہ شری تعمیرات کی بات تو ہم ساتھ کوڑ رہ پے اس چیز کے لئے منظور کر رہے ہیں۔ لیکن ساتھ ساتھ تو دیکھیں ابھی دو تین دن قبل جناب اپنے صاحب سومہانی میں کشیتوں کی ناقص حالت ہونے کی وجہ سے چند رہ ماہی گیر اپنی برادری کے چدر رہ آدمی دوب کر بلاک ہو چکے ہیں جس کی گواہی جام شہزادہ اکبر صاحب اور سردار صالح محمد بھوتانی بھی دیں گے۔ بھتی ہمیں دیکھنا چاہئے کہ ہم معاشر کو حل کریں۔ شری تعمیرات تو آپ بعد میں کریں۔ یہینا میں اس چیز سے الکار نہیں کرتا لیکن۔۔۔۔۔

○ وزیر خزانہ۔ جناب اپنے صاحب ہم اس بحث میں نہیں پڑتا چاہئے کہ وہ کتنی دوب گیا ہے۔ اس سلسلہ میں ہم سب کو دکھہ ہے۔

○ مسٹر ارجمن داس بگشی۔ جناب اپنے صاحب یہ میرا حق ہے جب تک کہ میں اس کے دلائل دوں۔۔۔۔۔ (مدالٹ)

○ مسٹر ارجمن داس بگشی۔ جناب اپنے صاحب یہ آپ کا پروٹوٹج ہے۔ جناب میں حیران ہو رہا ہوں کہ میران صاحبان آپ کے حق میں یہ کیوں۔ جناب اپنے صاحب سومہانی گذارش یہ ہے کہ جناب اب ماہی گیروں کے سائل ہیں۔ جناب اس رقم کو آپ دوسرے سائل پر خرچ کریں۔ جناب اپنے صاحب۔۔۔۔۔ (مدالٹ)

○ وزیر تعلیم۔ (پاٹھ آف آرڈر) جناب اپنے کرا!

○ مسٹر ارجمن داس بگشی۔ جناب اپنے صاحب میں آگے چلتا ہوں۔۔۔۔۔

○ وزیر تعلیم۔ جناب اپنے کی تو ہائیڈ پارک (Hide Park) نہیں ہے کہ کوئی تقریباً کاشوق پورا کرے۔ یہ میرا خیال ہے کہ پوشش بیان کر کے معاملہ ناسخ کر دیں۔

○ جناب اپنے کر۔ جعلہ مندو خیل صاحب آپ تشریف رکھیں۔

○ مسٹر ارجمن داس بگشی۔ جناب اپنے کی میرے خیال میں اگر یہ بات آپ کو بری لگ رہی ہے تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔

“

○ جناب اسٹریکر۔ آپ کا کہنا ہوتے ہیں۔ کہیں۔

○ مسٹر ارجمن داس گھٹی۔ جناب اسٹریکر صاحب اس وقت ہمارے یہاں پر فروت ہے۔ ہمارے یہاں یہ جناب اللہ ہے۔

○ جناب اسٹریکر۔ آپ اس میں سے متعلق بات کریں۔

○ مسٹر ارجمن داس گھٹی۔ جناب میں سانحہ کوڑ روپے کے متعلق مرض کر رہا ہوں کہ ہم اسی رقم کو کسی دوسرے معرف میں کیسے لائیں۔ جناب اسٹریکر صاحب آج ہمارے بچوں کو تعلیم کی ضورت ہے۔ جیسے میں بڑے احترام اور ادب سے نام لوں کا خدا کی قسم میں اپنے گیتا کو حاضر ناگزیر جان کر کھانا ہوں کہ قائد ایوان نے بات کی ہے کہ بین ہاؤس کے طلباء ہمارے عالم سپتھ وہ کیسے ان کا مقابلہ کسکتے ہیں۔ جناب آپ شری قیامت کی بجائے آپ تعلیم پر خرچ کریں۔ میری یہ تجویز ہے کہ شری قیامت۔ بھی پہنچیں پرست تو دیے جارہا ہے۔ آپ کا ہمیں کوڑ روپیہ جارہا ہے تو آپ اس چیز کو کیسے اپنے کرتے ہیں۔ آپ کم از کم سوچنے کے ہمیں غریب کو کس طرح دور کرنا ہے۔ جناب اسٹریکر ہمیں اس وقت ناخواندگی کو دور کرنا ہے۔ ہمیں پہنچنے کے پانی کو سیا کرنا ہے۔ میں آگے اس کے دلائل میں کچھ مرض کوں گا۔ جناب اسٹریکر میں یہ گزارش کوں گا کہ سانحہ کوڑ روپے بہت بڑی رقم ہے یہ غریب صوبہ ہے۔ پہنچنے ہے کئے کئے لئے تو پہنچنے ہے لیکن پہنچنے کی نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے پاس قدرتی دولت۔

○ جناب اسٹریکر۔ جو آپ کا موشن ہے اس کے متعلق دلائل دیں۔

○ مسٹر ارجمن داس گھٹی۔ جناب میں سانحہ کوڑ روپے کی بات کر رہا ہوں۔

○ جناب اسٹریکر۔ جی تو آپ پھر صوبہ کی طرف چلے جاتے ہیں۔ سانحہ کوڑ روپے کو آپ نے دس دفعہ دھرا یا ہے۔

○ مسٹر ارجمن داس گھٹی۔ جناب میں تو یہی دلائل دے رہا ہوں۔

○ جناب اسٹریکر۔ جی اس سلسلہ میں دلائل دیں۔

○ مسٹر ارجمن داس گھٹی۔ جناب اسٹریکر میں یہ مرض کرتا ہوں کہ ہمارے پاس زیر نہیں دو تیس ہیں۔

ہمیں چاہئے کہ ہم میننگ (Mining) کو آگے لائیں۔ جناب اسپیکر ہمیں چاہئے کہ ہم اپنی ماربل کو آگے لائیں۔
یہاں پر انڈسٹریل گائیں اور بے روزگاری کو دور کریں۔ جناب سانحہ کوڑہ روپے۔

○ سعید احمد ہاشمی (صوبائی وزیر)۔ (پاسٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر میری گذارش ہے کہ یا تو
دیکھنے لئے (discussion limit) کریں اور اگر آپ نے ان کو مخصوص اجازت دے دی ہے تو باہر بجٹ پر
بولنے کی توجیہ کو بھی اجازت دے دیں۔

○ مسٹر ارجمند واس گمشی۔ جی ہاں جناب اسپیکر صاحب میرے بھی محترم ہیں اور آپ کے بھی محترم
ہیں۔ شاہ صاحب آپ نے حلف الٹھالیا ہے۔

○ جناب اسپیکر۔ کیا آپ اس سلسلہ میں اور کچھ کہنا چاہئے ہیں۔

○ مسٹر ارجمند واس گمشی۔ جناب اسپیکر صاحب میں اب اختصار سے کام لوں گا کیونکہ انہوں نے اب
ایک ذاتی تنقید کی ہے۔ میں بڑا شکر گذار ہوں آپ کا۔ میں یہ گذارش کروں گا کہ خدا کے لئے اس غریب صوبہ
کی جو نیادی ضوریات ہیں اس کی طرف توجہ دیں۔ جناب یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔

○ وزیر خزانہ۔ جناب اسپیکر! میں اس کٹ موشن کی خلافت کرتے ہوئے یہ گذارش کروں گا کہ انہوں
نے یہ کما کہ شہری تغیرات لیکن یہاں ہے تغیرات عامہ یعنی جناب یہ سارے صوبے کے لئے ہے۔ تغیرات عامہ
میں اسکول، ہاپیلز اور آپ کے واٹر پلائی اسکیمز بھی آتے ہیں۔ تو میں بول ۲۳۱ کی (ب) کے تحت جناب اگر
آپ اس کتاب کو کھولیں اور اس کی صفحہ نمبر ۲۲ کو دیکھیں تو انہوں نے پیش کی ہے اکاؤنٹ کٹ۔ تو اکاؤنٹ کٹ
یہ کہتا ہے کہ

The Motion shall be known as an Economy cut.

The notice shall indicate briefly and precisely the particular on
which discussion is sort.

یہیں یہ شترسواری پڑھ نہیں کیا کیا ہات کر رہے تھے۔ میں آپ سے گذارش کرتا ہوں کہ آپ اسے رول آؤٹ
(rule out) کر دیں۔

○ جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ مطالبه نمبر ۲۳۱ میں تخفیف در کی تحریک منور کی جائے۔ (تحریک

○ مسٹر ارجمند اس بھائی۔ جناب اسٹاکر صاحب ہم اس حقیقت کا ساتھ نہ دینے پر واک آؤٹ کرتے ہیں۔

○ جناب اسٹاکر۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا مطالبه زر نمبر ۳۲ کو اس موقع پر جموروی و ملن پارٹی کے اراکین اسکل واک آؤٹ کر سکے اس کی اصل حالت میں منکور کی جائے؟ (تحریک منکور کی گئی)

○ جناب اسٹاکر۔ وزیر خزانہ صاحب مطالبه زر نمبر ۳۲ پیش کریں۔

○ وزیر خزانہ۔ جناب اسٹاکر میں آپ کی اجازت سے یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو (۱۷۴ کروڑ ۵۵ لاکھ ۸۰ ہزار ۲ سو پیس) ۷۵,۵۸۱,۲۵۵ روپے سے متجاوزہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختصر ۳۰/ جون ۱۹۹۲ء کے دوران بسلسلہ مد "محنت عامہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

○ جناب اسٹاکر۔ تحریک پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو (۱۷۴ کروڑ ۵۵ لاکھ ۸۰ ہزار ۲ سو پیس) ۷۵,۵۸۱,۲۵۵ روپے سے متجاوزہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختصر ۳۰/ جون ۱۹۹۲ء کے دوران بسلسلہ مد "محنت عامہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منکور کی گئی)

○ جناب اسٹاکر۔ اگلی تحریک پیش کی جائے۔

○ وزیر خزانہ۔ جناب اسٹاکر میں آپ کی اجازت سے یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو (۲۵ لاکھ ۳۰ ہزار ۶ سو میں) ۲,۵۳,۳۰ روپے سے متجاوزہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختصر ۳۰/ جون ۱۹۹۲ء کے دوران بسلسلہ مد "ناون پلانگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

○ جناب اسٹاکر۔ تحریک پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو (۲۵ لاکھ ۳۰ ہزار ۶ سو میں) ۲,۵۳,۳۰ روپے سے متجاوزہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختصر ۳۰/ جون ۱۹۹۲ء کے دوران بسلسلہ مد "ناون پلانگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منکور کی گئی)

○ جناب اسٹاکر۔ وزیر خزانہ اگلی تحریک پیش کریں۔

○ وزیر خزانہ۔ جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو (ایک کروڑ ۳۲ لاکھ ۸۲ ہزار ۶ سو تین)۔/- / ۱۷،۳۸۲،۶۳۰ روپے سے متجاوزہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کرنے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختصر ۳۰/ جون ۱۹۹۲ء کے دوران بسلسلہ مد "کیونٹی سنٹر" برداشت کرنے پڑیں گے۔

○ جناب اسپیکر۔ تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو (ایک کروڑ ۳۲ لاکھ ۸۲ ہزار ۶ سو تین)۔/- / ۱۷،۳۸۲،۶۳۰ روپے سے متجاوزہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کرنے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختصر ۳۰/ جون ۱۹۹۲ء کے دوران بسلسلہ مد "کیونٹی سنٹر" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

○ جناب اسپیکر۔ وزیر خزانہ اگلی تحریک پیش کریں۔

○ وزیر خزانہ۔ جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو (ایک ارب کروڑ ۴۲ لاکھ ۴۲ ہزار ۳ سو اسی)۔/- / ۱۲۸۶،۳۴۲،۳۸۰ روپے سے متجاوزہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کرنے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختصر ۳۰/ جون ۱۹۹۲ء کے دوران بسلسلہ مد "تعلیم" برداشت کرنے پڑیں گے۔

○ جناب اسپیکر۔ تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو (ایک ارب کروڑ ۴۲ لاکھ ۴۲ ہزار ۳ سو اسی)۔/- / ۱۲۸۶،۳۴۲،۳۸۰ روپے سے متجاوزہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کرنے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختصر ۳۰/ جون ۱۹۹۲ء کے دوران بسلسلہ مد "تعلیم" برداشت کرنے پڑیں گے۔

○ جناب اسپیکر۔ مطالبه زر نمبر ۱۱ میں ڈاکٹر عبد المالک صاحب نے تحریک تخفیف زر کا نوٹس دوا ہے لہذا وہ اپنی تحریک پیش کریں۔

○ ڈاکٹر عبد المالک بلوچ۔ جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو (ایک ارب کروڑ ۴۲ لاکھ ۴۲ ہزار ۳ سو اسی)۔/- / ۱۲۸۶،۳۴۲،۳۸۰ روپے کے کل مطالبه زر بسلسلہ مد "تعلیم" میں بعدر (ایک ارب کروڑ ۴۲ لاکھ ۴۲ ہزار ۳ سو اسی)۔/- / ۱۲۸۶،۳۴۲،۳۸۹ روپے کی تخفیف کی جائے۔

○ جناب اسپیکر۔ معزز رکن نے جو تحریک پیش کی یہ ہے کہ ایک رقم جو (ایک ارب ۲۸ کروڑ ۳۲ لاکھ ۴ ہزار ۲ سو ایسی) - / ۲۸۶,۳۷۲,۳۸۰ روپے کے کل مطالبہ زر بسلسلہ مذکور "تعلیم" میں بقدر (ایک ارب ۲۸ کروڑ ۳۲ لاکھ ۴ ہزار ۲ سو ایسی) - / ۲۸۶,۳۷۲,۳۷۹ روپے کی تخفیف کی جائے۔

○ جناب اسپیکر۔ ڈاکٹر ماک صاحب اپنی پیش کردہ تحریک کی وضاحت کریں۔

○ جناب اسپیکر۔ ڈاکٹر عبد المالک بلوج۔ جناب اسپیکر میں نے کث موشن دیا تھا۔

Dis-approval of policy

وہ ایک روپے کا تقاضہ قسمتی سے ۱۹۷۲ء کے بعد پہلی دفعہ اس اجلاس میں کث موشن آئے ہوئے ہیں۔ ہمارے اور سکریٹریٹ کے عملے میں غالباً Under staning نہیں ہو۔ میں نے کماکہ الجو کیش کی دل میں ایک روپے کی تخفیف کی جائے اور اس نے کماکہ ایک روپیہ رکھا جائے اور یہ منظور ہوا۔ میں اس پالیسی (Matter) پر کچھ بات کرنا چاہتا ہوں یقیناً دوست نہیں گے۔ یونکہ اس وقت میں ملک میں طبقاتی نظام تعلیم رائج ہے اور یہاں جو صاحب تنخواش لوگ ہیں ان کے لئے گرامر اور کیڈٹ کالج موجود ہیں اور ہالی عام شخص ہے جو فائدہ ہیں ان کے لئے ہے عام زبان میں سرکاری اسکول کما جاتا ہے وہ وہی پر جاکر پڑھتے ہیں اور جب ان میں (Competition) کی بات آئے گی اس پر ہم اور ہاشمی صاحب الجہ جاتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ آپ لوگ نہیں پڑھتے اور میری بات کی تصدیق چیف منش صاحب نے بھی کی۔ اس وقت بلوچستان میں تعلیمی اور تعلیم کا گرتا ہوا معیار میں سمجھتا ہوں ذمہ دار اسٹیٹ سوسائٹی اور اسناؤٹش ہیں ان میں یقیناً سیاسی پارٹی بھی ہے۔

اسٹیٹ کی ذمہ داری ہے کہ ہر شخص کے لئے وہ تعلیمی سوتیں میا کریں۔ لیکن بد قسمتی سے جس ملک کی وہ فائدہ آمنی تعلیم پر خرچ ہو تو وہاں اسٹیٹ کا سولت دے سکتی ہے؟ اور اس سلسلے میں بلوچستان کی بجٹ میں تعلیمی مسائل پر کوئی خاص پالیسی وضع نہیں کی گئی۔ ایک (routine) انہوں نے دیا ہوا ہے جو پہلے تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کی پالیسی کی جو بنیادی کمزوری ہے۔ وہ پارٹی آرگانائزیشن اور میجنت ہے جہاں تک (Exhibition of fund) ہے۔ وہ میں نے پہلے کہا تھا کہ دو فائدہ الجو کیش پر خرچ ہو رہا ہے۔ ۱۔ ارب روپے پر خرچ ہو رہا ہے۔ تو اس حوالے سے میں سمجھتا ہوں کہ اس بجٹ میں ۲ فائدے سے بہتر سائنسی تعلیم لوگوں کو نہیں دے سکتے۔ جہاں تک میجنت کی بات ہے۔ ہم نے یہاں پر ایک بہت بڑا الجو کیش ڈیپارٹمنٹ کھولا ہے۔

یکمہری ذہنی اسنٹ دائرکٹر و فیرو جن کی تعداد ۳۰ کے قریب ہے تو اس میں ان ذمہ دار لوگوں کو یہ بھی پڑھ نہیں کہ بست سے بخوبی پر اسکول بلڈنگ ہے کہ نہیں۔ پنج پڑھ رہے ہیں نیچروں کی دنیا ہے کہ نہیں اگر فرض کریں کسی کو پڑھ مل جائے کہ اسکول کی بلڈنگ کسی میرد معتبر کی بینک بنی ہوئی ہے۔ ماڈل کمر بیٹھنے تھواہ لے رہا ہے۔ مختلف ادارہ بے بس ہے کچھ نہیں کر سکتا۔ کیونکہ ان کے پیچے کئی ایک سفارشی ہے۔ اگر یکمہری صاحب یا ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر صاحب ایسے حضرات کے خلاف کارروائی کرنا چاہے۔ تو ہم جو سیاہ لوگ ہے اس کے پیچے پڑھ جاتے ہیں کہ بھائی یہ میرا دوز ہے۔ اس کو زانفر نہیں کریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ پالیسی (Implement) کرنے میں بہت بڑی کمزوری ہے بات جہاں تک معاشرے میں اساتذہ کے وقار کی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ایک لویز کے سپاہی کی حیثیت معاشرے میں ایک استاد سے زیادہ ہے اور حد یہ ہے کہ ہمارے ایک پروفیسر اور ایک یونیورسٹی سے سال سے زیادہ عرصہ ہوا ہے انوایہ ہوئے ہیں اور ابھی تک ہم نے ان کے ہمارے میں کچھ بھی سمجھی گئی سے نہیں سوچا۔ اس کے بر عکس جب ہم دیکھتے ہیں کہ حال ہی میں دو فارنز اغا ہوئے گورنمنٹ نے ان کو چھڑانے کے لئے کوئی دوپے خرچ کئے۔ اس بدجنت معاشرے میں نیچر کسی کو پرواہ نہیں کہ ان کے بچوں کا کیا حال ہے۔ یہاں پر جو گرتے ہوئے تعلیمی معیار کی بات ہوتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ طلبہ پر بھی ذمہ داریاں آتی ہیں کیونکہ تعلیمی اداروں میں ڈپلمن کو قائم رکھنا بیوادی بات ہے۔ لیکن یہاں پر جو نو ایامت چلی آرہی ہیں کہ تعلیمی اداروں میں ڈپلمن کو توڑنے میں جو سیاہی پارٹی ہے وہ بے قصور نہیں میں سمجھتا ہوں کہ ہم سب قصوروار ہیں کیونکہ ہائل کی الائمنٹ سے لیکر داٹلے تک امتحانی ہاں سے لیکر سنٹر مارکیٹنگ تک اس کی تمام ذمہ داری اشاؤڈش پر ڈالنا مناسب بات نہیں۔ اشاؤڈش ایک فیکٹری ہے لیکن وہ سب کچھ نہیں۔ اس میں گورنمنٹ سوسائٹی مل کر اس تعلیمی معیار کو گرانے کی ذمہ دار ہے۔ جہاں تک اس وقت جو تعلیمی پالیسی رائج ہے اس میں کچھ ترمیم نہیں کریں گے اس میں سردست کم از کم ایکرا میشن کا پیڑھن ہے میں سمجھتا ہوں کہ نقل کو بدلنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ امتحانی سنٹر کی تبدیلی پر پابندی مائدہ کی جائے۔ کیونکہ یہاں دیکھا گیا ہے کہ امتحانات کے دونوں میں کوئی اشاؤڈش کوئی میں ہٹھ رہا ہے اور امتحان دینے تہذیب ٹوپ یا کمیں اور جارہا ہے۔ اس پر تکمیل پابندی لگائی جائے تاکہ جو اشاؤڈش جہاں پڑھ رہا ہے وہیں پر امتحان دے اس کے علاوہ سنٹر مارکٹنگ سسٹم بلوچستان میں رائج ہے اس پر اصلاحات کی ضرورت ہے کیونکہ یہاں جو لوگوں کے بااثر ہی دے سنٹر مارکٹنگ میں اپنے کو اچھے نبیوں سے پاس کرتے ہیں۔

- ڈاکٹر عبد المالک بلوچ۔ جناب آپ کے دفتر اور اسیلی ٹکوڑے میں بہت فرق ہے۔
- جناب اسیکر۔ ڈاکٹر عبد المالک صاحب آپ اس پر منید تقریر کریں گے کیونکہ نماز وقت ہے۔
اب پندرہ منٹ کے لئے نماز مغرب کا وقہ کیا جاتا ہے
(شام سات بجکر چالیس منٹ پر اجلاس نماز مغرب کے لئے
ملتوی ہو گیا اور بعد ازاں آئندہ بجکر پانچ منٹ
پر جناب اسیکر کی صدارت شروع ہوا)
- جناب اسیکر۔ بسم اللہ الرحمن الرحيم ○ ڈاکٹر عبد المالک صاحب
- ڈاکٹر عبد المالک بلوچ۔ ایک دو تجاذب ہیں یہرے کہ جو اسئلوں کے سائل ہیں کم از کم اس پر ہیں سمجھدی ہی سچھتا ہاہنے کیونکہ ایک چیز ہم نے محسوس کی کہ بہت سے ایسے مسئلے ہیں جہاں پر اسئلوں کے تعاون نہیں کر رہے تھے۔ ان کو جب پہلے دونوں ڈاکٹر مینی صاحب اور عبد القادر صاحب کی میمنگ جو گورنر صاحب سے ہوئی تھی ہاصل merit basis related تھے کہ بھی ہم نہیں کریں گے لیکن ہم لوگوں نے ان کو سمجھایا۔ وہ سمجھ گئے وہ خود سمجھتے ہیں کہ ہم اپنے وقت کو پڑھائی کی طرف دیدیں اور ہاٹلوں کی الائمنٹ پر وقت ضائع نہ کریں لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم طلباء کو اعتماد میں لیکر اس کو صرف اس حوالے سے رنجکٹ نہیں کریں کہ یہ تو سیاسی لوگوں کا کیا ہے نہ اندر میں ہے الذا وہ مخفی سرچ ہے لیکن میں کہتا ہوں ایسا نہیں ہے ہمیں ان کو اعتماد میں لیکر ہوچھتاں کے تعلیمی اداروں میں ایک بہت Circum stences ireate کر سکتے ہیں ایک دوسری مرض میری چیف فنڈر صاحب سے ہے کہ پہلی گورنمنٹ نے مادری زبانوں کے سلسلے میں جو نیٹلے کے ہیں کم از کم اس پر مغل درآمد شروع کیا جائے آخر میں میں کہتا ہوں کہ تمام سائل کا جائزہ لینے کے لئے دیسے ہر پارلیمنٹ میں ایک تعلیمی لالی ہوتی ہے اور کمیٹی ہوتی ہے کہ کم از کم ہم ہوچھتاں میں ایک ایسی کمیٹی بناؤیں جو فعل ہو صرف ہمہ رکمیٹی نہ ہو تاکہ ان تمام سائل کو وہ بینے کر جو کر سکیں ہگریہ۔
- جناب اسیکر۔ ڈاکٹر صاحب ایک وضاحت میں آپ کسی خدمت میں کوئی اپنے کٹ موش کے

سلسلے میں۔ اس میں صورت حال جو کٹ موشن ہے یا جس طرح ترتیب دیا گیا ہے وہ اس طرح درست ہے کہ جو
نذریں میں ۱۲۱ پر

Rule 121. " Motions may be moved to omit or reduce any item or reduce any demand for grant but not to increase or alter the distribution of a demand for grant." Notice of such motions shall be given to clear days.

(a) " The amount of the demand be reduced to Rs. one representing disapproval of the policy under lying the demand, such a motion shall be known as disapproval policy cut." A member giving notice of such a motion shall indicate in precise terms the particulars of the policy which he proposes or to discuss. The discussion shall be confined to the specific point or points mentioned in the notice and it shall be opened to a member to advocate, an alternative policy"

تو اس صورت حال کے پیش نظر جو آپ کا موشن ہے چونکہ آپ نے اسے ریڈیووز reduce کر کے ایک روپیہ تک کیا گیا اس لئے سید بہبیث کی طرف سے وہ موشن اسی طرح آیا ہے۔

○ جناب اسٹیکر۔ سوال یہ ہے کہ مطالبہ زر نمبر ۱۸ میں تخفیف زر کی تحریک منظور کی جائے۔ (تحریک منظور کی گئی)

○ جناب اسٹیکر۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر ۱۸ پیش کریں۔

○ وزیر خزانہ۔ جناب اسٹیکر آپ کی اجازت سے میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو (۵ کروڑ ۲۹ لاکھ ۸۲ ہزار ۳ سو ستر) ۷۰/۵۰،۹۸۲،۳ روپے سے متجاوزہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالات کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰/جون ۱۹۹۲ء کے دوران بسلسلہ مد "صحت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

○ جناب اسٹیکر۔ تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو (۵ کروڑ ۲۹ لاکھ ۸۲ ہزار ۳ سو ستر) ۷۰/۵۰،۹۸۲،۳ روپے سے متجاوزہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالات کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰/جون ۱۹۹۲ء کے دوران بسلسلہ مد "صحت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

○ جناب اسٹیکر۔ مطالبہ زر نمبر ۱۸ میں ڈاکٹر عبد البالک صاحب کی طرف سے ایک تحریک تخفیف زر ہے ڈاکٹر صاحب پیش کریں۔

○ ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔ جناب اپنیکر آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ (۱۵ کروڑ ۲۹ لاکھ ۸۲ ہزار ۳ سو ستر) - / ۵۲,۹۸۲,۳۷۰ روپے کے کل مطالبہ زر بسلسلہ مد "صحت" میں بقدر (۱۵ کروڑ ۲۹ لاکھ ۸۲ ہزار ۳ سو ستر) - / ۵۲,۹۸۲,۳۷۰ روپے کی تخفیف کی جائے۔

○ جناب اپنیکر۔ سوز رکن نے جو تحریک پیش کی یہ ہے کہ (۱۵ کروڑ ۲۹ لاکھ ۸۲ ہزار ۳ سو ستر) - / ۵۲,۹۸۲,۳۷۰ روپے کے کل مطالبہ زر بسلسلہ مد "صحت" میں بقدر (۱۵ کروڑ ۲۹ لاکھ ۸۲ ہزار ۳ سو ستر) - / ۵۲,۹۸۲,۳۷۰ روپے کی تخفیف کی جائے۔

○ جناب اپنیکر۔ ڈاکٹر عبدالمالک صاحب نے جو تحریک تخفیف زر نمبر ۱۸ میں پیش کی ہے۔ اب اس کے متعلق وہ کیا بات کرنا چاہئے ہے؟

○ ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔ سزا اپنیکر صاحب! اس کث موشن میں بھی میراں کی اسٹینڈ تھا کہ ایک اس میں ایک روپے کی کٹ کی جائے۔ یا تو وہ اس کو نہیں سمجھ سکتے۔

○ جناب اپنیکر۔ آپ نے اور حکما تھا کہ ایک روپے تک کیا جائے۔

○ ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔ نہیں نہیں میرا مطلب یہ تھا میں اس ایوان میں اس کو واضح کر دوں گا کہ ایک روپے کی میں نے کٹ لگائی تھی کہ وہ بیان میں جو سائل ہیں ہم سمجھتے ہیں کہ یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ لوگوں کو صحت کی سولیاں بھی پہنچائیں۔ اس سو سائی میں جتنے بھی لوگ رہتے ہیں ان کو صحت کی سولیاں بھی پہنچانے کی حکومت ذمہ دار ہوتی ہے لیکن بد قسمی سے ہمارے ہاں بھی یہی سلسلہ ہے کہ ہم نوٹل آمدی کا دو فیصد جب اس پر خرچ کرتے ہیں تو یقیناً یہاں پر لوگ اس سے مطمئن نہیں ہیں۔ بلکہ مختلف بیماریاں سے مر رہے ہیں اس سلسلے میں حکومت بلوچستان کی ایسی پالیسیاں ہیں جو میں سمجھتا ہوں کہ ان میں ترمیم کی ضرورت ہے تو اس طرح جو اس وقت بلوچستان کا بجھت ہے آپ فرض کریں کہ یہاں پر جاری اسکیمات ہیں۔ نئی سات اسکیمیں ہیں یہ تمام جو ہیں یہ صرف کوئی کی حد تک ہیں ان کو کنسٹٹ کیا گیا ہے ضرورت ہے کہ باقی علاقوں کو بھی ان سولیاں صحت سے مستفید کیا جائے۔ یہاں بیان میں دو سائل ہیں جس سے ہم کہتے ہیں بلوچستان میں ای پی آئی کے علاوہ کوئی خاص پروگرام نہیں ہے جتنے بھی ہیں پہنچ پر ڈگرامز ہیں جیسے میرا پر اگر پروگرامز۔ ڈائیوا کنشول پر ڈگرامز یا اس قسم کے پہنچ جو ہیں میں یہ سمجھتا ہوں جب تک آپ side—

پرو نیشیو سائینڈ کو فنڈ نہیں دیں گے۔ Preventive side پرو نیشیو سائینڈ میں آپ پر گرامز جو ہیں شروع نہیں کریں گے شاید ہم بلوچستان کے عوام کو وہ سوتیں نہ دے سکیں جو ان کی ضروریات ہیں اب Curative گور نیشیو ہمارے صرف اس کے لئے ایک ہپتال ہے کونکہ کا اور اس وقت اس کی جو حالت ہے وہ ہمارے تقریباً سب معزز ارائیں صاحبان کو بھی پڑے ہے اور اس کی کیا پوزیشن ہے اور یہاں پر خاص طور پر میں وزیر اعلیٰ صاحب اور ہیئتہ نظر صاحب سے یہ اجتاکوں گا کہ اس دور میں جو ہیئتہ کے ساتھ خاص طور پر کونکہ میں جو طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔ کیونکہ پاکستان میٹیکل کونسل کا ایک واضح —————

مول ہے کہ آپ کسی ڈپلومہ ہولڈر کو اسٹرنٹ پروفیسر نہیں نہ سکتے ہیں لیکن یہاں پر تحوک کے حساب سے روکو relax کو روکنے کیا جا رہا ہے اس وقت ہمارے پاس جتنے ڈپلومہ ہولڈر تھے کچھ تو لگ گئے ہیں کچھ انتظار میں ہیں وہ لوگوں کے مسائل کو نہیں دیکھتے ہیں اور اپنی ذی اینڈ نہیں کرتے وہ سرجی نہیں کرتے۔ وہ آپ میں لگے ہوئے ہیں جیسے ڈاکٹر کلیم صاحب نے کہا تھا کہ ہم کس طرح اپنی آمنی کو بڑھائیں اور یہ کہ بلوچستان میں جو چہ اضلاع ہیں بھول کوئے ہاتھ پانچ اضلاع جو کہ ضلعی ہیڈ کوارٹر کو بولان میٹیکل کالج کے ساتھ affiliate کر دیں۔ جو ہنگاب میں یا دوسرے صوبوں میں مثلاً فرنیئر میں ہے اس میں یہ فائدہ ہو گا کہ آپ کسی اسٹرنٹ پروفیسر کو سینز آڈی کو ڈائنسفر کر دیئے تھے کیونکہ جب تک سینز لوگ Preferen نہیں دی جائے گی ڈویٹل ہیڈ کوارٹر میں جائیں گے ہماں پر دور دراز علاقت میں یہ ہمرا ٹھیک اور اپرن سے صرف اپ ہیئتہ کو کوئی نہیں دے سکتے۔ میں ضروری سمجھتا ہوں کہ کوئی ایسی legislation یعنی لیگلیشن کی جائے کہ یہ جو ہمارے پانچ ڈویٹل ہیڈ کوارٹر ہیں ان کو بست قابل ہنالیا جائے۔ بولان میٹیکل کالج کے ساتھ اور یہاں پر جو ایکس ریز ہیں ہمارے سینز ڈاکٹر بیٹھے ہوئے ہیں تاکہ ان کو ہماں پر ڈائنسفر کر سکیں۔ ان کے علاوہ ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب نے اپنی تقریر میں نے ہی کہا تھا کہ ہماں پر سلسیس میں لیکچر ہو رہی ہے یا یہاں صحیح طور پر ہیئتہ خاص طور پر quackery پر ہمارے پاس یعنی لیگلیشن نہیں ہے۔ کوئی قانون نہیں ہے اگر کچھ ہیں تو اس کو ایڈٹ نہیں کر سکتے ہیں ہر آڈی اللہ کر اپنی ڈاکٹری کا اس کے نتیجے میں ہماں کے لوگوں کے لئے نہ میٹیکل میں یہ ان کو پڑ نہیں ہوتا ہے کہ میں کیا دوائی کھا رہا ہوں۔ سیلف میٹیکشن بست ہے جیسے ڈاکٹر صاحب نے کہا ایک انسان کی جو ڈینیش میکنزم ہے وہ جو ہے متاثر بست ہو رہا ہے نتیجہ یہ ہے کہ اپنی بائو نک (Anti Biotic) کی میجاڑی یہاں پر

جو اثر ابداز نہیں ہو رہے ہیں تو اس حوالے سے یہ ضرور سمجھتے ہیں کہ ایک الگ کمیٹی بنائی جائے جو ان تمام بساں کو دیکھے اور ان تمام دوائیوں پر پابندی لگائے کہ بغیر ڈاکٹر کے عام آدمی ان کو کوایضاً یہ کپورڈر کو مینڈیکل اسٹور چلا رہے ہیں وہ نہ دے سکتی۔ کیونکہ اس پر یہ نئے عام استعمال ہو رہے ہیں۔ پر مل ہو جیسا کہ ڈاکٹر صاحب نے کمالانکف سیوگ (Life saving Drugs) ڈرگز ہیں تو یہ آپ دیکھیں گے ہذا کی روپریزنس کم ہو جائے گی تو اس کے نتیجے میں میں یہ سمجھتا ہوں کہ کوئی بیٹت کام کے بجائے ہم اپنے لوگوں پر مخفی اثرات ڈال رہے ہیں۔ جو وزیر اعلیٰ visible نہیں ہے لیکن ایک ڈاکٹر نیل کر سکتا ہے اور میں ایک گذارش یہ بھی کروں گا کہ بولان مینڈیکل کالج یہاں کا ایک بست پڑی پر اجیکٹ ہے سالوں سال سے چل رہا ہے بڑی مشکل کے بعد یہاں کا جو تھیک دار تھا اس کو ہٹا لیا گیا ہے اب یہاں پر وزیر اعلیٰ صاحب ہیئتہ مشر صاحب پر اتنا پیش ہے کہ پھر اس کو لایا جائے یہ سلسلہ کسی شخص کا نہیں بلکہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جس زمانے میں ہم لوگ پڑھ رہے تھے بولان مینڈیکل کالج شروع ہوا تھا ہم لوگوں سے پہلے دو سال پہلے اب تک وہ مکمل نہیں ہو رہا ہے اس کی وجہات یقیناً یہ ہوں گی کہ اس کے مقابلے میں سندھ مینڈیکل کالج چاندھ کا مینڈیکل کالج اب نہیں ہے۔ بلکہ اسے دس دس سال ہو گئے مکمل ہوئے میں کل جاکر ان کی سفارش کروں ان بیادوں پر کم از کم ان چیزوں کے سپورٹ نہ دیں۔ آخر میں یہ گذارش کروں گا کہ وزیر اعلیٰ صاحب سے کہ اور وزیر صحت سے کہ وہ اس سلسلے میں کوئی کمیٹی ہدایت سے بنا سکے تاکہ ان تمام امور کا گمراہی کا جائزہ لے کر کچھ بھی حکومت کو دے ٹھکریے۔

جناب اسٹاکر سوال یہ ہے کہ معزز رکن نے جو تحریک تخفیف زر پیش کی اسے منظور کیا جائے؟ (تحریک ناظور کی گئی)

○ جناب اسٹاکر۔ اب سوال یہ ہے کہ مطالباً زر نمبر ۱۸ کو اس کی اصل حالت میں منظور کیا جائے۔
(تحریک ناظور کی گئی)

○ جناب اسٹاکر۔ وزیر خزانہ اپنی اگلی تحریک پیش کریں۔

○ وزیر خزانہ۔ جناب اسٹاکر آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو (۲ کروڑ ۴۳ لاکھ ۷ ہزار ۸ سو بیس) = ۳۹،۳۷۸،۸۳۲ روپے سے مجاوزہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال نتیجہ ۳۰/ جون ۱۹۹۲ء کو دوران بدلسلہ میں "افرادی قوت و لیبر انظام و افرام"

برداشت کرنے پڑیں گے۔

○ جناب اسپیکر۔ تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو (۲ کروڑ ۳۹ لاکھ ۸ ہزار ۸ سو بیس) = / ۳۹,۳۷,۸,۸۳۲ روپے سے متجاوزہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال منتہ ۳۰ / جون ۱۹۹۲ء کو دوران بسلسلہ مذ "افرادی قوت و لیبر انظام و انصرام" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

○ جناب اسپیکر۔ اگلی تحریک

○ وزیر خزانہ۔ جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو (۳ لاکھ ۹ ہزار ۳ سو ای) = / ۳۰۹,۳۸۰ روپے سے متجاوزہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال منتہ ۳۰ / جون ۱۹۹۲ء کو دوران بسلسلہ مذ "کھیل اور تفریجی سولیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔

○ جناب اسپیکر۔ تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو (۳ لاکھ ۹ ہزار ۳ سو ای) = / ۳۰۹,۳۸۰ روپے سے متجاوزہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال منتہ ۳۰ / جون ۱۹۹۲ء کو دوران بسلسلہ مذ "کھیل اور تفریجی سولیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

○ جناب اسپیکر۔ وزیر خزانہ اگلی تحریک پیش کریں۔

○ وزیر خزانہ۔ جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو (۳ کروڑ ۳۲ لاکھ ۹۰ ہزار ۳ سو بیس) = / ۳۲,۳۹۰,۳۷۲ روپے سے متجاوزہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال منتہ ۳۰ / جون ۱۹۹۲ء کو دوران بسلسلہ مذ "سماجی تحفظ اور سماجی بہبود" برداشت کرنے پڑیں گے۔

○ جناب اسپیکر۔ تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو (۳ کروڑ ۳۲ لاکھ ۹۰ ہزار ۳ سو بیس) = / ۳۲,۳۹۰,۳۷۲ روپے سے متجاوزہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال منتہ ۳۰ / جون ۱۹۹۲ء کو دوران بسلسلہ مذ "سماجی تحفظ اور سماجی بہبود" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور

کی میں)

○ جناب اسپیکر۔ وزیر خزانہ اگلی تحریک پیش کریں۔

○ وزیر خزانہ۔ جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو (۲۸ لاکھ) = ۲،۸۰۰،۰۰۰ روپے سے متجاوزہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال منتهی ۳۰ جون ۱۹۹۲ء کو دوران بسلسلہ مذکور "قدرتی آفات و تباہ کاری (امدادی)" برداشت کرنے پڑیں گے۔

○ جناب اسپیکر۔ تحریک جو پیش کی میں یہ ہے کہ ایک رقم جو (۲۸ لاکھ) = ۲،۸۰۰،۰۰۰ روپے سے متجاوزہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال منتهی ۳۰ جون ۱۹۹۲ء کو دوران بسلسلہ مذکور "قدرتی آفات و تباہ کاری (امدادی)" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی میں)

○ جناب اسپیکر۔ اگلی تحریک پیش کی جائے۔

○ وزیر خزانہ۔ آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو (ایک کروڑ ۳۲ لاکھ ۳ سو تینالیس) = ۳۲۳،۳۲۳ روپے سے متجاوزہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال منتهی ۳۰ جون ۱۹۹۲ء کو دوران بسلسلہ مذکور "اوّاقاف" برداشت کرنے پڑیں گے۔

○ جناب اسپیکر۔ تحریک جو پیش کی میں یہ ہے کہ ایک رقم جو (ایک کروڑ ۳۲ لاکھ ۳ سو تینالیس) = ۳۲۳،۳۲۳ روپے سے متجاوزہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال منتهی ۳۰ جون ۱۹۹۲ء کو دوران بسلسلہ مذکور "اوّاقاف" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی میں)

○ جناب اسپیکر۔ وزیر خزانہ اگلی تحریک پیش کریں۔

○ وزیر خزانہ۔ جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو (۲۷ لاڈا) ایک لاکھ ۲ ہزار ایک سو ساسی) = ۲۷،۱۸۷ روپے سے متجاوزہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال منتهی ۳۰ جون ۱۹۹۲ء کو دوران بسلسلہ مذکور "زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

○ جناب اسپیکر۔ تحریک جو پیش کی میں یہ ہے کہ ایک رقم جو (۲۷ لاڈا) ایک لاکھ ۲ ہزار ایک سو ساسی) = ۲۷،۱۸۷ روپے سے متجاوزہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال

مختصرہ / ۳۰ جون ۱۹۹۲ء کو دوران بسلسلہ مذکور "بڑاشت" کرنے پڑیں گے۔
(تحریک منظور کی گئی)

○ جناب اسٹیکر۔ وزیر خزانہ الیٰ تحریک پیش کریں۔

○ وزیر خزانہ۔ جناب اسٹیکر آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو (۲ روز
۵ لاکھ ۸ ہزار) = ۲۵،۰۸،۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے
جو مالی سال مختصرہ / ۳۰ جون ۱۹۹۲ء کو دوران بسلسلہ مذکور "مالیہ اراضی" بڑاشت کرنے پڑیں گے۔

○ جناب اسٹیکر۔ تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو (۲ روز ۵ لاکھ ۸ ہزار) = ۲۵،۰۸،۰۰۰
روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختصرہ / ۳۰ جون
۱۹۹۲ء کو دوران بسلسلہ مذکور "مالیہ اراضی" بڑاشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

○ جناب اسٹیکر۔ وزیر خزانہ الیٰ تحریک پیش کریں۔

○ وزیر خزانہ۔ جناب اسٹیکر آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو (۲ روز
۲۲ لاکھ ۵۶ ہزار ۶ سو دس) = ۲۲،۵۶،۷۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے
عطا کی جائے جو مالی سال مختصرہ / ۳۰ جون ۱۹۹۲ء کو دوران بسلسلہ مذکور "امور پورش حیوانات" بڑاشت کرنے پڑیں
گے۔

○ جناب اسٹیکر۔ تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو (۲ روز ۲۲ لاکھ ۵۶ ہزار ۶ سو دس) =
۲۲،۵۶،۷۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختصرہ
/ ۳۰ جون ۱۹۹۲ء کو دوران بسلسلہ مذکور "امور پورش حیوانات" بڑاشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

○ جناب اسٹیکر۔ وزیر خزانہ الیٰ تحریک پیش کریں۔

○ وزیر خزانہ۔ جناب اسٹیکر آپ کی اجازت سے نہیں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو (۲ روز
۵۹ لاکھ ۶ ہزار ایک سو) = ۵۹،۰۱،۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا
کی جائے جو مالی سال مختصرہ / ۳۰ جون ۱۹۹۲ء کو دوران بسلسلہ مذکور "جنگلات" بڑاشت کرنے پڑیں گے۔

○ جناب اسپیکر۔ تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو (۲۳ کروڑ ۹۵ لاکھ ۷ ہزار ایک سو) = ۹۰۰ مرد ۳۹،۵۶۶ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال منتهی ۳۰ جون ۱۹۹۲ء کو دوران بدلہ مذکور میں کے۔ (تحریک منثور کی گئی)

○ جناب اسپیکر۔ وزیر خزانہ اگلی تحریک پیش کریں۔

○ وزیر خزانہ۔ جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو (ایک کروڑ ۲۷ لاکھ ۴ ہزار ۹ سو) = ۹۰۰ مرد ۳۷،۷ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال منتهی ۳۰ جون ۱۹۹۲ء کو دوران بدلہ مذکور میں کے۔

○ جناب اسپیکر۔ تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو (ایک کروڑ ۲۷ لاکھ ۴ ہزار ۹ سو) = ۹۰۰ مرد ۳۷،۷ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال منتهی ۳۰ جون ۱۹۹۲ء کو دوران بدلہ مذکور میں کے۔ (تحریک منثور کی گئی)

○ جناب اسپیکر۔ وزیر خزانہ اگلی تحریک پیش کریں۔

○ وزیر خزانہ۔ جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو (۴۰ لاکھ ۲ ہزار ۸ سو پہاڑی) = ۹۰۲،۸۵۰ مرد ۷ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال منتهی ۳۰ جون ۱۹۹۲ء کو دوران بدلہ مذکور میں کے۔

○ جناب اسپیکر۔ تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو (۴۰ لاکھ ۲ ہزار ۸ سو پہاڑی) = ۹۰۲،۸۵۰ مرد ۷ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال منتهی ۳۰ جون ۱۹۹۲ء کو دوران بدلہ مذکور میں کے۔ (تحریک منثور کی گئی)

○ جناب اسپیکر۔ وزیر خزانہ اگلی تحریک پیش کریں۔

○ وزیر خزانہ۔ جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو (۷۴ کروڑ ۴۲ لاکھ ۲ ہزار ۲ سو پہاڑی) = ۹۰۲،۸۵۰ مرد ۷ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال منتهی ۳۰ جون ۱۹۹۲ء کو دوران بدلہ مذکور میں کے۔

- جناب اچیکر۔ تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو (۷۱ کروڑ ۳۸ لاکھ ۲ ہزار ۲ سو ہپاں) = ۶۲۳۸۵۰ روپے سے مجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتم ۳۰ / جون ۱۹۹۲ء کو دوران بسلسلہ مد "آپاٹی" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)
- جناب اچیکر۔ وزیر خزانہ اگلی تحریک پیش کریں۔
- وزیر خزانہ۔ جناب اچیکر آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو (۳ کروڑ ۵۷ لاکھ ۸۸ ہزار ۹ سو نوے) = ۳۷,۵۸۸,۹۹۰ روپے سے مجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتم ۳۰ / جون ۱۹۹۲ء کو دوران بسلسلہ مد "ری ترقی" برداشت کرنے پڑیں گے۔
- جناب اچیکر۔ تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو (۳ کروڑ ۵۷ لاکھ ۸۸ ہزار ۹ سو نوے) = ۳۷,۵۸۸,۹۹۰ روپے سے مجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتم ۳۰ / جون ۱۹۹۲ء کو دوران بسلسلہ مد "ری ترقی" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)
- جناب اچیکر۔ وزیر خزانہ اگلی تحریک پیش کریں۔
- وزیر خزانہ۔ جناب اچیکر آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو (۵ کروڑ ۱۸ لاکھ ۲ ہزار) = ۵۱,۸۰۰,۰۰۰ روپے سے مجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتم ۳۰ / جون ۱۹۹۲ء کو دوران بسلسلہ مد "صنعت و حرفت" برداشت کرنے پڑیں گے۔
- جناب اچیکر۔ تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو (۵ کروڑ ۱۸ لاکھ ۲ ہزار) = ۵۱,۸۰۰,۰۰۰ روپے سے مجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتم ۳۰ / جون ۱۹۹۲ء کو دوران بسلسلہ مد "صنعت و حرفت" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)
- جناب اچیکر۔ وزیر خزانہ اگلی تحریک پیش کریں۔
- وزیر خزانہ۔ جناب اچیکر آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو (۹ لاکھ ۷ ہزار ۲ سو ہیں) = ۹,۷۲۰ روپے سے مجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتم ۳۰ / جون ۱۹۹۲ء کو دوران بسلسلہ مد "اسٹیشنری اور طباعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

○ جناب اسپیکر۔ تحریک جو پیش کی گئی ہے کہ ایک رقم جو (۶ لاکھ ۲ ہزار ۲ سو میں) = ۹,۶۷,۲۲۰ / جون ۱۹۹۲ء کو دوران بدلہ میں "اسٹیشنری اور طباعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

○ جناب اسپیکر۔ وزیر خزانہ اگلی تحریک پیش کریں۔

○ وزیر خزانہ۔ جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو (۸۳ لاکھ ۸۹ ہزار سڑھے) = ۸,۳۸۹,۰۶۷ / جون ۱۹۹۲ء کو دوران بدلہ میں "معدنی و اکل (شعبہ جات سائنسی)" برداشت کرنے پڑیں گے۔

○ جناب اسپیکر۔ تحریک جو پیش کی گئی ہے کہ ایک رقم جو (۸۳ لاکھ ۸۹ ہزار سڑھے) = ۸,۳۸۹,۰۶۷ / جون ۱۹۹۲ء کو دوران بدلہ میں "وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختصر ۳۰ / جون ۱۹۹۲ء کو دوران بدلہ میں "معدنی و اکل (شعبہ جات سائنسی)" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

○ جناب اسپیکر۔ وزیر خزانہ اگلی تحریک پیش کریں۔

○ وزیر خزانہ۔ جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو (۲۳ کروڑ ۳۶ لاکھ ۳ ہزار) = ۲۳۳,۶۳۰,۰۰۰ / جون ۱۹۹۲ء کو دوران بدلہ میں "سیڈی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

○ جناب اسپیکر۔ تحریک جو پیش کی گئی ہے کہ ایک رقم جو (۲۳ کروڑ ۳۶ لاکھ ۳ ہزار) = ۲۳۳,۶۳۰,۰۰۰ / جون ۱۹۹۲ء کو دوران بدلہ میں "سیڈی" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

○ جناب اسپیکر۔ وزیر خزانہ اگلی تحریک پیش کریں۔

○ وزیر خزانہ۔ جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو (۱ کروڑ ۹ لاکھ ۲۰ ہزار) = ۹,۳۰,۰۰۰ / جون ۱۹۹۲ء کو دوران بدلہ میں "وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختصر ۳۰ / جون ۱۹۹۲ء کو دوران بدلہ میں "سیڈی" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

مالی سال مختصر ۳۰/ جون ۱۹۶۲ء کو دوران بسلسلہ مد "قرضہ جات و میکنی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

○ جناب اسٹیکر۔ تحریک ہو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو (کروڑ ۴ لامکھ ۲۰ ہزار) = ۱۷۵,۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختصر ۳۰/ جون ۱۹۶۲ء کو دوران بسلسلہ مد "قرضہ جات و میکنی" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منثور کی گئی)

○ جناب اسٹیکر۔ وزیر خزانہ اگلی تحریک پیش کریں۔

○ وزیر خزانہ۔ جناب اسٹیکر آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو (ایک ارب ۷۶ کروڑ ۵۰ لامکھ ۷۰ ہزار ایک سو سانچھ) = ۱,۷۵,۰۰۷,۲۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختصر ۳۰/ جون ۱۹۶۲ء کو دوران بسلسلہ مد "سرکاری تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

○ جناب اسٹیکر۔ تحریک ہو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو (ایک ارب ۷۶ کروڑ ۵۰ لامکھ ۷۰ ہزار ایک سو سانچھ) = ۱,۷۵,۰۰۷,۲۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختصر ۳۰/ جون ۱۹۶۲ء کو دوران بسلسلہ مد "سرکاری تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منثور کی گئی)

○ جناب اسٹیکر۔ وزیر خزانہ اگلی تحریک پیش کریں۔

○ وزیر خزانہ۔ جناب اسٹیکر آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو (۲ کروڑ ۳۰ لامکھ) = ۳۳,۰۰۰,۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختصر ۳۰/ جون ۱۹۶۲ء کو دوران بسلسلہ مد "لقم و نق عاصہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

○ جناب اسٹیکر۔ تحریک ہو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو (۲ کروڑ ۳۰ لامکھ) = ۳۳,۰۰۰,۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختصر ۳۰/ جون ۱۹۶۲ء کو دوران بسلسلہ مد "لقم و نق عاصہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منثور کی گئی)

○ جناب اسٹیکر۔ وزیر خزانہ اگلی تحریک پیش کریں۔

○ وزیر خزانہ۔ جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو (۳ کروڑ ۳۰ لاکھ ۸۶ ہزار) روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختصر ۳۰/ جون ۱۹۹۲ء کو دوران بسلسلہ مدد "لاہ اینڈ آرڈر" برداشت کرنے پڑیں گے۔

○ جناب اسپیکر۔ تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو (۳ کروڑ ۳۰ لاکھ ۸۶ ہزار) روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختصر ۳۰/ جون ۱۹۹۲ء کو دوران بسلسلہ مدد "لاہ اینڈ آرڈر" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

○ جناب اسپیکر۔ وزیر خزانہ اگلی تحریک پیش کریں۔

○ وزیر خزانہ۔ جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو (ایک ارب ۷۳ کروڑ ۲۰ لاکھ ۵ ہزار) = / ۱۵,۰۰۰,۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختصر ۳۰/ جون ۱۹۹۲ء کو دوران بسلسلہ مدد "کیونٹی سروسز" برداشت کرنے پڑیں گے۔

○ جناب اسپیکر۔ تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو (ایک ارب ۷۳ کروڑ ۲۰ لاکھ ۵ ہزار) = / ۱۳,۷۲,۰۵,۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختصر ۳۰/ جون ۱۹۹۲ء کو دوران بسلسلہ مدد "امور کیونٹی سروسز" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

○ جناب اسپیکر۔ وزیر خزانہ اگلی تحریک پیش کریں۔

○ وزیر خزانہ۔ جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو (ایک ارب ۸۰ کروڑ ۳۷ لاکھ ۷ ہزار) = / ۲۷,۰۰۰,۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختصر ۳۰/ جون ۱۹۹۲ء کو دوران بسلسلہ مدد "سوشل سروسز" برداشت کرنے پڑیں گے۔

○ جناب اسپیکر۔ تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو (ایک ارب ۸۰ کروڑ ۳۷ لاکھ ۷ ہزار) = / ۲۷,۰۰۰,۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی

سال مختصر ۳۰/ جون ۱۹۹۲ء کو دوران بسلسلہ "سو شل سرو سر" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

○ جناب اسٹیکر۔ وزیر خزانہ اگلی تحریک پیش کریں۔

○ وزیر خزانہ۔ جناب اسٹیکر آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو (ایک ارب ۷۳ کروڑ ۵۲ لاکھ ۵۲ ہزار) = ۱۱۳۵،۲۵۲,۰۰۰ روپے سے متجاوزہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختصر ۳۰/ جون ۱۹۹۲ء کو دوران بسلسلہ "اکنامک سرو سر" برداشت کرنے پڑیں گے۔ ○ جناب اسٹیکر۔ تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو (ایک ارب ۷۳ کروڑ ۵۲ لاکھ ۵۲ ہزار) = ۱۱۳۵،۲۵۲,۰۰۰ روپے سے متجاوزہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختصر ۳۰/ جون ۱۹۹۲ء کو دوران بسلسلہ "اکنامک سرو سر" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

○ جناب اسٹیکر۔ مطالبات زرہابت سال ۱۹۹۱-۹۲ء منظور ہوئے اور بحث ہابت سال ۱۹۹۱-۹۲ء بھی منظور ہو گیا۔

اب اسیلی کی کارروائی کل مورخ ۲۰ جون ۱۹۹۱ء کی صبح دس بجے تک ملتوی کی جاتی ہے۔

(اسیلی کا اجلاس رات آٹھ بجکر پینتیس منٹ پر

مورخ ۲۰ جون ۱۹۹۱ء (بروز پنجم شنبہ) صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)